حقیقت بسم اللہ

مجموعہ تقاریر

سلطان العلماء

علامہ غضنفر عباس ہاشمی

مرتب

عدنان زیدی

ناشر

گدائے حسینؑ پبلی کیشنز لاہور

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ ہیں

حقیقت بسم اللہ

مجموعہ تقاریر..................جناب علامہ غضنفر عباس ہاشمی

مرتب..........................عدنان زیدی

پروف ریڈنگ..................مولانا سید صبیح حیدر شیرازی

گرافکس.........................سید راشد صغیر رضوی

کمپوزنگ........................ایس ایس گرافکس

ناشر..........................گدائے حسینؑ پبلی کیشنز

فون..........................0300-4376593

ہدیہ..........................170/

اسٹاکسٹ

افتخار بک ڈپو لاہور

مکتبہ الرضا اردو بازار لاہور

الکریم بک ڈپو اردو بازار لاہور

اسد بک ڈپو حیدر آباد

رحمۃ اللہ بک ایجنسی کراچی

بسم

الله

الرحمن

الرحيم

مناجاتِ حضرت علیؑ ابن ابوطالب علیہ السلام

اِلٰھِی کَفیٰ بی عِزًّا اَن اَکونَ لکَ
عَبدًاوَ کَفیٰ بی فَخرًااَن تکُونَ لِی رَبّاً
اَنتَ کَمَا اُحِبُّ فَا جعَلنِی کَمَا تُحِبُّ

میرے اللہ میری عزت کے لیے یہی کافی ہے کہ میں تیرا بندہ ہوں اور میرے فخر کے لیے یہی کافی ہے کہ تُو میرا پروردگار ہے۔ تُو ویسا ہی ہے جیسا میں چاہتا ہوں، پس تُو مجھ کو ویسا بنا لے جیسا تُو چاہتا ہے۔

پیش لفظ

ہر حمد ہے اللہ کی جو نعمتوں کا نازل کرنے والا ہے "حقیقت بسم اللہ" کے عنوان سے یہ بصیرت افروز مجالس محرم 2006ء میں سید ظہیر زیدی صاحب کے زیر اہتمام امام بارگاہ قصر بتولؑ اقبال ٹاؤن لاہور میں منعقد ہوئیں جس سے سلطان العلماء علامہ غضنفر عباس ہاشمی تونسوی صاحب نے خطاب فرمایا۔ میں مولا امام زمانہؑ کا شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھ حقیر کو اس قابل سمجھا کہ میں یہ بصیرت افروز مجالس مرتب کر سکا۔ "حقیقت بسم اللہ" موضوع کے اعتبار سے ایک عام فہم شخص کے لئے نہایت آسان مگر اہل تفکر کے لئے نہایت عمیق، انشاء اللہ جب آپ ان مجالس کے ساتھ روحانی سفر کریں گے تو آپ پر بہت سے اسرار ظاہر ہوں گے لہذا ہر خطاب کو عنوان کے تحت پیش کیا گیا ہے۔

میں جناب مولانا سید صبیح حیدر شیرازی صاحب کا بے حد مشکور ہوں جنہوں نے اس کتاب کی عربی پروف ریڈنگ میں میری رہنمائی فرمائی مولاؑ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائیں (آمین) محترم قارئین پروف ریڈنگ پر خاص توجہ دی گئی ہے لیکن اگر کہیں کسی قسم کی کوئی غلطی آپ لوگوں کو نظر آئے تو برائے مہربانی اسے نظر انداز مت کیجئے بلکہ اُس سے آگاہ ضرور کیجئے تا کہ آنے والے ایڈیشن میں اُسے درستگی کے ساتھ پیش کیا جائے۔

میں تمام مومنین اور بالخصوص علمائے حق کے لئے دُعا کرتا ہوں کہ مولا ہم سب کو دنیا کے ہر شر سے محفوظ رکھیں اور وقت آخر ہمارے لبوں پر یا علیؑ یا حسینؑ ہو۔

والسلام

گدائے حسینؑ

عدنان زیدی

انتساب

زیتون کے اس پتّے کے نام

جس کے سامنے ساری دوزخوں نے

گھٹنے ٹیک رکھے ہیں

فہرست

خطاب نمبر 1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توجہ ہے بات شروع کی جائے ، جیسا کہ آپ کو علوم ہے کہ دس دن میں نے اپنے ناقص مبلغۂ علم کے تحت حقیقتِ بسم اللہ پر گفتگو کرنا ہے، بسم اللہ ایک خفی سا جملہ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مختصر سی عبارت، زبان زدِ خلائق، بچہ، بوڑھا، بیگانہ، یگانہ، اپنا، پرایا، عالم، جاہل، سید، غیر سید ہر شخص کی نوک زبان پر ہوتا ہے۔ بسم اللہ تشریف لائیے، بسم اللہ کھانا کھایئے، تو اتنا شہرت پذیر جملہ، یہ تو جبلت ہے اندر کا مفتی مجبور کرتا ہے انسان کو کہ یہ کہو، لیکن جہاں تک حقیقت کا تعلق ہے ہر صاحب علم بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں بسم اللہ کی حقیقت سے واقف ہوں، واقف تو شاید میں بھی نہیں ہوں لیکن جہاں تک میری شناسائی ہے یا جو علم بانٹنے والے نے مجھے آگہی اور شعور بخشا ہے اسکے مطابق یہ کوشش ضرور کروں گا کہ جب یہ عشرہ ختم ہو تو آپ کی ہر رگ جان میں بسم اللہ کا جوہر اُتر جائے (انشاءاللہ) ایک سو چودہ سورے ہیں قرآن پاک کے اور ایک سو پندرہ مرتبہ بسم اللہ نازل ہوئی یعنی ایک سو تیرہ سورتوں کے ساتھ سورہ توبہ جسے سورۂ برات کہتے ہیں اس کے ساتھ نازل نہیں ہوئی بسم اللہ، باقی ایک سو تیرہ سورتوں کے ساتھ نازل ہوئی بسم اللہ، دو دفعہ اس کے علاوہ ایک دفعہ سورہ ہود میں اور ایک بار سورہ نمل میں اضافی آیت کے طور پر، بڑے بڑے دعویداران علم کو یہ دھوکا ہے کہ بسم اللہ آیت نہیں، اور علم ہنستا ہے ان کی اس بات پر کہ ایک طرف تو سورۂ فاتحہ کو وہ سبع مثانی کہتے ہیں اور اگر بسم اللہ کو الگ کیا جائے تو مجھے دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا عالم سات آیتیں پوری کر کے دکھائے یعنی اگر بسم اللہ کو آیت کے طور پر نہ گنا جائے تو سورہ فاتحہ کی چھ آیتیں بنتی ہیں۔ الحمدلله رب العلمين ٥ الرحمن الرحيم ٥ مالک يوم الدين ٥ ايا ک نعبد و ا ايا ک نستعين ٥ اهدنا الصراط المستقيم ٥ یہ پانچ

اور صراط الذین سے لیکر ولاالضالین تک یہ ایک آیت ہے، یہ چھ بنتی ہیں، سبع مثانی کیسے؟ اغیار کے بارے میں تو سمجھ میں آتی ہے کہ وہ بسم اللہ کو آیت کیوں نہیں مانتے، یعنی بعض دشمنوں کو بھی بسم اللہ کی آڑ میں چھپا چہرہ دکھائی دیتا ہے (نعرہ حیدری) بسم اللہ زجر ہے، بسم اللہ دھمکی ہے، بسم اللہ ڈراوا ہے اور اب بھی اگر میرے سامعین میں سے کسی کو بات سمجھ میں نہ آرہی ہو تو حضرت سلیمانؑ نے جو ملکہ سبا کو خط لکھا اس کی ٹکر کا فرمارواہی کوئی نہیں تھا روئے زمین پر، لیکن صرف خط پڑھا اور سر کے بل چلے آئے، خط میں تھا کیا؟ سورہ نمل کو پڑھو اپنے اہل دربار سے کہہ رہی ہے یایھا الملوا انی القی الی کتب کریم (29) اے میرے دربار کے سردارو میرے پاس ایک عزت دار خط آیا ہے یعنی اس وقت تک کافرہ تھی لیکن حجت کی تحریر کا احترام کیا کتاب کریم کہہ کے، عزت والی تحریر کہہ کے، اسی احترام کا صلہ تھا کہ اسلام بھی لائی اور سلیمانؑ کی زوجیت کا شرف بھی ملا، خط ہے کیا؟ انه من سلیمن وانه بسم الله الرحمن الرحیم (30) یہ سلیمان کی طرف سے آیا ہے لکھتا بسم اللہ ہے اور پھر کہتا ہے الاتعلوا علی واتونی مسلمین (31) خبردار سرکشی نہ کرو اور سر کے بل حاضر ہو جاؤ، بسم اللہ سے ڈر کے حاضر ہو گئے (العظمۃ للہ) یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم چار لفظ انیس حروف، یقین مانیے میں نے بڑے بڑے جوادریوں سے پوچھا لیکن جواب نہیں ملا کہ اللہ سورہ مدثر میں یہ کیوں کہہ رہا ہے کہ علیھا تسعتۃ عشر (30) جہنم کے داروغے انیس ہیں تو بس زیادہ سے زیادہ یہی جواب ملتا ہے کہ بھئی اللہ کی مرضی، بھئی اللہ کی مرضی بغیر وجہ کے تو نہیں ہوتی ناں، کیا کال پڑا ہوا ہے خدا کے ہاں فرشتوں کا؟ بیس پورے نہیں کر سکا؟ امیر کائنات فرماتے ہیں نہج البلاغہ میں مافی السّماء موضع قدم الاا فیہ ملک ساجد او راکع او قائم ایک قدم برابر آسمانوں میں جگہ نہیں جہاں کوئی فرشتہ قیام میں نہ ہو رکوع میں نہ ہو سجدے میں نہ ہو تو اتنے لاتعداد فرشتے، تو پھر انیس کیوں؟ جب تحقیق کی تو بات یہی سامنے آئی چونکہ بسم اللہ کے حرف انیس ہیں ہر حرف کے

منکر کو سزا کیلئے ایک ایک داروغہ ملا اور جو بسم اللہ کا صحیح معنوں میں اعتراف کرنے والا ہے وہ انیس جہنم کے داروغوں کی گرفت سے آزاد۔اب اس بات کو یہیں رکھ لینا ہے اب جتنے بھی آپ تشریف فرما ہیں اعلان آپ نے سن لیا بلکہ آپ نے عمل دیکھ لیا نو میں ایک منٹ باقی تھا میں منبر پر تھا اور اسی طرح ہوگا، ذکر اہل بیت کسی کا انتظار کرتا نہیں یہ انتظار کرواتا ہے (اللہ اکبر) نہیں نہیں......ہوسکتا ہے میرے جانے کے بعد کوئی کیا سوچے کیا سمجھے آؤ قرآن لاؤ منبر پر، اللہ کہہ رہا ہے قل انتظروا انا منتظرون تم بھی انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں (العظمۃ للہ) لکھیے گا لوحِ دل پر، کائنات میں جتنے بھی حقائق اور علوم ہیں وہ قرآن کی تجلی ہے مَیں نے ایک جملہ بولا ہے چھوٹا سا، اس پر لاتعداد عشرے پڑھے جاسکتے ہیں اور اسے میرا چیلنج سمجھ لو، چار دانگِ عالم ہر صاحب علم تک لے جانا کہ غضنفر نے ایسے کہا ہے کوئی رد کر ہی نہیں سکتا، کائنات میں جتنی حقیقتیں ہیں اور جتنے علم ہیں جو بظاہر قرآن نازل ہونے سے خواہ پہلے کے ہیں چاہے بعد کے ہیں سب قرآن کی تجلی ہے۔آج کی مجلس کو آپ جتنا خوبی سے سمجھیں گے آنے والی مجالس میں اتنی آسانی ہوگی اور میں بھی کوشش کر رہا ہوں کہ سہل سے سہل آسان سے آسان تر کرکے آپ کو سمجھاؤں، کائنات کی ہر حقیقت اور ہر علم تجلی ہے قرآن کی اور یہ خود قرآن تجلی ہے یسٰین کی (العظمۃ للہ) اور یہ جب مناسب ہوا اور مولاؑ نے چاہا تو جب بتاؤں گا سورہ یٰسین کی نہیں، یٰسین کی، غور فرمایا، کائنات کا ہر علم ہر حقیقت واقعیہ تجلی ہے یٰسین کی اور یٰسین تجلی ہے فاتحہ کی بلکہ اگر میں حقیقی لفظ بولنا چاہوں تو پھر یوں کہوں گا کہ خود یٰسین تجلی ہے حمد کی، اسے سورۂ فاتحہ بھی کہتے ہیں اور سورہ حمد بھی، تجلی ہے حمد کی اور حمد تجلی ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی، اب کھل کے بات کرنا چاہتا ہوں صاحبانِ علم بھی میرے سامنے ہیں اور ویسے بھی جس دل میں چودہ کا بسیرا ہو وہاں جہالت کا گذر ہوتا ہی نہیں، بات ایک کرنے لگا ہوں، میری کیا مجال، میری ہمت بساط ہی نہیں کہ میں ایسی باتیں کروں جب تک باتیں بتانے والا نہ بتائے تو کسی بتانے والے کی آڑ پر گھمنڈ کرتے

ہوئے کہنے لگا ہوں آؤ سر اٹھاؤ سب سے پہلے عالمِ مشیت سے تجلی کی نقطے نے، چلو میں تجلی کا لفظ بھی نہیں بولتا اس سے آسان بولتا ہوں سب سے پہلے مشیت الٰہی سے نقطہ ظاہر ہوا، پانچ فٹ کی بلندی پر بیٹھ کر سپیکر پر غضنفر اعلان کر رہا ہے عالم مشیت سے...... عالم مشیت سے...... میرے لفظ یاد رکھنا، میں کچھ کہوں باہر جا کے کچھ ڈھنڈورا پیٹو، عالم مشیت میں سب سے پہلے نقطہ ظاہر ہوا نقطے نے ظاہر کیا ب کو، سمجھ میں آ رہی ہے بات؟ یعنی مشیتِ کبریائی نے مشیتِ الٰہی نے مشیتِ خداوندی نے نقطے کو ظاہر کیا نقطے نے ب کو ظاہر کیا ب نے اسم کو ظاہر کیا اسم نے اللہ کو ظاہر کیا (العظمۃ للہ) سمجھ میں آ رہی ہے بات؟ لفظ کیا ہیں؟ بسم اللہ، مشیت نے نقطہ ظاہر کیا نقطے نے ب کو ظاہر کیا ب نے اسم کو ظاہر کیا اسم نے اللہ کو ظاہر کیا، پڑھنا سیکھو...... نہ آئے تو مسجودِ علم کی بارگاہ میں سجدے کر کے علم کی بھیک مانگو ورنہ تسلیم کر لیا کرو سالم رہو گے اور اگر جوہرِ تسلیم بھی نہ ہوا نہ دنیا میں سلامتی ملے گی نہ آخرت میں سلامتی ملے گی، اللہ نے رحمٰن کو ظاہر کیا، وہ اللہ بتایا ہے جاہل ملاں تُو نے مجھے جو غضنفر کو بنائے، میں وہ اللہ دے رہا ہوں جو رحمٰن کو بنائے (نعرہ حیدری) مشیت نے نقطہ ظاہر کیا نقطے نے ب کو ظاہر کیا ب نے اسم کو ظاہر کیا اسم نے اللہ کو ظاہر کیا اللہ نے رحمٰن کو ظاہر کیا رحمٰن نے رحیم کو ظاہر کیا اس طرح بن گئی **بسم اللہ الرحمن الرحیم** اور اس نے حمد کو ظاہر کیا، جی جی اسی سے چونکہ افتتاح ہوا قرآن کا، نام سورۂ فاتحہ پڑھا چونکہ حقیقتِ حمد ظاہر ہوئی تو اب اس نے چاہا کہ چونکہ بسم اللہ کی تجلی ہے حمد اب ہر کسی کو چاہیے کہ میری حمد کرے وہ حمد چاہتا ہے لفظاً بھی، عملاً، قولاً، فعلاً، ارادے میں، نیت میں، وہ حمد چاہتا ہے، اس ایک لفظ کو چھوٹا نہ سمجھنا، کسی نے زیدی صاحب عالم ذات میں الحمد للہ کہا لواء الحمد بن گیا تھا، اسی جملے کی تاثیر تھی کہ اللہ نے اس جملے سے ایک پرچم بنایا تھا جس کا نام اس نے **لواء الحمد** رکھا تھا اور مشرق و مغرب پر محیط کائناتِ عالم کے فرشتے مل کر اٹھانا تو دُور کی بات ہے

لواء الحمد کو جنبش نہیں دے سکتے، میں قربان جاؤں اس کلائی کے جو قیامت کے دن

اسے اٹھائے گی (نعرہ حیدری) سمجھ میں آئی بات، تیرے خیبر شکن نے اٹھانا ہے اسے، امیر ممکنات نے اٹھانا ہے۔ میں نے عالم معنیٰ میں اللہ سے پوچھا تھا پروردگار مل کر سارے فرشتے ....اور ایک فرشتے کی طاقت یہ ہے لاتعداد پَر ہیں جبرائیل کے اور ایک پَر کی ایک نوک پر، کسی پرندے کے پَر کھولنا ناں ایک ایک کلی الگ کرنا تو جو ایک ہوتی ہے الگ بس وہ اس نوک پر چھ سو ضرب چھ سو میل کا خطہ لوط جبرائیل نے ایک نوک پر اٹھایا
زمین کا طبق ....اس پر پہاڑیاں بھی تھیں اس پر دریا بھی تھے نہریں بھی تھیں چشمے بھی تھے اس میں انسان بھی تھے اس میں مکان بھی تھے اس میں حیوان بھی تھے کھربوں ٹنوں کے حساب سے نوک پر اٹھا کے کھڑا ہے اللہ نے کہا تاحکم ثانی الٹنا نہیں، میں سولہ سال کا تھا جب میں نے یہ پہلی بار روایت پڑھی تو پھر میں تعاقب میں پڑ گیا کہ اللہ نے آخر کیوں کہا ہوگا جبرائیل سے کہ جب تک میں نہ کہوں، جب ہے ہی الٹنا، انجام الٹنا ہے تو پھر انتظار کیسا؟ کچھ عرصے کے بعد پھر اسکی علت مجھے ملی، علت یہ تھی کہ ایک سفید ریش چت لیٹا ہوا تھا، داڑھی چہرہ رخ آسمان کی جانب تھا، اللہ نے کہا گو کافر ہے اس کو بھی مرنا ہے ابھی، لیکن اسکے بالوں کی سفیدی کا مجھے اتنا حیا آ رہا ہے، اگر تھکے نہیں ہو تو ایک دو منٹ میرے ساتھ رہنا، کافر، مستحق عذاب، وہ بھی قوم لوط میں شامل تھا اللہ نے کہا چونکہ سفید ریش ہے سفید بال ہیں اس کے جب تک کروٹ نہ لے اس کا چہرہ چھپ نہ جائے تب تک الٹنا نہیں اور وہ کم بخت بھی اتنا ڈھیٹ تھا صبح تک ایسے ہی پڑا رہا، جبرائیل اٹھائے کھڑا رہا، یہ واقعہ زیدی صاحب میں نے پڑھا کیوں؟ اگلے جملے کے لیے، منبر کوفہ سے خطیب منبر سلونی نے جب ارشاد فرمایا، کہا کہ کوفے والو سنا من اجر بیلہ فی شیبۃ المسلم فرمایا کسی سفید ریش کی عزت اللہ کی عزت فرمایا یہ کافر ہے جس کے سفید بالوں کا اللہ اتنا احترام کرتا ہے اسکے بارے میں کیا سوچو گے کوفے والو جس بندے نے ہم چودہ کی محبت میں بال سفید کر لیے ہوں (نعرہ حیدری) جس نے ہماری ولا میں ہماری محبت میں اپنے بال سفید کیے ہوں اس کا

حیا خدا کی نظروں میں کیا ہوگا، تو بہر حال یہ تو جملہ معترضہ تھا اب صبح تک لیٹا رہا کم بخت، جبرائیل اٹھا کر کھڑا ہے کھربوں ٹنوں کا بار، پوچھا گیا بوجھ محسوس ہوا؟ کہا مجھے ایسا لگتا تھا جیسے میں نے خالی پَر اٹھایا ہوا ہے۔ یہ ہے ایک فرشتے کی طاقت، ہیں کتنے؟ بتایا ہی نہیں جاسکتا، کھربوں بھی چھوٹا لفظ ہے کھربوں کو کھربوں سے ضرب دو پھر بھی زیادہ ہیں اتنے فرشتے مل کر جس لوا کو نہیں اٹھا سکتے علیؑ ایک ہاتھ میں اٹھا لیتا ہے (نعرہ حیدری)

میں نے اللہ سے پوچھا تھا پالنے والے لاتعداد فرشتے اٹھا نہیں سکے علیؑ ایک ہاتھ میں لیکر پھر رہا ہے میدان حشر میں، کہا ھضیان نہ بول وہ میرے بندوں کا ہاتھ ہے یہ یداللہ کا (اللہ اکبر) بات بھولی تو نہیں؟ یٰسین سے قرآن ظاہر ہوا اور قرآن سے حقائق ظاہر ہوئے اور یہ اسی قرآن کی میں بات کر رہا ہوں جس کے بارے میں شیعہ سنی کتابوں میں بھرا پڑا ہے کہ رسولؐ کہہ گئے تھے القرآن مع علی کتنی مشہور ہے کتنی بار سنی ہوگی یہ حدیث؟ اچھا لاتعداد مرتبہ، لیکن آؤ آپ کا یہ خادم آپ کو بتائے کہ اتنی مشہور حدیث سے بھی انصاف نہیں ہوا جو عالم اسلام کے بچے بچے کی زبان پر دھری رہتی ہے جب اتنی آسان حدیث کو دعویداران علم نہیں سمجھے تو پھر اللہ جانے اسرار و غوامض کو پھر کیا سمجھے ہوں گے، قرآن علیؑ کے ساتھ ہے علیؑ قرآن کے ساتھ ہے۔ قرآن نازل ہوا ہر کوئی جانتا ہے ہر کوئی مانتا ہے لیکن جانتا نہیں، بخدا نہیں جانتے، اگر جانتے ہوں تو مانتے ناں؟ نہ ماننا دلیل ہے نہ جاننے کی چونکہ سورۂ یونس میں اللہ کہہ رہا ہے بل کذبو ابمالم یحیطوا بعلمه(39)

جس چیز کا ان کا علم احاطہ نہیں کر سکتا اسے جھٹلا دیتے ہیں، اور آج میں اپنے سامعین کو بتانا چاہتا ہوں اگر طبیعتیں تھک نہیں گئیں تو، میں اکثر منبروں سے کہا کرتا ہوں ناں کہ قرآن نازل ہوا علیؑ بھی نازل ہوا، مولوی کا ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے پیٹ میں مروڑ اٹھتا ہے اور خدا کی قسم مولانا صبیح شیرازی اس کی وجہ یہ ہے مولوی صاحبان نے لفظ نزول سن رکھا ہے پتہ کچھ نہیں اگر حقیقتِ نزول کو جانتے تو کبھی انکار نہ کرتے، آؤ عرض کروں، نزول کی دو قسمیں

ہیں ایک نزدلِ تخلی کہلاتا ہے اور ایک نزولِ تجلی کہلاتا ہے جی جی مولوی صاحبان نزولِ تخلی کے تصور میں ہیں اسی لیے انکار کرتے ہیں نزدلِ تخلی کیا ہے؟ چھت پر کوئی پرندہ بیٹھا ہے آپ نے دانہ پھینکا، اُتر آیا پرندہ نازل ہوگیا یہ ہے نزولِ تخلی، یعنی چھت سے جب نازل ہوا تو چھت پرندے سے خالی ہوگئی (اللہ اکبر) پرندہ چھت پر تھا زمین پر نہیں تھا زمین پر آیا چھت خالی ہوگئی۔ یہ ہے نزولِ تخلی یعنی ایک مکان کو خالی کر دینے والا نزول، بارش ہوتی دیکھی ہے کبھی؟ یہ ایسے نہیں ہے کہ بس بارش ہوگئی، سحابِ مشیت سے قطرہ نازل ہوتا ہے عرش پر آتا ہے عرش سے نازل ہو کر فلک الافلاک پر آتا ہے فلک الافلاک سے نازل ہو کر آسمانِ دنیا پر آتا ہے آسمانِ دنیا سے ملک المطرِ کے پاس آتا ہے ملک المطرِ کے ہاتھوں سے ہو کر تمہاری دنیا کے بادلوں میں اترتا ہے بادل سے نازل ہو کر زمین پر اترتا ہے جب سحابِ مشیت سے نازل ہو کر عرش پر آتا ہے وہ بادل خالی ہو جاتا ہے قطرے سے، جب عرش سے فلک الافلاک پر آتا ہے تو عرش خالی ہو جاتا ہے قطرے سے، جب آسمانِ دنیا پر آتا ہے تو فلک الافلاک خالی ہو جاتا ہے قطرے سے، جب ملک المطرِ کی ہتھیلی پہ آتا ہے تو آسمانِ دنیا خالی ہو جاتا ہے قطرے سے، جب ہماری دنیا کے بادل کے سپرد ہوتا ہے ملک المطرِ کی ہتھیلی خالی ہو جاتی ہے، جب زمین لاہور پر اترتا ہے بادل خالی ہو جاتا ہے، یہ ہے نزولِ تخلی لیکن نزولِ تجلی یہ ہے کہ نزول بھی ہوتا ہے اور کوئی مکان خالی بھی نہیں ہوتا یعنی آپ دیکھیں پہلے نزولِ تخلی اور تجلی کے بارے میں جانتے تھے؟ نہیں، لیکن میں جانتا تھا یہ میرے سینے میں تھا، اب جان گئے ناں؟ یعنی یہ مسئلہ میرے اندر سے نازل ہو کر...... (نعرہ حیدری)

یعنی میرے اندر یہ مسئلہ تھا آپ کو پتہ نہیں تھا جب میں نے آپ کو بتا دیا تو کیا میرا اندر خالی ہوگیا؟ (العظمۃ للہ) جی، یعنی میرے اندر بھی ہے آپ کے پاس بھی، اتنے بندوں پر بھی نازل ہوگیا، میرے اندر بھی موجود کا موجود ہے، پلے پڑ رہی ہے بات یا نہیں؟ میرے شعور میں ایک لفظ تھا آپ کے شعور میں نہیں تھا میں نے آپ کے شعور پر نازل کر دیا یہ بھی

خالی نہیں ہوا اور جا کر میں نے کراچی میں یہ نزول کا مسئلہ بتایا ایک لاکھ بندوں پر بھی نازل ہوگیا یہاں بھی رہا اور کتنی جگہیں ہوگئیں اس مسئلے کے نزول کی، یہی مسئلہ ہے قرآن کے نازل ہونے کا، چلا کہاں سے؟ یہ خود قرآن سے پوچھتے ہیں (سبحان اللہ) دیکھو، یہ ظہیر بھائی نے بڑا نازک علمی حساس اور مشکل ترین مسئلہ میرے ذمہ لگایا ہے "حقیقتِ بسم اللہ" جہاں تھوڑا سا تھکنے لگو تو بتا دیا کرنا پھر باقی کل بیان کر دیا کروں گا چونکہ میں چاہتا ہوں کہ ہر شخص حافظ بن جائے اس حقیقت کا، کہاں سے آیا قرآن؟ سورہ ہود پڑھو **کتب احکمت ایتہ ثم فصلت من لدن حکیم خبیر** (ا) فرمایا یہ محکم آیتیں تھیں پھر تقسیم دی گئی، یہ صاحب حکمت اور صاحب خبر اللہ کے لدن سے نازل ہوا (العظمۃ للہ) کہاں سے اترا؟ لدن سے، جو لوگ میری ہر مجلس میں تقریباً ہوتے ہیں انہیں میں نے بتا رکھا ہے قرب کی کچھ قسمیں ہیں **قرب، دنو، لدن، عندیت** جو دسویں صف میں بیٹھے ہیں وہ کہہ سکتے ہیں آج ہم نے غضنفر کو قریب سے دیکھا لیکن جتنا قریب سے نقوی صاحب نے دیکھا مولانا نے دیکھا اتنا قریب سے انہوں نے نہیں دیکھا چونکہ ہماری زبان میں اتنی فصاحت نہیں ہم نے قریب قریب کا رٹہ لگایا لیکن عرب کی لغت انہیں قرب کا مقام دیتی ہے انہیں دنو کا یعنی وہ مجھ سے منزل قرب پر ہیں یہ منزل دنو پر ہیں یعنی اگر نقوی صاحب چاہیں تو یہیں بیٹھے بیٹھے ہاتھ بڑھائیں ملا لیں، یعنی دنو اتنا فاصلہ کہ ہاتھ ملایا جاسکے (اللہ اکبر)

معراج کے بارے میں اللہ سورۂ نجم میں کہہ رہا ہے **ثم دنی فتدلی** میرا حبیبؐ مقام دنو پر پہنچا یعنی حجاب الٰہی سے اتنے فاصلے پر تھا کہ ہاتھ ملایا جاسکتا تھا (اللہ اکبر) وہ قریب یہ دانی، قرب والے کو قریب کہتے ہیں اور دنو والے کو دانی، میرے کپڑے نظر آرہے ہیں؟ انہیں مجھ سے لدن حاصل ہے۔ اب ہمارے ہاں کم علمی کی وجہ سے ان کے لیے بھی قرب ان کے لیے بھی قرب، نہیں! قرب، دنو، لدن اور حقیقتِ بسم اللہ کہاں سے ظاہر ہو رہی ہے؟ میرے اندر سے وہ ہے میری عندیت یعنی کپڑے کو بھی لباس کو بھی مجھ سے قرب

حاصل ہے بلا فصل ہیں مجھ سے، لیکن میرے ظاہر سے، لیکن میرے علم کو میرے الفاظ کو میری سوچوں کو میری خطابت کو لدن نہیں عندیت کا درجہ حاصل ہے، قرآن آیا لدن سے علیؑ کہاں سے آیا ہے؟ ولہ من فی السموٰت والارض و من عندہ جو آسمان میں رہتے ہیں ان کا مالک ہوں میں، اللہ کہہ رہا ہے جو زمین پر رہتے ہیں ان کا مالک بھی میں ہوں و من عندہ اور جو میری عندیت میں ہیں ان کا مالک بھی میں، اور مولانا کسی آج کل کے خیراتی شبراتی ملاں کی کتاب نہیں حسن بن حمدان خسروی تمہارے گیارہویں امامؑ کا صحابی ہے اس کی کتاب الھدایۃ سے پڑھنے لگا ہوں، مفضل سامنے بیٹھا ہے تیرے امام ششمؑ کے، یہ آیت آئی، مولاؑ نے فرمایا رُک! تین قسم کے لوگ مخلوق اللہ نے بتائیں، آسمان والے فرشتے، زمین پر جن بشر اور ہر متحرک جانور من الذین عندہ کون ہیں جو اس کی عندیت میں رہتے ہیں؟ مفضل نے کہا مولاؑ اگر مجھے پتہ ہوتا تو میں جعفر صادقؑ نہ ہوتا (العظمۃ للہ) ارشاد فرمایئے بلا تشبیہ اپنے سینۂ توحید گنجینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا نحن الذین عندہ ولا کون قبلنا اس کی عندیت میں رہنے والے ہم چودہ ہی تو ہیں (نعرہ حیدری) تو علیؑ عندیت میں اکیلا تھا قرآن لدن میں رہتا ہے علیؑ عندیت میں جب علیؑ لدن میں آیا قرآن ساتھ ہو گیا (نعرہ حیدری) اچھا، اب یہ نہیں ہے مولانا لدن چھوڑا قرآن نے اور ٹھک سے زمین پر نازل ہو گیا، نہیں! یہ نزولِ تخلی نہیں نزولِ تجلی ہے لدن سے اُترا اللہ کے لدن کو چھوڑا عالمِ مشیت میں آیا مشیت سے نازل ہوا عالمِ ارادہ میں آیا عالم ارادہ سے قلمِ اعلیٰ کی نوک پر نازل ہوا قلمِ اعلیٰ کی نوک سے لوحِ محفوظ کے سینے پر نازل ہوا لوح محفوظ کے سینے سے پیشانی اسرافیل پر نازم ہوا جبینِ اسرافیل سے چشم جبرائیل پر نازل ہوا چشمِ جبرائیل سے زبانِ جبرائیل پر نازل ہوا زبانِ جبرائیل سے قلبِ محمدؐ پر نازل ہوا، قلبِ محمدؐ سے زبان رسالتؐ پر نازل ہوا زبانِ رسالتؐ سے لوگوں کی عقلوں پر نازل ہوا، لوگوں کی عقلوں سے زبانوں پر نازل ہوا، قلموں پر نازل ہوا، قلم سے کاغذ پر

نازل ہوا اور کاغذ سے نازل ہو کر آج ہر گھر میں قرآن (نعرہ حیدری) نہیں نہیں نہیں .... میں وہ مثال دینا چاہتا ہوں جسے بچے بھی سمجھیں اب حفظ تھا قرآن، یعنی دماغوں میں تھا، کہاں نازل ہوا؟ قلم پر، قلم سے کاغذ پر، اب جب حافظ نے قلم سے کاغذ پر لکھ دیا حافظ کا ذہن خالی ہو گیا قرآن سے؟ اسی کو تو نزولِ تجلی کہتے ہیں بھائی، یعنی یہاں بھی رہا وہاں بھی تو بس اسی طرح جب لدن کو چھوڑ کے مشیت پر آیا لدن میں بھی رہا مشیت میں بھی آ گیا مشیت سے ارادہ میں آیا مشیت بھی خالی نہ ہوئی اراوے میں بھی آ گیا اراوے سے قلمِ اعلیٰ کی نوک پر آیا ارادے میں بھی رہا اُدھر بھی نازل ہو گیا لوح کے سینے پر اترا قلمِ اعلیٰ کی نوک پر بھی رہا، پیشانی اسرافیلؑ پر اترا لوح میں بھی رہا آج بھی ہے سورۂ ق پڑھو۔

یعنی نازل بھی ہوتا رہا اور کوئی مکان خالی بھی نہ ہوا، ملاں سمجھتا ہے شاید غضنفر کو پتہ ہے کہ علیؑ نازل ہوا تو اُسی طرح نازل ہو گیا ہوگا جیسے بارش کا قطرہ، اونہیں جاہل، جس طرح قرآن کا معاملہ ہے القرآن مع علی و علی مع القرآن قرآن علیؑ کے ساتھ علیؑ قرآن کے ساتھ یعنی قرآن لدن میں تھا علیؑ بھی لدن میں تھا قرآن عالمِ مشیت میں آیا علیؑ بھی عالمِ مشیت میں تھا، سمجھ میں آ رہی ہے بات یا نہیں؟ جی جی بالکل قرآن کی طرح علیؑ نازل ہوتا رہا علیؑ آگے آگے قرآن پیچھے پیچھے، جس طرح قرآن وہاں بھی رہا یہاں بھی رہا......(علیؑ حق) سمجھ میں آئی بات یا نہیں، جی، یہ نزول تجلی ہے۔ قرآن نے علیؑ کے ساتھ رہنا ہے علیؑ آگے آگے قرآن پیچھے پیچھے علیؑ وسعت افلاک سے گزرا قرآن ساتھ، علیؑ فلک سے فضا پر آئے قرآن ساتھ، فضائے مکہ پر آیا قرآن ساتھ، علیؑ کعبہ میں اُترا قرآن ساتھ، علیؑ دروازۂ کعبہ سے نکلا قرآن ساتھ، ثبوت کیلئے نزول سے پہلے علیؑ نے پڑھ کر بتایا میں اکیلا نہیں آیا ہوں (نعرہ حیدری) حالانکہ جبرائیلؑ کے لانے میں ابھی دس سال دیر تھی علیؑ

نے پڑھا ہی اسی لیے تا کہ پتہ چلے **القرآن مع علیؑ** ......(اللہ اکبر)لاہور والو اب انصاف سے کہو اتنی مشہور حدیث کو مولوی سمجھے؟ تو جو غضنفر کے بیان کو سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے انہیں اعتراض کا حق کس نے دیا ہے، جو کچھ خیبر شکن نے اپنی جوتیوں کے صدقے اپنے کوچہ ولایت کے سگ کو عطا کیا ہے ذات واجب کی قسم بڑے بڑوں کو سمجھ میں ہی نہیں آتا کہ وہ کہہ کر کیا چلا گیا ہے، جی، تو جب بھی میں کہوں کے علیؑ نازل ہوئے تو یہ مقصد ہوگا، جس طرح قرآن نازل ہوا، نزول تجلی کے ساتھ کوئی مکان خالی نہیں ہوتا اسی لیے تم نے دیکھا نہیں چالیس دعوے دار، میرے ہاں مہمان......(اللہ اکبر) بھئی نزول تجلی کا مالک ہے ناں، اور رسولؐ سے فیصلہ کروانے آتے ہیں اور رسولؐ فرماتے ہیں کہ سچی بات تو یہ ہے کہ جس وقت کا جھگڑا کر رہے ہو اس وقت علیؑ ہمارے ہاں مہمان (نعرہ حیدری) چونکہ ہر اس آدمی کو تو یقین تھا کہ جو علیؑ کو کھانا کھلا چکا تھا اور رسول کہہ رہے ہیں میرے ہاں مہمان، اتنے میں جبرائیل آ گیا کہ سچی بات تو یہ ہے کہ جس وقت کا مسئلہ پڑا ہوا ہے علیؑ مقام محمود پر ہمارے ہاں مہمان تھے (اللہ اکبر) دیکھو دیکھو جس طرح یہ دیوار ہے ادھر گھر ہے ادھر مسجد ہے مسجد میں پتہ ہے اندر سے ایک پردہ نشین کہہ رہی ہے بابا تیری نبوت کی قسم جس وقت کا تیرے صحابی جھگڑا کر رہے ہیں علیؑ تو گھر سے باہر گئے نہیں (نعرۂ حیدری) یہ کیا ہے؟ یہ کیا ہے؟ یہ نزولِ تجلی ہے وہاں بھی ہے وہاں بھی ہے اور وہاں بھی ہے جس طرح ہر گھر میں قرآن ہے اور دیکھو قرآن اتنا چھوٹا بھی میں نے دیکھا کہ تعویذ بنا کر گلے میں ڈال لو اسے قرآن کا بچپنا کہہ سکتے ہو، اتنا قرآن بھی دیکھا ہے اسے قرآن کا لڑکپن کہہ سکتے ہو، پھر کتاب کی طرح قرآن بھی دیکھا ہے۔ جی جی یہ جلوؤں کے کرشمے ہیں کبھی علیؑ ہاتھوں پر نظر

آ جائے تو یہ نہ سمجھنا کہ آج بچہ ہے (نعرہ حیدری) اگر میرے سامعین کی طبیعت نے اور مولاؑ کی مشیت نے میرے سردار کے ارادے نے مجھے اجازت دی تو پھر آگے کسی مجلس میں یہ بتاؤں گا کہ یہ تو اس نزولِ تجلی کے مالک ہیں کہ قرآن کی تجلی بھی ان کی محتاج ہے، کیوں؟ کہ تجلی کا آغاز بسم اللہ کی ب سے ہوا ہے بلکہ اس کے نقطے سے ہوا ہے نہ نقطہ ہوتا نہ جلوے شروع ہوتے درود پڑھ لو مل کر با آواز بلند (صلوٰۃ) کچھ لطف آیا یا وقت گیا، جیتے رہو، زندہ رہو سلامت رہو، مولاؑ تمہارا حسنِ مودت قائم ودائم رکھے، دو چیزیں ہیں جو بظاہر مشترک ہیں ایک دوسرے کے قرآن اہل بیت یا چودہ اور قرآن اور امت کا سلوک جو دونوں کے ساتھ ہوا ہے وہ تمہارے سامنے ہے میں نے کوئی طویل نہیں پڑھنا بس ایک جملہ اس لیے کہ آنکھوں میں نمی اتر آئے جو پردے میں بیٹھی ہے وہ راضی ہو جائے پھر میں منبر چھوڑ دوں، مستندترین کتابوں میں دیکھا میں نے میدان محشر میں قرآن بھی آئے گا اہل بیت بھی آئے گی اللہ پوچھے گا اے اہل بیت اور قرآن، میرے حبیبؐ نے چلتے وقت کہا تھا کہ

(کیسٹ ختم معذرت)

الا لعنتہ اللہ علی القوم الظالمین

خطاب نمبر 2

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توجہ ہے بات شروع کی جائے، گزشتہ رات چند باتیں بسم اللہ کی تفسیر میں آپ نے سماعت فرمائیں امیر کائنات فرماتے ہیں **لو قراء الاانسان بسم الله الرحمن الر حيم بحسن سريرته ليمشي به علي مطر الماء ويسير في الهواء ويطير في السماء وينظر ما تحت السرى ويتناول وما فوق السموات العلى**

مولا فرماتے ہیں اگر کوئی انسان اندر کی خوبصورتی سے بسم اللہ پڑھے، اندر کے حُسن کے ساتھ اندرونی خوبصورتی کے ساتھ تو پھر کیا ہوگا **لمشي به علي مطر الماء** پانی پر ایسے چلے گا جیسے زمین پر چلتا ہے (العظمۃ للہ) صفحۂ آب پر سینہ تراب کی مثل چلے گا، مولا یہ سارے موالی پوچھتے ہیں صرف آب پر چلے گا؟ فرمایا نہیں **ويسير في الهواء** ہوا میں بھی چلے گا، صرف ہوا پر چلے گا؟ فرمایا **يطير في السماء** آسمانوں میں فرشتوں کے ساتھ اڑے گا (اللہ اکبر) جاگتے رہنا، متن آب پر چلے گا دوش ہوا پر چلے گا ساحتِ افلاک میں فرشتوں کے ساتھ محو پرواز ہوگا، مولا بس اتنا؟ فرمایا **ينظر ما تحت السرى** تحت السریٰ کی چیز کو یوں دیکھے گا جیسے ہتھیلی، مولا فقط اتنا؟ فرمایا نہیں **يتناول وما فوق السموات العلى** آخری آسمان سے بھی آگے فلک الافلاک پر رکھی ہوئی شے کو یوں (اشارہ کر کے بتایا) اٹھائے گا، ذرا سوچیے دعوت فکر دے رہا ہوں، میں پھر دہراتا ہوں پانی پر چلے گا، منقب ہوا پر سفر کرے گا آسمانوں میں فرشتوں کے ساتھ ساحت سما میں پرواز کرے گا۔ تحت السری ہتھیلی کی مانند دیکھے گا، فلک اعظم پر رکھی ہوئی شے ہاتھ کو بلند کر کے اٹھائے گا۔ نہیں نہیں ....لسانِ صدق کے یہ جملے دلیل ہیں کہ جو شے پانی پر چل رہی ہے چلانے والی بسم اللہ ہے جو شے ہواؤں میں اڑ رہی ہے وہ پرندے ہیں یا بادل (نعرہ حیدری) سمجھ میں

آ رہی ہے بات یا نہیں اور دیکھو جو بتا رہا ہوں اسے ذہن میں رکھتے رہنا ہر جملہ آنے والی مجلس میں پھر کام آئے گا چونکہ بہت سی باتیں مجھے چھوڑنا پڑیں گی، ہاں ہاں منبر کی قسم، صحیح معنوں میں اگر میں بسم اللہ پر بحث کرنا چاہوں تو کم از کم دس پندرہ عشرے چاہئیں مجھے، ایک عشرے میں کیا کیا دے سکتا ہوں میری کوشش یہ ہے بس ضروری سے ضروری باتیں آپ تک پہنچ جائیں تا کہ آپ کے تصور کدے میں بسم اللہ نقش ہو جائے، پرندہ جو ہوا میں تیرتا ہے اور گرتا نہیں روکنے والی بسم اللہ ہے پھر فرشتے جو سماء میں اڑ رہے ہیں قوت پرواز دینے والی بسم اللہ ہے، میں نے کہا ناں آگے آنے والی مجالس آپ کو بتائیں گی، کیوں؟ یہ حقیقت اولیہ ہے بظاہر انیس حروف ہیں ب سے لیکر رحیم کی م تک انیس حرف لیکن یہ انیس حرف نہیں یہ یوں سمجھیں کہ کون ومکان بند ہیں ان میں (اللہ اکبر) جس وقت سے میں نے یہ جملہ بولا ہے ناں کہ مجھے دس پندرہ عشرے چاہئیں اس وقت سے بعض چہروں پر............ وہ منبر پر بیٹھنے کا حقدار ہی نہیں جو چہروں کی تحریر نہیں پڑھتا، یہی سوچ رہے ہو ناں کہ مبالغہ کر دیا ہے غضنفر نے، آپ کے مکتب میں ایک عالم گذرے ہیں علامہ عبدالکریم، انیس حرف بسم اللہ کے اور انہوں نے اس کی شرح میں انیس جلدیں لکھی ہیں اتنی موٹی موٹی جلد ہے انیس جلدیں، چلو مجھے کچھ اور نہ بھی آتا ہو اگر وہی پڑھنا شروع کر دوں تو پھر بتاؤ۔ آخر کوئی حقیقت تو تھی؟ غیر معصوم انسانوں میں ابن عباس سے بڑا کوئی مفسر گزرا ہی نہیں جس کا یہ دعویٰ تھا کہ **لو ظهری اقام بعير لوجد ته فی کتاب الله** اگر میرے اونٹ کی مہار بھی گم ہوگئی تو میں نے قرآن سے پوچھا کہ کہاں ہے (العظمۃ للہ) اونٹ کی مہار قرآن سے پوچھی، اے ابن عباس یہ کثرت علم کہاں سے آئی ہے؟ علیؑ کے لعاب کا اثر ہے (نعرہ حیدری) یہ موقع نہیں کبھی یاد کروائیے گا لعاب پر بھی کم از کم ایک خمسہ ہونا چاہیے پھر تمہیں پتہ چلے گا لعابِ رسالتؐ کیا ہوتا ہے (العظمۃ للہ)

اچھا! یہ بتا یہ کیوں ہے؟ کہا استادِ وحی کو استاد مانا ہے، ابن عباس نے کہا استادِ وحی کو

استاد کہا ہے اس لیے یہ علم قرآن میرے پاس، اچھا کیا سنا تُو نے علیؑ سے تفسیر قرآن کے بارے میں کوئی عجیب جملہ؟ کہا ایک جملہ میں نے سنا ہے آج تک میری عقل چکر میں ہے۔کیا؟ میں نے کہا مولاؑ بسم اللہ کی تفسیر کیجیے علیؑ کرتے رہے کرتے رہے جب میرا ظرف چھلکنے لگا تو فرماتے ہیں

یابن عباس والذی نفس علی بیده لوشت لا خرت سبعین بعیرا بتفسیر بسم الله الرحمن الرحیم فرمایا اے عباس کے بیٹے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ اقتدار میں علیؑ کی زندگی ہے اگر چاہوں تو بسم اللہ کی تفسیر میں ستر اونٹوں کے بوجھ کی کتابیں لکھ ڈالوں (نعرہ حیدری)

انیس حرف ہیں اور آؤ ایک بات بتاؤں تحفہ ہے یہ تو بتایا تھا ناں میں نے کہ بسم اللہ کی تجلی ہے الحمد، مشیت کی تجلی نقطہ، نقطے کی تجلی ب، ب کی تجلی اسم، اسم کی تجلی اللہ، اللہ کی تجلی رحمٰن اور رحمٰن کی تجلی رحیم، یہ ہوگئی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور اس کی تجلی **الحمدللہ رب العلیمن** اور پھر اس کی تجلی ہے آگے قرآن، یہ جو انیس حرف ہیں جاؤ میرا چیلنج ہے علم کے گھوڑے دوڑالو۔ الحمد سے والناس تک قرآن کی کوئی بھی آیت دیکھ لو انیس حرفوں میں کوئی نہ کوئی حرف لیے ہوگی (اللہ اکبر) سمجھ میں بات آئی یا نہیں؟ چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتوں میں کوئی سی دیکھ لو بسم اللہ کے حروف میں سے خالی نہیں ملے گی بلکہ کچھ حیران تو ہو گئے ہو تھوڑا سا اور ہو جاؤ اگر آپ حقیقت کی لطیف ضربت کو برداشت کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں تو میں یہ بتاؤں بسم اللہ کے تو انیس حرف ہیں قرآن کی ایک بھی آیت نقطے سے خالی نہیں (علیؑ حق) سورہ فرقان کی آیت ہے **لقد صرفنا فی هذا القرآن من کل مثل** اللہ کہتا ہے ہم نے قرآن کی تصریف کی ہے گروان کی ہے، گردان جانتے ہو؟ باربار دہرانا، قرآن کے وارث سے پوچھا گیا، کیا کہنا چاہتا ہے اللہ؟ مولاؑ نے مسکرا کر فرمایا اللہ کہنا یہ چاہتا ہے **لقد ذکرنا علیا فی کل آیته من القرآن** اللہ یہ کہہ رہا ہے کہ ہم نے قرآن کی ہر

آیت میں علیؑ کا ذکر کیا ہے (علیؑ شہنشاہ) نہیں! میں منبر چھوڑ کر جب جاؤں گا ناں تو پھر ہو سکتا ہے تم میں سے کوئی سوچ لے کہ یہ کیسے کہہ دیا غضنفر نے ھو اللّٰہ احد میں نقطہ ہی کوئی نہیں، اللّٰہ الصمد میں نقطہ ہی کوئی نہیں اور غضنفر نے کہا تھا کہ کوئی آیت نقطے سے خالی نہیں۔ میری بات نہ ماننا علم الحروف کے علماء سے پوچھنا کہ یہ حرف کیسے بنے وہ کہیں گے ہر حرف ''ا'' سے نکلا اسکے سر پر قرآن رکھ کر پوچھنا بتاؤ ''ا'' کیسے بنا؟ (العظمۃ للہ) اسے ماننا پڑے گا کہ ''ا'' نقطے سے نکلا ''ا'' نقطے سے نکلا جی جی وقار نقوی آپ جانتے ہو کہ غضنفر نے تو کبھی علیؑ کی ذات پر سمجھوتا کرنا سیکھا ہی نہیں، میں جانتا ہوں کہ ''ا'' حرف توحید ہے الوہیت کی نمائندگی کرتا ہے اور نقطہ علیؑ اور میں منبر سے کہہ رہا ہوں ڈنکے کی چوٹ پر نجف کی ضمانت تک کہ ''ا'' نقطے سے نکلا اسی لیے تو علیؑ فرماتے ہیں **لو لا انا ما اعرف اللہ**

ہم نہ ہوتے وہ پہچانا جاتا؟ (نعرہ حیدری) اسی لیے میرے مولاؑ کا یہ فرمان ہے بلکہ ایک راز کی بات بتاؤں علیؑ کی نمازیں دو قسم کی ہیں علیؑ کی دعائیں بھی دو قسم کی ہیں ایک نماز ہمارے لیے پڑھتے تھے تاکہ ہم سمجھیں کہ ایسے پڑھو اور ایک اُس کیلئے ہوتی تھی اسی طرح دعائیں بھی تعلیمِ اُمت کے لیے الگ ہیں اور للسان اللہ جب اللہ سے باتیں کرتی ہے تو وہ دعائیں الگ ہیں۔ تو علیؑ کی تنہائی میں کسی رازدار نے ایک دن سن لیا تھا علیؑ اللہ سے مشیت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے کہہ رہے تھے

الھی عیونی منک و ظھورک منی فلست تظھر لو لا لم اکن لو لاک اے میرے جلی اپنے علیؑ کی بات سن تُو میری ضرورت میں تیری ضرورت (علیؑ حق، العظمۃ للہ) اے پالنے والے فرشی علیؑ تسلیم کر رہا ہے کہ تُو میری ضرورت اے عرشی علی مان لے کہ میں بھی تیری ضرورت، کیوں؟ کیسے ہیں ہم ایک دوسرے کی ضرورت **فلست تظھر لو لا لم اکن لو لاک** پالنے والے اگر تُو نہ ہوتا مجھے وجود نہ ملتا اگر میں نہ ہوتا تجھے ظہور نہ ملتا (نعرے، داد و تحسین) اب میرے سامعین کی سمجھ میں آ گیا ہوگا کہ ''ا'' نقطے سے

کیسے نکلا، ویسے بھی تجربے کی بات ہے ابھی آپ قلم نکالیں کسی نہ کسی جیب میں کاغذ بھی ہوگا، نکال کر لکھنا چاہیں جونہی آپ قلم کاغذ پر رکھیں گے چاہیں یا نہ چاہیں نقطہ لگ جائے گا، جاگنا، میں اب وجد کی سرحد پر آگیا ہوں عالم جذب میں کچھ کہنے لگا ہوں قلم رکھو گے نقطہ لگے گا آگے خط کھینچ کے روکو گے پھر نقطہ لگے گا یعنی دو نقطوں کے درمیان جو خط ہے وہ "ا" ہے، سمجھ میں آئی بات؟ منبر کوفہ سے خطیب ازل کبریائی پیکروں سے الوہی تیوروں سے مشیت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے علیؑ کہہ رہے ہیں

یاایھاالناس انا النقطه اناالخط انا النقطه والخط علیؑ فرماتے ہیں نقطہ بھی میں ہوں خط بھی میں ہوں (علیؑ حق) کتاب لکھی جا سکتی ہے اس جملے کی شرح میں، علیؑ فرماتے ہیں نقطہ بھی میں خط بھی میں میں نقطہ اور خط، اب سمجھ میں آگئی بات، قرآن کی ہر آیت میں علیؑ ہے بلکہ ہر حرف میں علیؑ ہے کیونکہ مشیت کی تجلی ہے علیؑ اور لاہور والو مجھے اسی علیؑ کی قسم اسی تجلی مشیت کی قسم ابھی تو میں اس علیؑ پر بات کر رہا ہوں جو ظاہر ہے میں نے بخدا علیؑ کے باطن پر خود سے تو باتیں کی ہیں کئی دفعہ مبنر کی قسم منبر سے آج تک میں نے باطن کے علیؑ پر ایک جملہ بھی نہیں بولا، انتظار میں ہوں اس کا بیٹا آئے تا کہ شک کے بت کو توڑنے والا موقع پر موجود ہو، اور پھر جس علیؑ کو میں جانتا ہوں وہ حلال زادوں کو بتاؤں، پاگل کر دینے والی حقیقت ہے یہ کہ جب میں سوچتا ہوں کہ غضنفر یہاں تک تو تم نے علیؑ کو سمجھا، سلمان نے کیا سمجھا ہوگا پھر دیکھو تیرے مولا حسنؑ کے سامنے ایک شخص نے کہا تھا یہیں سے سوچ لینا علیؑ ہوتا کیا ہے کس جبر مشیت کو علیؑ کہتے ہیں۔ایک بندے نے کہا کہ میں علیؑ کا شیعہ ہوں تو فرمایا **انا من شیعة علیؑ** کا شیعہ تو میں ہوں (العظمۃ للہ) لوح محفوظ کی تحریر کو جنبشِ انگشت سے مٹا دینے والے کا نام حسنؑ ہے اور وہ کہتا ہے میں علیؑ کا شیعہ ہوں، انیس حرف اور اس کی تجلی الحمد، اب میں کس کس زخم پر پھاہا رکھوں یعنی **الحمد لله** کا ترجمہ کرنا نہیں آتا ہم علامہ ہیں ہم پتہ نہیں کیا ہیں۔تم گواہی دو گے تم میں سے کس

شخص نے قرآن نہیں پڑھا، ہر کوئی اپنا پرایا بیگانہ یگانہ عالم جاہل فاضل مفضول سب یہی ترجمہ کر رہے ہیں تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں لاحول ولاقوۃ الا باللہ اور ناراض نہ ہونا سچ میں اگر تھوڑی سی کڑواہٹ آجائے تو اسے بھی برداشت کرلیا کرو قصور تمہارا بھی ہے تم اگر ہمیں مجبور کرو کہ فلاں شے بتاؤ اس موضوع پر پڑھو اس پر تقریر کرو میں دیکھتا ہوں علماء محنت کیوں نہیں کرتے کتابیں کیوں نہیں پڑھتے تم نے خیبر خندق سن کر چار نعرے لگا دینے ہیں تو پھر ہمارے سر میں درد ہے تم نے علم کے پیچھے زندگی کو شمع کی طرح پگھلا دینے والے کو بھی علامہ کہنا ہے اور اُلو کے پٹھے کو بھی علامہ کہنا ہے یعنی جسے کلمے کی ترکیب نحوی نہیں آتی وہ بھی تمہاری نظر میں علامہ تو پھر کوئی محنت کیوں کرے گا۔ یہی کچھ کہا جا رہا ہے؟ آؤ، بھئی میری میدان کی للکار ہے میں حجرے کا بندہ نہیں ہوں، میدان کا آدمی ہوں چودہ سو سال ہو گئے علیؑ مجھے میدان ہی سے ملا تھا، حیران کیوں ہو گئے ہو غدیر خم میں مسجد تھی یا میدان؟ تو جب علیؑ مولا میدان میں ہے تو پھر علیؑ پر بات بھی میدان میں ہونا چاہیے۔ میدان کی للکار ہے ڈنکے کی چوٹ پر کہہ رہا ہوں تمام تعریفیں اللہ کے لیے......اور موحد بھی تم ہو شرک بھی تم کرو موحد بھی تم، بشریت تک توحید کو سمجھیں بھی ہم اور مشرک ہم، جو توحید کو سمجھتے ہیں جنہوں نے علیؑ سے پوچھی ہے وہ ہیں مشرک اور جنہوں نے توحید ملاں سے پوچھی ہے تمام تعریفیں......

دو تین عربی دان میرے سامنے بیٹھے ہیں جا کے تحقیق کر لینا ''تعریف'' علم میزان میں تعریف کیا ہے؟ تین لفظ وضع ہیں۔ تعریف، مدح، حمد پہلی بات یہ ہے تعریف بھی عربی کا لفظ ہے مدح بھی عربی کا لفظ ہے اور حمد بھی عربی کا لفظ ہے اور حمد لفظ ہی وہ ہے کہ جس کے ترجمے کے لیے دنیا کی کسی زبان کے پاس لفظ ہی کوئی نہیں میں چیلنج کرتا ہوں۔ مولویو سن لو جو جانتے ہو وہاں تک گواہی دے دینا آگے سن لو، تعریف عربی، مدح عربی، حمد عربی، یعنی ایک لفظ فارسی والوں کے پاس ہے ''ستائش'' لیکن وہ بھی حمد کا ترجمہ نہیں مدح کا ہے، فارسی میں جو ستائش ہے وہ عربی میں مدح ہے حمد نہیں اور علم میزان میں علم منطق میں تعریف کس کو کہتے

ہیں؟اس کی دو قسمیں ہیں اور دو کی پھر دو قسمیں، میں آپ کو منطق اور علم میزان میں تعریف کس کو کہتے ہیں کی بحث میں الجھانا نہیں چاہتا تھوڑا سا راستہ بنا دیتا ہوں تا کہ میری قوم کے یہ بچے بھی سمجھ جائیں،تعریف کی دو قسمیں ہیں اور پھر ان کی دو قسمیں ''حد اور رسم'' پھر ان کی دو قسمیں ہیں حد کی بھی دو رسم کی بھی دو، حد تام حد ناقص، رسم تام رسم ناقص، یہ ہے تعریف،یعنی کسی چیز کو مشخص کر کے محدود کر دینے کا نام ہے تعریف، سمجھ میں آئی بات یا نہیں،اس چیز کی جس پر میں بیٹھا ہوں اس کی رسم اور حد کیا ہے؟ یہ منبر ہے میں نے اسے محدود کر دیا کہ یہ سپیکر نہیں بس منبر، یہ فرش نہیں یہ چار پائی نہیں یہ میز نہیں یہ کرسی نہیں، یہ ہے تعریف،اَولا محدود اللہ کو محدود کرنے والے جاہلوتم توحید پرست ہو(اللہ اکبر) تمام تعریفیں اللہ کے لیے یعنی تمام حدیں اللہ کے لیے تمام رسمیں اللہ کے لیے یعنی تمام حد بندیاں اللہ کے لیے یہ غضنفر کی تعریف کرر ہے ہو یا اللہ کی؟ اور تمام کا لفظ بھی یہاں غلط ہے تمام کا لفظ بھی وہاں بولا جاتا ہے جہاں گنتی معلوم ہو، میری یہ کیسٹیں نجف بھجوادو، میری یہ سی ڈیز نجف کے حوزہ علمیہ میں بھجوا دو اور جب بھیجنا ہو میرے پاس لانا اسی کی Translation عربی میں کر کے دوں گا

دنیا کا کوئی عالم میرے دعوے کی رد پیش کرے اپنی زبان کاٹ کر نہ پھینک دوں تو میں اپنے باپ کا نہیں، یہ محدود کی صفت ہے۔اللہ کے لیے اگر بولنا بھی ہے اس کا ترجمہ تو بس ڈرتے ڈرتے تمام تعریفیں نہیں بس یہ کہہ دیا کرو ہر حمد اللہ کے لیے(العظمۃ للہ) سمجھ میں آئی بات؟ چونکہ تمام کے لیے گنتی معلوم ہوتی ہے۔اردو میں لفظ ''ہر'' وہاں بولا جاتا ہے جہاں گنتی معلوم نہ ہو اور حمد کا ترجمہ حمد ہی کرو بس۔اور یہ دو لفظ ہیں **الحمد للہ** صدیوں میں جن سے اس کا صحیح ترجمہ نہیں ہوا،عربی کے دو لفظوں کا جن سے ترجمہ نہیں ہوا وہ حرف کے خالق علیؑ کو پہچانیں گے؟ (علیؑ شہنشاہ) میں یہ کوشش کرتا ہوں کہ میری ہر آنے والی مجلس میں کم از کم ایک آدھ زینہ میرے سامعین اور آگے جائیں چونکہ وقت بڑی تیزی سے بھاگ

رہا ہے، آنے والے کے آنے کی دقت کی نبضیں سمٹ رہی ہیں کم از کم کچھ نہ کچھ تو کر لیا جائے۔ میں نے علیؑ کو کہا ہے ناں حرفوں کا خالق، اس میں گھبرانے کی ضرروت نہیں حرف علیؑ نے ہی حلق کیے ہیں اللہ نے علیؑ خلق کیا ہے (اللہ اکبر) نہیں نہیں...... میں آپکو منہ مانگا انعام دیتا ہوں جو مانگو ایک کام کر کے دکھاؤ ایک نعرہ لگاؤ لیکن زبان نہیں ہلانی، بولو بس؟ ہوگئی بولتی بند، یعنی زبان کے بغیر تو ایک لفظ نہیں بولا جا سکتا، جب بولا جائے گا تو زبان کے ذریعے للسان اللہ علیؑ کے سوا ہے کوئی تیرے پاس (نعرہ حیدری) سمجھ میں آئی بات؟ حمد بسم اللہ کی تجلی ہے۔ دعائے عشرات ہے ناں پڑھ لینا بڑی لمبی دعا ہے میں ساری نہیں دہرا رہا تمہیں ایک چھوٹا سا حمد سنانا چاہتا ہوں حمد کے بارے میں یعنی معلمِ توحید ہی ایسے جملے امت کو سکھا سکتے ہیں انسان کے بس کا روگ نہیں، توحید ہمیں کس نے سکھائی؟ ورنہ بابا جی تو ان چودہ کو خدا مان چکے تھے۔ ہاں، یعنی بابا جی نصیری ہوتے ہوتے بچے علیؑ نے تسبیح پڑھ کے آدم کا ہاتھ پکڑ لیا ادھٹھہر ٹھہر میں تسبیح پڑھنے والا ہوں تسبیح کا حقدار کوئی اور ہے وہیں پر لاہور والو اللہ نے آدمؑ سے کہا صفی اللہ خلیفۃ اللہ مسجود ملائک دیکھ تو گڑھے میں گر رہا تھا علیؑ نے تیرا ہاتھ تھام کے ہدایت کی طرف واپس کھینچ لیا اپنی اولاد کو بتا دینا کہ گرتوں کو بچاتا کون ہے (نعرہ حیدری) ''دعائے عشرات'' عشر کہتے ہیں دس کو اس میں بہت سے ایسے جملے ہیں جو دس دس بار پڑھتے ہیں اسی لیے ''عشرات'' دس والی دعا اس میں ایک جملہ ہے

لک الحمد باعث الحمد ولک لحمدمبتدع الحمد ولک الحمد مشتری الحمد ولک الحمد ولی الحمد

اے حمد کو معبوث کرنے والے حمد کا حق وار تو ہی ہے اے حمد کو مبعوث کرنے والے، مبعوث کس کہا جاتا ہے؟! اے حمد کو مبعوث کرنے والے حمد کا حقدار تُو ہی ہے اے حمد کے وارث حمد کا حق دار تو ہی ہے اے حمد کی ابتداء کرنے والے حمد کا حقدار تُو ہی ہے، اے حمد کے خریدار........... (نعرہ حیدری) میں کہہ کر لاہور والو گزر گیا چلا گیا آگے نکل گیا بہت سے

پیچھے رہ گئے ہو، قرآن کھولو، ڈھونڈو، اللہ نے کب کہاں کس سے کیا خریدا؟ نہیں نہیں......
میں شکرگزار ہوں ٹھیک ہے نعرے لگائے داددی لیکن میں بڑا شکی مزاج بندہ ہوں یقین دلاؤ
مجھے، کس سے خریدا؟ علیؑ سے، کیا خریدا؟ جان خریدی اور معصوم کہہ رہے ہیں یا مشتری
الحمد اے الحمد کے خریدار تو ماننا پڑے گا علیؑ کی جان الحمد ہے (العظمۃ للہ) علیؑ کی جان کیا
ہے؟ الحمد۔ علیؑ کی جان الحمد یا مشتری الحمد اے الحمد کے خریدار..... علیؑ کی جان الحمد
اور تیرا نبی کہہ رہا ہے الحمد کے بغیر نماز نہیں ہوتی (علیؑ حق) یہ حدیث تو طرفین کی کتابوں میں
ہے کہ الحمد کے بغیر نماز نہیں ہوتی لک الحمد مشتری الحمد اے الحمد کے
خریدار...... جیتے رہو جب تک تمہاری طبعیت ہے اور زیدی صاحب یہ گھنجلک کیا ہے؟
جھلک یہ جھلک کیا نظر آرہی ہے کبھی نقطہ ہے علیؑ کبھی اسم ہے علیؑ کبھی خط ہے علیؑ کبھی الحمد
ہے علیؑ یہ بالکل وہی نزول کی تجلیاں ہیں جو آپ کو میں نے بتائیں، عرش پر جو ہے وہ بھی
قرآن چشمِ جبرائیل پر جو ہے وہ بھی قرآن، جو زبان پر ہے وہ بھی قرآن جو سینے میں ہے وہ
بھی قرآن، یعنی قرآن اور علیؑ اکٹھے ہوتے ہیں القرآن مع علی و علی مع
القرآن قرآن علیؑ کے ساتھ علیؑ قرآن کے ساتھ اللہ تمہارا بھلا کرے بُری طرح پھنس گئے
ہو قرآن علیؑ کے ساتھ علیؑ قرآن کے ساتھ آج کے بعد نماز میں قرآن نہ پڑھنا (نعرہ
حیدری) جہاں قرآن وہاں علیؑ جہاں علیؑ وہاں قرآن اور اس حدیث کا بھی اب پتہ چل رہا
ہے رسولؐ کی حدیث ہے تہتر فرقوں کی کتابوں میں موجود ہے رسولؐ فرماتے ہیں کہ میری
امت میں کچھ ایسے لوگ بھی ہونگے جو اپنی طرف سے قرآن حفظ کریں گے لیکن قرآن
انکے حلق میں پھنس جائے گا نیچے نہیں اترے گا آج پتہ چلا جہاں قرآن جائے گا علیؑ جائے گا
اور جہاں علیؑ نہیں جائے گا وہاں قرآن نہیں جائے گا اب چونکہ پہلے قرآن دل میں جھانک
کر دیکھے گا علیؑ ہے تو اتر جاتا ہے ورنہ حلق میں پھنس جاتا ہے (نعرہ حیدری) درود پڑھ لو
با آواز بلند (صلوۃ) کچھ لطف آیا یا وقت ضائع ہوا، خوش رہو آباد رہو مولاؑ تمہارے ذوق

مودت، حُسنِ عقیدت کو قائم ودائم رکھیں ہر مجلس میں پوچھتا ہوں اختتامی لمحات پر صرف اس احساس کو بیدار کرنے کیلئے کہ لاکھ دریا علم کے بہا دیئے جائیں جب تک چار آنسو نہ بہیں آنکھوں میں نمی نہ اُترے شام سے آنے والی راضی نہیں ہوتی (العظمۃ للہ) یقیناً ہمارے لبوں پر تو دعا ہوتی ہے کہ ہمارا وارث آئے ہمارا بارھواں مولاؑ ظہور کرے خدا کی قسم ہمارے مقابلے میں کروڑ گنا زیادہ تڑپ ہے اسکے کلیجے میں (کیسٹ ختم معذرت)

الا لعنتہ اللہ علی القوم الظالمین

خطاب نمبر 3

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توجہ ہے بات شروع کی جائے، دومجالس میں جو میں نے اپنے ناقص مبالغہ علم کے تحت بتایا وہ آپ نے سماعت کیا بسم اللہ کہنے میں نہایت آسان سمجھنے میں بہت مشکل اور سمجھانے میں اس سے بھی زیادہ مشکل، زبان زدخلائق ہونے کے باوجود سوچوں کی رسائی سے بھی بہت آگے قرآنِ ناطق نے فرمایا ہے کہ **ان بسم الله الرحمن الرحيم اقرب الى اسم الاعظم من سواد العين الى بياضحا** خیبر شکن فرماتے ہیں آنکھ کی سیاہی آنکھ کی سفیدی سے اتنی قریب نہیں ہے جتنی بسم اللہ اسم اعظم سے قریب ہے (اللہ اکبر) حالانکہ آنکھ کی سفیدی اور سیاہی میں تو فاصلہ ہی نہیں ہے بلا فصل ہیں بلکہ ایک دوسرے میں ضم ہیں لیکن مولاؑ فرماتے ہیں یہ ایک دوسرے کے اتنے قریب نہیں جس قدر بسم اللہ اسم اعظم سے قریب ہے۔ حقیقت بسم اللہ کو پوری کائنات کا ظرف نہیں برداشت کرسکتا، یہ طے ہے یعنی اگر بسم اللہ اپنی حقیقت کے ساتھ جلوہ افروز ہو جاتی تو دنیا کب کی مٹ چکی ہوتی، ہوگی ظاہر جب کوئی پردے والا پردے سے باہر آئے گا اس وقت تک دنیا میں جو ہے وہ بسم اللہ کا اثر ہے۔ سفر کو مولا نا میں آگے بڑھانے کی کوشش کررہا ہوں، کائنات میں جو کچھ ہے وہ بسم اللہ کی تاثیر ہے حقیقت ابھی سامنے نہیں آئی، پوری کائنات کو اگر ایک مشترک ظرف بھی دیا جائے تو وہ حقیقت بسم اللہ کی ایک جھلک کو برداشت نہیں کرے گا، اور لفظوں کا اثر...... حالانکہ آپ صبح جاگنے سے لیکر رات سونے تک دن میں سینکڑوں بار دیکھتے ہیں لیکن منبر سے کہے ہوئے لفظ آپ مانتے نہیں میں مثال سے سمجھاتا ہوں کسی سے کہہ دیا جائے ''جیتے رہو'' خوش ہو جاتا ہے حالانکہ آپ نے اس میں زندگی بھری تو نہیں، ٹھیک ہے ناں، بھئی ایک لفظ بولا یہ جو چہرے پر خوشی آئی ہے یہ جو رخسار پر لالی ہے وہ اس لفظ کی تاثیر

ہے اسی طرح آپ نے کسی کو گالی دی مرنے مارنے پر اتر گیا حالانکہ آپ نے اسے ہتھوڑا نہیں مارا فائر نہیں کیا وہ لفظ کا اثر ہے جو غضب بن کر چہرے پر اتر گیا اور بات ظرفوں کی بھی ہوتی ہے کوئی اوئے برداشت نہیں کرتا کوئی گالی پر ہنستا ہے یہ سلسلہ قوس نزولی اور سعودی میں ہے حالانکہ لفظوں میں تاثیر برابر کی ہے ظرفوں سے اظہار بدل جاتا ہے، بسم اللہ جو ہے جہاں ہے جیسے ہے ایک ہے اگر اس زبان سے نکلے جہاں یقین کوٹ کے بھرا ہوا ہے مشرق مغرب ہو جائے شمال جنوب ہو جائے مرد عورت ہو جائے سمجھ میں آرہی ہے بات یا نہیں؟ طینت جبلت ہو جائے جبلت طبیعت بن جائے طبیعیت مادہ ہو جائے مادہ مثال ہو جائے مثال جوہر، جوہر ماضی حال مستقبل، عدم وجود، وجود معدوم ہو جائے جب لفظ میں یہ اثر ہے (اللہ اکبر) بتا چکا ہوں آپ کو کہ انیس حروف ہیں بسم اللہ کے، اگر مکررات کے لیے علم الاحروف کا قاعدہ ہے جنہوں نے علم الاحروف پڑھا ہے وہ علمائے حروف سے پوچھنا مکرارات کے حذف کا قانون ہے یعنی جو حروف دہرائے گئے انہیں گرادو، الگ کردو، تو باقی حرف گیارہ بچتے ہیں اس میں بھی پھر ایک راز ہے بالکل وہی راز جو لا الہ الا اللہ میں ہے لا الہ الا اللہ کے حروف حقیقت میں بارہ ہیں لکھنے میں گیارہ ہیں بارھواں غائب ہے (نعرہ حیدری) لا الہ الا اللہ بولنے میں بارہ لکھنے میں گیارہ حروف، اللہ میں دو "ل" ہیں تہتر فرقوں کے نزدیک اس کے عدد چھیاسٹھ ہیں اگر ایک "ل" ہوتا تو چھتیس حرف ہوتے۔ یعنی ایک ل، ل میں چھپا ہوا ہے اسی طرح جب بسم اللہ کے بھی مکررات گرائے جاتے ہیں تو ظاہر میں گیارہ حرف ہیں ایک چھپا ہے، میں نقوی صاحب آج تجزیہ ایک ایک حقیقت کا کرنا چاہتا ہوں۔ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" بسم الگ پیکر میں ہے اللہ الگ پیکر میں ہے الرحمٰن الگ صورت میں ہے الرحیم کی علیحدہ تصویر ہے، بسم کیا ہے؟ ب علیحدہ اسم الگ، میں نے پہلی مجلس میں ہی کہا تھا ناں کہ اگر صحیح معنوں میں تشریح کروں تو دس پندرہ عشرے چاہئیں حقیقت بسم اللہ پر، بہت کچھ رب کعبہ کی قسم مجھے چھوڑنا پڑ رہا ہے صرف ضروری چیزیں

تا کہ حقائق کا پتہ بھی چلتا رہے اور اسی عشرے میں مَیں بات بھی مکمل کرسکوں، قرآن میں تین جگہ بسم بغیر ''ا'' کے ہے باقی ہر جگہ لکھنے میں ''ا'' آتا ہے پڑھنے میں نہیں آتا۔ سبح اسم ربک پڑھا نہیں جا رہا لکھا ہوا ہے تبارک اسم ربک پڑھنے میں نہیں آیا لکھا ہوا ہے لیکن بسم اللہ میں نہ لکھنے میں ہے نہ پڑھنے میں، ب الگ اسم الگ اللہ الگ الرحمٰن الگ الرحیم الگ، سمجھ میں نہ آئے پوچھ لینا اب میں نے آگے اور آگے اور آگے اور آگے چلے جانا ہے، پہلے ''ب'' ایک جملہ ہی بول سکوں گا اس سے زیادہ وقت اجازت ہی نہیں دیتا مجھے الباحجاب الرب لورتفعت الباء والشاهد الناس رب

منبر سے کہہ رہا ہوں کان پر منہ رکھ کے سرگوشی نہیں کر رہا میں ''ب'' اللہ کا پردہ ہے (العظمۃ للہ) ''ب'' رب کا حجاب ہے، اللہ کا پردہ ہے۔ اگر آج بھی ''ب'' الگ ہو جائے رب سامنے آجائے (داد و تحسین، علیؑ حق)

اگر ''ب'' علیحدہ ہو جائے لوگ رب کو سامنے دیکھیں یہ ''ب'' ہے جس نے اسے چھپا رکھا ہے (اللہ اکبر) جیتے رہو یہ بات اگر میرے سامعین نے سمجھ بھی لی، سنبھال بھی لی، علیحدہ علیحدہ ایک ایک جملہ تجزیے پر پیش کر رہا ہوں، یہ ہے ''ب'' آگے کیا ہے؟ اسم، اور ''اسم'' ہم نے تو ترجمہ کر دیا ''نام'' یہی حقیقت الاحقائق ہے یہی اسم الااسماء ہے یہی منبۂ منابہ ہے یہی مصدر المصادر ہے یہی علۃ العلل ہے اسم الاسماء اسما کا بھی اسم، تم فیصلہ کرو ہے کیا؟ ''بسم اللہ'' اللہ کے اسم کے ساتھ، تو اس سے اللہ مراد تو نہیں ہوتا اللہ کا تو اسم لیا گیا اللہ تو مراد ہو ہی نہیں سکتا ''بسم اللہ'' اللہ کے اسم کے ساتھ تو اللہ کا پھر ایک اسم تو ہے ہی نہیں (العظمۃ للہ) ظہیر بھائی مولویوں نے کہا ننانوے اسمائے حسنہ ہیں اور صرف دعائے جوشن کبیر میں ایک ہزار ایک اسم ہے (اللہ اکبر) جی جی اب جتنے بھی بناؤ تو پھر یا تو ''باسما اللہ'' کہ اللہ کے اسماء کے ساتھ یہ تو نہیں اور آیت بنائی ہوئی ہماری بھی نہیں قرآن کے مالک نے ہی ایسے اُتارا، بسم اللہ آیت ہے۔ ایک سو پندرہ دفعہ نازل ہوئی ہے سُورے ایک سو چودہ اس کا نزول ایک

سو پندرہ دفعہ اور اسی نے ہر بار یہی کہا **بسم اللہ** اللہ کے اسم کے ساتھ تو یہی وہ اسم ہے جس سے ہر اسم نکلا، بالکل ایسے ہی جیسے ''ا'' سے ہر حرف نکلا کہلاتا ''ا'' بھی حرف ہے کہلاتے باقی بھی حرف ہیں لیکن باقی حرف نکلے ''ا'' سے اسی طرح کہلاتے وہ بھی اسم ہیں لیکن اس اسم سے چاہے وہ اسمائے مکتوبی ہیں یا اسمائے وجودی ہیں چاہے اسمائے تدوینی ہیں چاہے اسمائے تکوینی ہیں یہی اسم، دنیا اسم اعظم پر رکی ہوئی ہے اگر طبیعت ہے تو بتاؤں، جہاں تک بولنے کی اجازت ہوگی وہاں تک بتاؤں گا پھر آگے ضد نہیں کرنی، ہادی سے توفیق مانگو جو میرا ہادی ہے تمہارا بھی وہی ہے، ایک اسم اعظم ہوتا ہے ایک اسم اعظم الاعظم ہوتا ہے ایک اسم اعظم الاعظم الاعظم ہوتا ہے، دعاؤں میں کبھی نہیں پڑھا؟ **اللھم انی اسلک با سمک الاعظم الاعظم الاعظم** پالنے والے سوالی ہوں تیرے اس اسم کا جو اعظم کے اعظم کا بھی اعظم ہے (العظمۃ للہ) سر اٹھانا، دعائے شب عرفہ میں نے نہیں بنائی مجھ سے قرآن اٹھوالو میں نے نہیں بنائی، ہزاروں سال سے شب عرفہ آرہی ہے اور صدیوں سے دعائے شب عرفہ پڑھی جارہی ہے۔ اس میں ایک فقرہ ہے حلالیوں کی طرح سننا ہر صفحہ رخسار میری نگاہوں کی زد میں ہے۔ جملے کے بعد پھر میں نے چہروں کی تحریر کو پڑھنا ہے اس میں ایک فقرہ آتا ہے یہ نہ ہو کل میری زبان کاٹ دینا ورنہ جھولی پھیلاؤ مولاؑ سے بھیک مانگو صلاحیت کی اور سمجھ کی **واسلک باسمک الذی کتب علی ورق الزیتون فخضعت النیران لتلک الورقة** پالنے والے سوال ہے تیرے اس اسم سے جو زیتون کے ورقے پر لکھا گیا دوزخ بھی اس ورق کے سامنے جھک گیا (العظمۃ للہ) سمجھ میں آرہی ہے بات، میرا دل ہے آج کچھ کہنے کو اگر قوت خرید ہے تو **اسلک باسمک الذی کتب علی ورق الزیتون** اس اسم کا واسطہ دیا جارہا ہے جو زیتون کے ورق پر لکھا گیا۔

فخضعت النیران لتلک الورقة جتنے جہنم ہیں **فخضعت النار** نہیں **نیران** جمع ہے ساری دوزخیں سارے جہنم، اس پتے اس ورقے کے سامنے جھک گئے، زمین پر

اگنے والے زیتون کے پتے کے سامنے جھک گئے؟ آج کیا کروں میں بھی بشر ہوں کبھی کبھی میرا سینہ بھی تنگ ہوتا ہے اسرار تو کبھی سلمان کو بھی بے چین کر دیتے ہیں آؤ میرا ساتھ دو ایک راز اُگلوں تا کہ میرے سینے سے بھی کچھ دباؤ تو ہلکا ہو یعنی یہ زیتون جس کا تیل پنساریوں کی دکان پر بکتا ہے اسی زیتون کے پتے پر لکھا گیا اور دوزخ کانپنے لگے آؤ سر اٹھاؤ مت پوچھو قرآن ملاں سے مولاؑ سے پوچھیں گے، اللہ جانے کتنے سالوں کا سفر کیا ہوگا میں نے کتنی ہزار کتابوں کے ورق الٹیں ہونگے میں نے کتنی بار رو رو کر خیبر شکن کو پکارا ہوگا میں نے اور پھر اس راز تک رسائی لی ہوگی میں نے، سر اٹھانا ارشاد ہو رہا ہے والتین والزیتون پہلے زیتون ڈھونڈیں گے پھر اس کا پتہ تلاش کریں گے (العظمۃ للہ) والتین والذیتون وطور سینین وھذاالبلد الامین (آیت نمبر 3-1)

تین کی قسم زیتون کی قسم چمکتے ہوئے طُور کی قسم امان دینے والے شہر کی قسم، مولوی نے لکھ دیا ترجمہ انجیر کی قسم، کیا کیا نہیں کھیلا زمانہ قرآن سے، جھاڑ پونچھ زیتون کی قسمیں کھانے والا اللہ پیپل پوجنے والوں سے کیا پوچھنے کا حق رکھتا ہے کہ کیوں پُوجا (داد و تحسین، نعرے) جو خود درختوں کی قسمیں کھائے پھر اس درخت کی پرستش سے روکے، لیکن یہ نتیجہ مولوی سے قرآن پوچھنے کا ہے، سر اٹھاؤ، بے شک کہو گے تو کل انبار لگا دوں گا ڈنکے کی چوٹ پر کہہ رہا ہوں جب قرآن کے حقیقی وارث سے پوچھا گیا مولاؑ ہم تو یہ درخت سمجھتے ہیں تین انجیر کو سمجھتے ہیں زیتون بھی ایک درخت ہے جس سے دوا بنتی ہے جس سے تیل باہر آتا ہے، یہ اللہ کیا کہہ رہا ہے طُور پہاڑ ہے بلد الامین شہر مکہ سمجھ رہے ہیں، مولاؑ نے فرمایا نہیں نہیں یہ بات نہیں والتین الحسن والزیتون الحسین وطور سنین امیر المومنین والبلد الامین رسول اللہ، تین حسنؑ زیتون حسینؑ زیتون کربلا والا طُور سنین شوہرِ بتولؑ امان دینے والا شہر تیرا رسولؐ، سمجھ میں آ رہی ہے بات یا نہیں؟ اب اگر حلال زادے سمجھ گئے ہیں تو سارے میری تسلی کے لیے بول کے بتاؤ گے کون ہے زیتون؟ حسینؑ۔ زیتون ہے

حسینؑ ،اب سمجھ فقرہ **اسلک باسمک الذی کتب علی ورق الزیتون** پالنے والے تجھے اس اسم کا واسطہ جو زیتون کے ورق پر لکھا گیا، اب تلاش کرو، حسینؑ وہ شجرۂ حقیقت ہے اس کا کوئی پتہ ہے (العظمۃ للہ) خدائے برتر کی قسم اہل لاہور جب پہلی بار مجھے ادراک ہوا تھا ناں اس حقیقت کا تم کیا جھوم رہے ہو جو میں جھوما تھا۔ جو مجھے نشہ آیا تھا

(علامہ صاحب مولاؑ کو کوئی نہیں سمجھا) میں پھر وہی بات کروں گا یہ تو ابھی وہ مولاؑ ہے جسے غضنفر جانتا ہے اور ایک حد ایسی آتی ہے جہاں غضنفر بھی جاہل ہو جاتا ہے پھر جو غضنفر سے بڑا عالم ہوگا وہ سمجھتا ہوگا علیؑ کیا ہے حسینؑ کیا ہے پھر آگے اس کے بھی نہ جاننے کی حد آجاتی ہوگی پھر بہلول جانتا ہوگا یہ کیا ہیں پھر اس کے بھی نہ جاننے کی حد آجاتی ہوگی وہاں عمار جانتا ہوگا یہ کیا ہیں پھر اسکے بھی نہ جاننے کی حد آجاتی ہوگی پھر مقداد جانتا ہوگا یہ کیا ہیں پھر اس کے بھی نہ جاننے کی حد آجاتی ہوگی پھر سلمان جانتا ہوگا یہ کیا ہیں اور رب کعبہ کی قسم یہی زیتون دو سال کا تھا سلمان کے سامنے حسینؑ اپنے فضائل بیان کر رہا تھا اور ایک وقت آیا علیؑ اپنی جگہ سے تڑپ کر اٹھے بلاتشبیہ حسینؑ کے منہ پر علیؑ نے ہاتھ رکھ کر کہا خاموش ہو جا حسینؑ جیسے تیرا نانا خاموش ہُوا سلمان جیسے لوگ ہمارے فضائل برداشت نہیں کر سکتے (داد و تحسین، نعرے) وہ شجر حسینؑ ہے اور اس کا کوئی پتہ ہے میں نے تو ڈھونڈ رکھا ہے اب تمہارا مجھے پتہ نہیں یہاں تک تو ساتھ دیا ہے تم نے آگے کا پتہ نہیں، زیدی صاحب پہلے تفسیر بتاؤں یا آیت پڑھوں؟ پہلے آیت، سر اٹھاؤ سورہ بقرہ میں ہے آیت، پالنے والے توفیق دے مجھے حق پہنچے ان تک صلاحیت عطا کر ان کے ظرف کو حق کا تھوڑا برداشت کر سکیں۔

کمثل جنة بربوة اصابها وابل فاتت اكلها ضعفين فان لم يصبها وابل فطل (سورہ بقرہ **265**)

اللہ کہتا ہے مثال بیان کی جا رہی ہے ایک جنت کی **کمثل جنة** یہ مثل ہے ایک جنت کی، پالنے والے کہاں ہے؟ ایک ٹیلے پر ہے اور مولانا صاحبان اگر کوئی جاہل اعتراز

کرے تو میں تائید میں آپ کو دوسری بات یاد دلا دیتا ہوں اس سے اس کا منہ بند کر دینا سورہ مومنون میں اللہ کہہ رہا ہے **وجعلنا ابن مریم و امہ ایۃ واوینھما الی ربوۃ ذات قرار و معین** (50) وہاں ہر ایک نے ترجمہ ٹیلہ کیا ہے اگر ربوۃ کا اُدھر ترجمہ ٹیلہ ہے تو یہاں کیوں نہیں **کمثل جنۃ بربوۃ** جنت ہے ٹیلے پر۔ کیسے بنی؟ **اصابھا وابل** اس پرزور سے بارش برسی جس نے اسے جنت بنا دیا۔ اللہ کہتا ہے اس ٹیلے پر زور کی بارش نہ بھی برستی اس کیلئے پھوار ہی کافی تھی، سنبھلنا ابھی میں نے اور آگے جانا ہے کچھ، اس لیے اپنے آپ کو سنبھالنا بھی ہے کہیں میں تمہارے جذبات کے ہاتھوں مجبور ہو کر اپنا مضمون سمیٹ نہ لوں، جنت ہے ٹیلے پر زور کی بارش ہوئی **فان لم یصبھا وابل فطل** اللہ کہتا ہے اگر زوردار بارش نہ بھی ہوتی پھوار ہی کافی تھی اور اب تفسیر سن لو جب میں نے کتب اہل بیت کی ورق گردانی کی تو جواب ملا یہ جنت کربلا ہے کیونکہ ٹیلے پر اور کہیں کوئی جنت نہ بنا سکا یہ جنت کربلا ہے جو ٹیلے پر بنی، بنائی حسینؑ نے۔ بنی کیوں؟ شہیدوں کے خون کی بارش سے، اللہ کہتا ہے اگر یہ بارش نہ بھی ہوتی تو اصغرؑ کے خون کی پھوار ہی کافی تھی (العظمۃ للہ) یعنی اللہ کہہ رہا ہے اگر باقی اکہتر شہید نہ بھی ہوتے اصغرؑ اس ٹیلے پر جنت بنانے کیلئے کافی تھا۔ شجر زیتون ہیں حسینؑ اور اس کا پتہ ہے علی اصغرؑ (داد و تحسین) یہ ہے وہ ورقِ شجرِ حقیقت اور یہاں لکھنے سے مراد یہ نہیں کہ واقعی قلم سے کچھ لکھا گیا یعنی اس اسم کی حقیقت اصغرؑ کی ذات میں اُتری اور اصغر چھ مہینے کا ہونے کے باوجود کیا ہو گیا کہ **فخضعت النیران** دوزخ اسے جھکے جی جی اسی لیے تو پانچواں باب الحوائج کہلاتا ہے (علیؑ شہنشاہ، حسینؑ بادشاہ) سنبھالیے اپنے ظرفوں کو، حقیقت بسم اللہ جو بتانی ہے تاکہ آئندہ جب کبھی بسم اللہ پڑھو، یہ کوئی بات ہے بھلا جی ہم عمل کر کر کے تھک گئے تاثیر نہیں دیکھی پتہ بھی تو ہو کہ کر کیا رہے ہو چونکہ سرکار صادقؑ سے ایک بندے نے پوچھا تاں کہ مولاؑ اللہ کہتا ہے **ادعونی استجب لکم** دعا مانگو قبول کرونگا، دعا مانگ مانگ کر دانت گھس گئے مولاؑ قبول ہی نہیں ہوتی، وجہ کیا ہے

؟سرکار نے مسکرا کر فرمایا ان تنظرون من لا تعرفونہ تم اُس سے دُعا مانگ رہے ہو جسے جانتے نہیں (اللہ اکبر) جی جی کوئی سرخاب کا پَر نہیں تھا ان لوگوں میں فلاں نے اسم اعظم پڑھا، ملک سبا سے تخت بلقیس آ گیا، بس پہچانا، کم از کم اپنی حد تک تو ہم بھی پہچاننے کی کوشش کریں، میں ناراض نہیں ہوں تم سے اگر طبیعتیں بوجھل ہو گئیں ہوں تو باقی کل، چونکہ میں نے کہا تھا ناں کہ ایک ایک جملے کا تجزیہ کرنا ہے ابھی تو میں ب اور اسم پر ہی پہنچا ہوں، اللہ کے اسم کے ساتھ اور مولانا یہ اسم الا اسما ہے، اسماء کا بھی اسم، اللہ کا ہر اسم اسی اسم سے نکلا چاہے وہ اسم وجودی ہے چاہے وہ اسم لفظی ہو چاہے تکوینی ہو خواہ تدوینی ہو، یہ سمجھ گئے؟ اسم بھی کچھ نہ کچھ سمجھ گئے یا جتنا کم از کم میں نے بتایا وہ تو سمجھ ہی گئے۔ اسم کس کا؟ اللہ کا۔ جیتے رہو، ابھی تو میں تمہید میں ہوں آج میرا منبر چھوڑنے کو دل ہی نہیں، ب اللہ کا پردہ ہے ب اللہ کا حجاب ہے اور اسم یہ وہ اسم ہے جو مصدر الا مصادر منبعِ مصادر اصل واصول ہر علت کی علت ہر سبب کا سبب جب قرآن پڑھو گے ذوالقرنین کا قصہ سامنے آئے گا۔

آخری مشرق کے کنارے اور مغرب کے کنارے کیوں پہنچا، اللہ کہتا ہے سبب کے پیچھے چلا گیا، سبب کا سبب اور چونکہ مجھے بھی تھوڑی بہت اس اسم کی معرفت کی بھیک ملی ہے یہ سارا اسی کا نتیجہ ہے۔ اور میں چاہتا ہوں تم سب بھی اس خیرات میں شامل ہو جاؤ، حالانکہ لوگ بڑے کنجوس ہوتے ہیں میں اس معاملے میں کنجوس نہیں ہوں آپ خود جھولی لپیٹ لیں تو آپ کی مرضی ورنہ میں کوشش کروں گا کہ ہر جھولی میں کچھ نہ کچھ ڈال کر ہی جاؤں۔ ب اُس کا پردہ اسم حقیقتوں کی حقیقت اور اسی اسم کی حقیقت علیؑ اصغرؑ میں آئی جس نے اسے پانچواں باب الحوائج بنایا، درجے کے لحاظ سے پانچواں نہیں یعنی یوں سمجھو جیسے پانچویں عدالت، پہلے چھوٹی عدالت میں جاتا ہے بندہ کیس ہار گیا پھر بڑی میں...... (نعرہ حیدری) یہ آخری عدالت ہے یہ آخری مصدر حاجات ہے جہاں سارے عطا گر منہ موڑ لیں وہاں علی اصغرؑ کہتا ہے ادھر آؤ، جی جی یہ وہ ہے جس کے سامنے دوزخ نے گھٹنے ٹیک رکھیں ہیں کہ تیرا

سوالی اور میں جلاسکوں (اللہ اکبر) اور وہاں لاہور والو وہاں مشیت کے دروازے پر کھڑا ہو کر حسینؑ اعلان کرتا ہے او دنیا والو جب میرا پتہ یہ ہے میں کیا ہوں (العظمۃ للہ) ب، اسم، آگے اللہ جس کا اسم ۔اللہ کیا ہے؟ اللہ کیا ہے؟ اگر تھک نہیں گئے ہو تو دو منٹ سے پہلے سارے جان جاؤ گے کہ اللہ کیا ہے جی جی وعدہ، منبر سے وعدہ سبھی جان جاؤ گے کہ اللہ کیا ہے صرف نہیں جانا جاسکتا تو وہ ھُوَ ہے جو نہیں جانا جاسکتا **قل هو الله احد** پہلے ھُوَ ہے پھر اللہ ہے، میں کون ہوں بتانے والا جو معلم درس توحید ہیں انہوں نے بتایا، چلیے یہاں حوالہ بتا ہی دوں تا کہ مقصر پر بھی حجت ہو جائے کتاب کا نام ہے التوحید لکھنے والے شیخ صدوق کسی مقصر مولوی سے کہو کہ لکھ کر دو غالی تھا شیخ صدوق ،لکھو عالم نہیں تھا، شیخ صدوق نام سے ظاہر ہے صدوق سچ بولنے والا، حوالہ لکھ لیا، کتاب بھی توحید پر ہے سرکار صادقؑ سے سوال ہوا اللہ کیا ہے میں نے پہلے آپ کو بتایا ناں کہ بولنے میں دو ''ل'' ہیں اللہ میں لکھنے میں ایک تو مولاؑ نے بھی جو ظاہر ''ل'' تھا اسکی تفسیر بتائی باطنی کی چھپائی، فرمایا ''ا، ل، ہ''

تو جو! کل بے شک مقصر مولویوں سے پوچھ کر آنا، التوحید میں حدیث نہ ہو، گردن کٹواؤں، ترجمہ غلط کروں گولی کھاؤں ورنہ کچھ غیرت کی گولی وہ بھی کھائیں، لکھنے والے شیخ صدوق بتانے والے امامؑ، فرماتے ہیں

الالف الاء الله على خلقه من النعيم بولايتنا والام اللزام الله خلقهٗ بولايتنا والها هوان لمن هلک محمد و آل محمد

فرماتے ہیں ''ا'' سے یہ مراد ہے الاء کا فقرہ استعمال کیا ہے مولاؑ نے **الاء الله على خلقه من النعيم بولايتنا** فرماتے ہیں ''ا'' اس لیے ہے اللہ میں کہ اللہ نے اپنی مخلوق کو ہماری ولایت کی نعمت دی ہے (العظمۃ للہ) **الاء الله على خلقه من النعيم** نعمت بھی نہیں کہا نعیم فرمایا **الاء الله على خلقه** تو یہ نعمتیں اپنی مخلوق کو دی ہیں اللہ نے اس لیے ''ا'' **والام اللزام الله خلقه بولا يتنا** فرمایا ''ل'' اس لیے ہے اللہ میں کہ اس نے مخلوق پر

ہماری ولایت کو لازمی قرار دیا ہے (علیؑ شہنشاہ، حسینؑ بادشاہ) ''کیوں'' کہنے والے ''واجب'' کہنے والے دونوں غلط، اپنی طرف سے جو واجب کہہ رہے ہیں انہوں نے بڑا تیر مارا، واجب کبھی ساقط بھی ہو جاتا ہے جی جی نماز واجب ہے بے ہوش ہو گئے ہو ساقط ہے صنف نازک پر شرعی مجبوری ہے ساقط ہے، روزہ واجب ہے بیمار ہو گئے ہو ساقط ہے سفر کر رہے ہو تو ساقط ہے، علیؑ کی ولایت واجب نہیں لازم ہے (علیؑ حق) اور دیکھیں سورۂ فتح میں آیت ہے **والزمهم كلمة التقوى** میں نے متقین پر تقوے والا کلمہ لازم کر دیا، یا آج کے بعد علیؑ کو امام المتقین کہنا چھوڑ دو ورنہ یہ واجب نہیں بھائی لازم (نعرہ حیدری) دیکھو دیکھو اسے کہتے ہیں Compulsory امتحان دیئے ہیں ناں سکولوں میں Question Paper سامنے آیا پہلے پانچ سوالوں کے جواب لازمی ہیں جی جی اگر یہ نہیں کر سکے باقی چاہے سو سوال حل کر دو، فیل، جی جی **الزام الله خلقه بولايتنا** چونکہ اس نے اپنی مخلوق پر ہماری ولایت لازم کی اس لیے اللہ میں ''ل'' ہے ہماری ولایت کی نعمت دی اس لیے ہے **هوان لمن هلك محمد و آل محمدؐ**، ہ کیوں ہے؟ چونکہ اللہ محمدؐ و آل محمدؐ کے دشمن کو ذلیل کرتا ہے اس لیے اللہ میں ''ہ'' ہے (العظمۃ للہ) نقوی صاحب کی بات شاید سب تک نہ پہنچی ہو وہ کہہ رہے ہیں تو لا تبرا دونوں آگئے اور واقعی ایسا ہی ہے اس نے اپنا کلمہ ہی تو لا تبرا سے کیا **لا الـه الا الـلـه** نہیں کوئی اللہ مگر اللہ، نہیں کوئی اللہ مگر اللہ جھوٹے خداؤں سے تبرا پہلے سچے سے تولا بعد میں۔ تو اللہ کے معنی کتنے ہوئے؟ تین۔ اللہ وہ ہوتا ہے جو چودہ کی ولایت کی نعمت دے، اللہ وہ ہوتا ہے جو انکی ولایت کو لازم کرے، اللہ وہ ہوتا ہے جو انکے دشمن کو ذلیل کرے، نہیں! کل کوئی نہیں آتا نہ آئے جس کا نمک کھاتا ہوں اسکی نظروں میں تو سرخرو ہو جاؤں گا جو علیؑ کی ولایت کو لازم نہ کرے جو انکے دشمن کو ذلیل نہ کرے وہ اللہ نہیں ہوتا مومن کیسے ہوگا (نعرے، داد و تحسین) جو یہ نہ کرے وہ اللہ نہیں تو پھر میں اس بندے کو مومن کیسے مان لوں جو یہ نہ کرے (اللہ اکبر) ''ب'' اللہ کا پردہ میں خدا کی

قسم اگر شرح کے پیچھے چلا جاؤں ناں تو پھر پتہ نہیں کیا ہو جائے۔ کتنا وقت چاہیے دن ہفتوں میں ہفتے مہینوں میں اور مہینے سالوں میں بدل جائیں گے مگر بسم اللہ کا سفر نہیں رکے گا۔ خدا کی قسم، ب اللہ کا حجاب ہے جہاں جہاں بھی ''ب'' نظر آئے وہاں حجاب الٰہی مراد ہوگا چاہے وہ بسم اللہ کی ''ب'' ہو یا بتولؑ کی ب ہو (العظمۃ للہ) ''ب'' اس کا پردہ ''اسم'' جس سے سارے وجودی تکوینی تدوینی اسماء نکلے حقیقتیں نکلیں علتیں سبب وہ اسم اور ابھی تو سات دن پڑے ہیں ابھی تو بہت باتیں ہونی ہیں انشاء اللہ بس دو یہ لفظ رہ گئے ہیں اور یہی تو علیؑ کی جوتیوں کا فیض ہے کہ اس نے اپنے وکالت کرنے والوں کو یہ ہنر دیا ہے کہ وہ سمندر کو کوزہ اور کوزے کو سمندر کر سکیں۔ جی، یعنی گھنٹہ گزر گیا دو پر ''ب'' پر اور ''اسم'' پر اور اب دو منٹ میں دونوں دوں، الرحمٰن اور الرحیم یوں دو منٹوں میں بیان کر دوں، سنبھالو، ب، اسم، اللہ، الرحمٰن الرحیم۔ الحمد سے والناس تک قرآن پڑھنا اللہ کا لفظ تقریباً دو چار اوپر نیچے معاف کر دینا تقریباً ڈھائی ہزار دفعہ قرآن میں آیا ہے لیکن رحمٰن اور رحیم کے بارے میں بڑی عجیب بات، رحمٰن کا لفظ قرآن میں آیا ہے 57 دفعہ اور رحیم کا لفظ آیا ہے 95 بار (العظمۃ للہ) نہیں! جو حیران ہو کر دیکھ رہے ہو آؤ علم الاعداد کی روشنی میں سمجھاؤں 57 پانچ اور سات 12، 95 نو اور پانچ 14 یعنی نتیجہ کیا نکلا رحمٰن کا مظہر بارہ، رحیم کا مظہر چودہ، رحمٰن اسے کہتے ہیں جو کافر پر بھی کرم کرے رحیم اسے کہتے ہیں جو مومن پر کرم کرے، مومن پر کرم کرنے والے چودہ ہیں اور دشمن پر کرم کرنے والے بارہ ہیں ابھی بھی نہیں سمجھے رسولؐ کانٹے بچھانے والے کو دعا دے سکتے ہیں علیؑ قاتل کو شربت پلا سکتے ہیں حسنؑ گالی دینے والے کی حاجت روائی کر سکتے ہیں حسینؑ پتھر کھا کر دعا دے سکتے ہیں سجادؑ دشمن کے لیے حجر اسود کا مسئلہ حل کر سکتے ہیں سرکار باقرؑ اپنے قاتل کو سکے ڈھالنے کا فن سکھا سکتے ہیں سرکار صادقؑ منصور کو اعمال خیر بتا سکتے ہیں سرکار کاظمؑ ہارون رشید کو دین کے خلاصے لکھ کر دے سکتے ہیں مولا رضاؑ اپنے قاتل کیلئے نسخہ شفا لکھ سکتے ہیں سرکار تقیؑ اپنے دشمن کو اسرار خط بتا سکتے ہیں

سرکار نقی دشمن کے کہنے پر بارش برسا سکتے ہیں سرکار عسکریؑ دشمنوں کیلئے مسائل دین عام کر کے پھیلا سکتے ہیں لیکن نہ بتولؑ دشمن سے راضی...... (دادو تحسین، نعرے) نہ بتولؑ کی زبان دشمن کو چھوڑتی ہے نہ قائم کی تلوار دشمن کو چھوڑتی ہے اس لیے رحیم چودہ۔ اب کچھ نقش تو ہوا ہوگا، تو اب جب صبح کی نماز میں کہو گے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تو پھر نماز پڑھنے کا لطف ہی اور ہوگا۔ اس لیے تو اللہ کہتا ہے کہ نشے کی حالت میں نماز نہ پڑھو **حتیٰ تعلم ما تقلون** تا کہ علم ہو تمہیں کیا کہہ رہے ہو یعنی جو کہا جائے نماز میں اس کا جاننا ضروری ہے ورنہ نماز بھی جہنم میں نمازی بھی جہنم میں، سمجھ میں آ رہی ہے بات دوستو، یہ آج میں نے آپ کو اس لیے بتایا کہ آگے کے سفر میں پھر تشریح کرنا ہی نہ پڑے مجھے، پتہ ہو کہ ب کیا ہے اسم کیا ہے اللہ کیا ہوتا ہے رحمٰن کیا ہے رحیم کیا ہے اور اس پر بات ختم نہیں ہوگئی آج، ابھی اسم پر باتیں ہوں گی رحمٰن پر گفتگو ہوگی ابھی رحیم پر بات ہوگی پھر جلوے پر ہوگی کوشش کروں گا کہ اس پر بھی بتاؤں کوئی پوری پڑھتا ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کوئی صرف اتنا کہہ دیتا ہے بسم اللہ مقصد دونوں کا پورا ہو جاتا ہے، کیوں؟ یہ آگے چل کر بتاؤں گا درود پڑھ لو لُ کر با آواز بلند، زیدی صاحب نے خواہش ظاہر کی کہ اسی بی بی پر کہہ دیں جو رب کا پردہ بھی ہے (اللہ اکبر) مجھے کچھ پڑھنے کی ضرورت ہی نہیں ہوگی اگر سوچ لو کہ جو رب کا پردہ ہو اس کے گھر کی بے پردگی کیا کرتے ہیں؟ (اللہ اکبر) بی بیؑ کے پڑھے ہوئے نوحے کے دو چار شعر تمہیں سنا دیتا ہوں اس میں ایک شعر تو شہرہ آفاق ہے لیکن باقی کے عموماً منبر سے نہیں پڑھے جاتے بس سنتے رہو جہاں جہاں بیٹھ کر سوچو گے رونے کی عبادت ہو جائے گی۔ بابا کی قبر پر جاتی، بلاتشبیہ مٹھی میں بابا کے قبر کی مٹی لیتی سونگھتی اور پھر نوحہ شروع کرتی۔

ماذا علی من شم تربة احمد

الا یشم مدی الزمان غوالیا

فرمایا ملامت نہ کرنا اس شخص کو جو احمدؐ کی قبر کی مٹی سونگھے اور پھر زندگی بھر عطر سے بے

نیاز ہو جائے۔ کتنی خوشبو آ رہی ہے میرے بابا کی قبر کی مٹی سے، پھر قبر پر ہاتھ مار کر کہتی

قل للمغیب تحت اطباق الژی

ان کنت تسمع فرقت وندائیا

او خاک کے پردوں میں چھپ جانے جانے والے، بتولؑ کے بین سُن رہا ہے اپنی زخمی پہلو والی بیٹی کے بین سُنائی دے رہے ہیں قبر ہل جاتی رسولؐ کی

صبت علی مصائب لوانھا

صبت علی الایام مرن لیا لیا

اتنی مصیبتیں ڈالی گئیں مُجھ پر دِنوں میں ڈال دی جاتیں راتوں میں بدل جاتیں قبر میں اور زلزلہ آتا، پھر رونے والو بی بی کو کوئی وقت یاد آیا پھر سینے پر ماتم کر کے کہا کرتیں

قد کنت ذات حمی بظل محمدؐ

لااحشی ضیمی وکان جمالیا

فرمایا محمدؐ کے سائے میں کتنی امان میں تھی نہ مجھے کسی ظالم کا ڈر تھا نہ کسی کو میرے حق لینے کی جُرت، اب سیدوں سے بالخصوص مومنوں سے بالعموم معاف کرنا، بی بی کے نوحے کا شعر میں اب چھپا نہیں سکتا کہتی ہیں بابا کل تک تیرے سائے میں چین میں تھی آج کیا ہے کہتی ہیں

فالیوم اخضع للذلیل واتقی

ضیمی وادفع ظالمی بردائیا

بابا اب مجھے ذلیل لوگوں کی منت کرنا پڑ رہی ہے ذلیل لوگ کرسیوں پر ہوتے ہیں تیری بتولؑ سوالی بن کر کھڑی رہتی ہے بابا ظالم آگے بڑھتے ہیں میں چادر سے ہٹاتی ہوں اب سوائے میری چادر کے پلو کے بچانے والا کوئی نہیں۔

الا لعنتہ اللہ علی القوم الظالمین

خطاب نمبر 4

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توجہ ہے بات شروع کی جائے، بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ کے بعد کائنات کی سب سے بڑی حقیقت ہے حقیقتِ بسم اللہ، ایک ہزار کتاب لکھ دی جائے تو اس کا خلاصہ یہی جملہ نکلے گا جو میں نے کہہ دیا۔ حقیقت بسم اللہ کائنات کی سب سے بڑی حقیقت، ذاتِ واجب کے بعد، بظاہر انیس حرفوں پر مشتمل جسکے منکر کیلئے جہنم کے انیس داروغے اور بعض حضرات حیرت کی نظروں سے دیکھ رہے ہیں کہ ب س، م حرف ہیں ان حرفوں کا منکر جہنمی اور ایک ایک حرف کے انکار کی سزا دینے کو ایک ایک داروغہ، اس کی علت یہ ہے کہ اللہ نے سب سے پہلے جس حقیقتِ واحدہ کو اپنی ذات سے صادر کیا تھا، تقسیم اور تفصیل کے وقت وہ پانچ پیکروں میں ڈھلی تھی، حقیقت ایک تھی جیسے آپ کے سامنے منبر پر حقیقت ایک ہے۔ اس حقیقت کی تجلیات مختلف ہیں۔ حقیقت کیا ہے؟ غفنفر، یہ غفنفر کا چہرہ ہے یہ غفنفر کے ہاتھ ہیں یہ غفنفر کا سینہ ہے، اسی طرح ذات کبریائی سے جدا ہونے والی حقیقت ایک تھی تجلیاں پانچ تھیں کسی کا نام محمدؐ کسی کا علیؑ ....(نعرہ حیدری) سمجھ میں آ گئی بات، تو تجلیات کی تفصیل پر پانچ نام، سر اٹھانا، محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ، پانچ نام۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے کتنے حرف ہیں؟ انیس، منکر کو سزا دینے کیلئے داروغے کتنے؟ انیس۔ یہ پانچ تجلیاں ہیں۔ م، ہ، م، د کتنے ہوئے؟ 4۔ ع، ل، ی، 3۔ چار اور تین؟ 7۔ ف، ا، ط، م، ہ۔ 5۔ 7 اور 5=12، ح، س، ن، حسنؑ، 3۔ کتنے ہوئے؟ 15۔ ح، س، ی، ن، 4۔ 15 اور 4..........(نعرہ حیدری، العظمۃ للہ) انکے منکر کے لیے جہنم اور انیس داروغے انیس حرف بسم اللہ کے اور انیس ہی اسمائے خمسہ کے، بالکل وہی ترتیب ہے جو بسم اللہ کی، محمدؐ سے حسینؑ

تک چلے جائیں، ان پانچ میں پہلا کون ہے؟ محمدؐ۔ کتنے حرف ہیں اس کے نام کے؟ چار، علیؑ کے کتنے حرف ہیں؟ تین، حسنؑ کے کتنے؟ تین، حسینؑ کے کتنے؟ چار، جتنے حرف علیؑ کے اتنے حسنؑ کے جتنے محمدؐ کے اتنے...... (العظمۃ للہ) اور نام مولا نا میں نے نہیں آپ نے نہیں خود اُس نے رکھے محمدؐ کے نام میں چار حرف رکھے تو اُس نے علیؑ کو تین حرف عطا کیے اُس نے حسنؑ کو تین حرف دیئے اُس نے حسینؑ کے لیے چار حرف تو اُس نے یعنی اُس نے بتادیا علیؑ اور حسنؑ یوں آمنے سامنے، محمدؐ اور حسینؑ یوں برابر اور یہی مطلب ہے **حسین منی و انا من الحسین** (نعرے، داد و تحسین) جو حقیقتِ محمدؐ یہ ہے وہی حسینؑ کی حقیقت محمدؐ اور حسینؑ آمنے سامنے علیؑ اور حسنؑ روبرو، کلیجے سنبھال لینا، فاطمہؑ میں کتنے حرف ہیں؟ ف، ا، ط، م، ہ، 5۔ شوہر سے دو حرف زیادہ، بابا سے ایک حرف زیادہ، شوہر کو گھر کی دہلیز سے میدان مباہلہ تک پیچھے چلاتی ہے اور بابا کو اٹھاتی ہے (العظمۃ للہ) جی جی کیوں؟ دعویٰ تو ہر شخص کرتا ہے کہ جو آپ کا دل ہو کہہ دیا کریں، جب کہنے کی آزمائش میں آتا ہوں اکثر فیل ہو جاتے ہیں تو بہر حال یہ 19 حرف، بسم اللہ کے بھی 19 حرف یعنی ایک جہت تو آپ کے سامنے آگئی کہ بسم اللہ کی حقیقت یہ پانچ ہیں، اب ان میں بسم اللہ تقسیم کیسے ہوئی، م، ہ، م، د، محمدؐ۔ ب، س، م اور اللہ کی ا، اس کا مالک تیرا رسولؐ، اللہ کے دو "ل" اور "ہ" اکٹھا کرو تو للہ، الگ کرو تو دو "ل" اور ایک "ہ" ان کا مالک علیؑ یعنی یا محمدؐ یا علیؑ کہو تو تمہاری مرضی فقط بسم اللہ کہہ دو تو تمہاری مرضی (نعرہ حیدری) بسم اللہ سات حرف محمدؐ اور علیؑ، فاطمہ کے کتنے حرف ہیں؟ 5، الرحمٰن، ا، ل، ر، ح، م، یعنی اردو والے گنتے ہیں ا، ل، ر، ح، م اور جن کی زبان عربی ہے وہ یوں نہیں گنتے، وہ گنتے ہیں الرٰ، ہم کہتے ہیں ح، م۔ عرب والے کہتے ہیں حٰم، (العظمۃ للہ) الرٰ، اور حٰم ہے فاطمہؑ اب جہاں قرآن میں الرٰ نظر آئے، جہاں جہاں حٰم کی قسم سمجھ لینا اللہ کہہ رہا ہے بتولؑ کی قسم (نعرہ حیدری) ا، ل، ر، ح، م، ان حرفوں کی مالک بی بی، حسنؑ میں کتنے حرف ہیں؟ 3، رحمٰن کی ن الرحیم کا ا، ل، اس کا مالک حسن "ن" حسنؑ

کالقب۔ ا ، ل، بھی حسنؑ کالقب، اگر قرآن پڑھتے پڑھتے کہیں یہ فقرہ آجائے **ن والقلم وما یسطرون** ن کی قسم اور لوح محفوظ پر لکھی ہوئی تحریر کی قسم آنکھیں بند کر کے سمجھ لینا تیرے مولا حسنؑ کی قسم کھائی ہے (اللہ اکبر) ابھی بمشکل بیس فیصد لوگ سمجھے ہیں اَسّی فیصد نہیں سمجھے لوح محفوظ کا تعلق ہی حسنؑ سے ہے، بھری ہوئی ہے مسجد نبوی، دو سال کا ہے حسنؑ، رسولؐ واعظ کر رہے ہیں، حسنؑ اُوپر دیکھ رہے ہیں کسی کم ظرف نے بازو پکڑا حسنؑ نانا کی تقریر سُن، حسنؑ سے پہلے رسولؐ نے فرمایا **ام تعلم ان الحسنؑ یلاحظ فی لوح محفوظ** چُپ بیٹھ اللہ تیرا منہ توڑے تجھے پتہ نہیں حسنؑ لوح محفوظ کا ملاحظہ کر رہا ہے (نعرہ حیدری) لوح محفوظ کا ملاحظہ کر رہا ہے مطالعہ نہیں (اللہ اکبر) مطالعہ ہوتا ہے علم بڑھانے کیلئے، ملاحظہ ہوتا ہے غلطی درست کرنے کیلئے (العظمۃ للہ) تو جو لوح محفوظ کے افسرِ ملاحظہ ہوں یعنی اس عشرے میں جو تمہیں بتایا جائے گا۔ دس دن ان ساری حقیقتوں کا خلاصہ ملا کے اگر بسم اللہ کے انیس حرفوں میں ڈالو گے تو جو چاہو گے ہو جائے گا ورنہ اور دنیا بھی شک کے سمندر میں غوطے کھا رہی ہے تم بھی کھاتے رہنا۔ ن، ا، ل، حسنؑ کی ملکیت باقی صرف ایک لفظ بچا ''رحیم'' یہ مکمل لفظ حسینؑ کی ملکیت (العظمۃ للہ) اصل میں عالم جبروت میں بسم اللہ کا ایک شہر ہے جسے بلدہ بسم اللہ کہا جاتا ہے لوگ حیران ہو رہے ہیں اب اس سے پہلے نہیں بتایا گیا تو میرا قصور نہیں ہے اور یہ بھی بتاتا چلوں شہر ضروری نہیں کہ اینٹ گارے چونے پتھر کا ہو، کل رات والی میری تقریر یاد ہے؟ **والبلد الامین** قسم ہے اس امان دینے والے شہر کی تو کس کو بلد امین کہا تھا اللہ نے؟ تیرے رسول کو یعنی یہ امان دینے والا شہر رسولؐ ہے اور رسولؐ نے دیکھا کہ عرب کے جاہل بدو اُونٹ چرانے والے سب یہی کہہ رہے ہیں شہر ہوں آخر اسے کہنا پڑ گیا **انا مدینۃ العلم و علی بابھا** ۔نہیں نہیں ...... یہ جو خاموش بیٹھے ہو ناں تم زمین پر رہتے ہی ناں تم آسمان سے ٹکرا جاتے تم اس لیے چُپ ہو کہ یہ غضنفر نے کون سی نئی حدیث پڑھ دی یہ تو ہم روز سنتے ہیں بچے بچے سے، حدیث سنتے ہو ترجمہ آج سنو گے، ہر

صاحب علم نے تمہیں یہی ترجمہ سنایا میں علم کا شہر ہوں میں علم کا شہر، غلط! غضنفر پانچ فٹ کی بلندی پر منبر سے بیٹھ کر اعلان کر رہا ہے، غلط، اگر رسولؐ نے کہا ہوتا کہ انا مدینة علم پھر ترجمہ صحیح تھا رسولؐ نے انا مدینة علم نہیں کہا فرمایا انا مدینة العلم میں العلم کا شہر ہوں، میں علم کا نہیں۔ العلم، قرآن منبر پر لے آؤ العلم کیا ہے انما العلم عند اللہ جو جو اللہ کے پاس ہے وہ العلم ہے (نعرہ حیدری) اور جو جو اللہ کے پاس ہے اس کا شہر تیرا نبیؐ اس کا دروازہ میرا علیؑ، یہ فیصلہ میں نے حلال زادوں پر چھوڑا کہ اللہ کے پاس کیا کیا ہے (العظمة للہ) جو جو شے اللہ کے پاس، وہ ہے العلم اس کا دروازہ علیؑ ہے، دیواریں نہ پھلانگ، دیوار پھلانگے گا تو ہاتھ کٹ جائیں گے، در سے مانگ...... در سے مانگ...... جو اللہ کے پاس ہے ادھر سے مانگ...... اُدو ٹکے کے آدم کے ناخلف بیٹے تیری حقیقت کیا ہے میں نے آدم سے عیسٰی تک نبیوں کو علیؑ کی بارگاہ میں قطار بناتے دیکھا، کیوں کھڑے ہو؟ کہا دروازہ ہے نبوت مانگنے آئے ہیں۔ کہا تھا ناں کہ حدیث روز سنتے ہو ترجمہ آج سنو گے، تو اسی طرح عالم جبروت میں بسم اللہ کا شہر ہے، میں پہلے تھوڑا سا اور جہت سے بات کو لاتا ہوں، پہلے ایک جملہ جو ایک منٹ سے پہلے ختم ہو سکتا ہے لیکن بات جتنی اہم ہو اتنی ہی لمبی تمہید کی ضرورت ہوتی ہے، جتنا مضمون مشکل ہو دیباچہ لمبا ہوتا ہے۔ عام Subject پر کتابیں لکھی جائے ناں ایک آدھ صفحہ دیباچے کے لیے بڑا ہوتا ہے۔ ولایت اتنا وسیع موضوع ہے کہ اللہ نے سوا لاکھ نبیوں کے دیباچے بھیجے اس کے بعد ولایت کا مضمون نازل کیا، سمجھ میں آ رہی ہے بات تو اس ایک جملے کے لیے تھوڑی سی تمہید کی ضرورت چاہتا ہوں یہ جو حدیث میں پڑھنے لگا ہوں شیعہ کتب میں تو ہیں ہی بعض علمائے اہل سنت کی کتابوں میں بھی میں نے پڑھا اسے، بظاہر رسولؐ نے معراج سے واپسی پر، پوچھا ناں صحابیوں نے کہا گئے کیا کیا دیکھا ایک روایت ہے عرش پر دوسری ہے جنت میں، اللہ بہتر جانے۔ کیا دیکھا؟ رائت فیھا قبة وہاں میں نے ایک قبہ دیکھا من نور نور کا لھا اربعة ارکان جس کے چار رکن تھے مکتوب

علیھابسم اللہ الرحمن الرحیم ۔نہیں نہیں ......ابھی تھوڑا پیچھے آتا ہوں پہلے ایک آیت پڑھتا ہوں پھر اسی حدیث کی طرف آتا ہوں آیت ہے سورہ محمد میں، اللہ فرمارہا ہے۔

مثل الجنة التی وعد المتقون فیھا انھر من ماء غیرء اسن و انھرمن لبن لم یتغیر طعمه وانھر من خمر لذة للشربین وانھر من عسل مصفی. (آیت نمبر15)

اللہ فرماتا ہے متقین کے ساتھ میں نے جنت کا وعدہ کیا ہے اس میں چار قسم کی نہریں ہیں فیھا انھرمن ما ء غیرء اسن ایسے پانی کی نہریں جس کا پانی بدبودار نہیں ہوسکتا۔

وانھر من لبن لم یتغیر طعمه اور ایسے دودھ کی نہریں جس کا ذائقہ تبدیل نہیں ہوتا وانھر من خمر لذة للشربین ایسے شراب کی نہریں کہ پینے والے کو مزا آئے وانھر من عسل مصفی اور صاف شفاف شہد کی نہریں۔اب یاد ہے کتنی نہریں؟ چار۔ ایسا پانی جو بدبو نہیں چھوڑتا، دوسری دودھ کی نہریں اور تیسری شراب کی نہریں اور چوتھی صاف شفاف شہد کی نہریں، رسولؐ فرماتے ہیں کہ میں نے اس میں قبہ دیکھا اس کے چار ارکان تھے اس پر بسم اللہ لکھی ہوئی تھی۔ایک رُکن پر بسم دوسرے پر اللہ تیسرے پر الرحمن چوتھے پر الرحیم۔یجری منه اربعة انھار اور اس قبے سے چار نہریں نکل رہیں تھیں الرکن الاول یجری منه نھرمن ماء غیراسن من میم بسم اللہ الرحمن الرحیم و رکن الثانی یجری منه من لبن لم یتغیرہ وطعمه من الھا بسم اللہ الرحمن الرحیم ورکن الثالث یجری منه نھر خمرمن میم الرحمن بسم اللہ الرحمن الرحیم و رکن الرابع یجری منه نھر من عسل مصفی من میم الرحیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرماتے ہیں پہلے رکن سے بُو نہ دینے والے پانی کی نہر جاری تھی مگر میرے ساتھیو وہ بسم اللہ کی بسم کی میم سے نکل رہی تھی (اللہ اکبر) ذات واجب کی قسم یہ اتنا مشکل موضوع ہے جو ظہیر بھائی نے مجھے دیا ہے۔یہ باغیچہ اطفال نہیں، میں اپنے مقدور کی آخری حد تک

جا کے اسے آسان سے آسان تر بنا کے آپ تک پہنچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔اس سے زیادہ آسان شاید نہیں ہو سکتا، پانی والی نہر کس سے نکل رہی تھی بسم کی میم سے فرمایا **ورکن الثانی یجری منه من لبن** اور دوسرے رکن سے دُودھ کی نہر جاری تھی جو اللہ کی ہ سے نکل رہی تھی **ورکن الثالث یجری منه نهر من خمر** اور تیسرے رکن سے شراب کی نہر نکل رہی تھی **من میم الرحمن** وہ الرحمٰن کی م سے نکل رہی تھی **ورکن الرابع یجری منه نهر من عسل مصفی من میم الرحیم** اور چوتھی نہر چوتھے رُکن سے الرحیم کی میم سے نکل رہی تھی (اللہ اکبر) سر اٹھاؤ، پانی کی نہر، اب پہلے یہ ذہن میں رکھنا ہے تین نہریں نکل رہی ہیں تین میموں سے، بسم کی م رحمٰن کی م اور رحیم کی م اور ایک نکل رہی ہے اللہ کی ہ سے، ہر شئے کا ایک ظاہری وجود ہوتا ہے ایک باطنی اب اس کے لیے مجھ سے خدا کیلئے الگ بحث نہ کروانا بس سمجھ لینا اور جسے مزید دلیلیں چاہییں ہوں وہ ظہیر بھائی کی کوٹھی پر آ جائے انبار ہیں میرے پاس دلیلوں کے، حیات جانتے ہو؟ زندگی۔حیات کو اگر ظاہری بدن ملے تو وہ پانی ہوتا ہے (العظمۃ للہ) اگر حیات کو پیکر دیا جائے تو وہ پانی ہے علمِ تعبیر میں بھی ہے کہ اگر کوئی خواب میں پانی پیئے آنکھ بند کر کے کہہ دو تیری زندگی لمبی ہے قرآن کہہ رہا ہے **وجعلنا من الماء کل شئی حی** ہم نے ہر زندہ شئے کو پانی سے خلق کیا، تیرے امام ہشتم کے سامنے بات ہو رہی تھی آج تک سائنسدان کہتے ہیں پانی بے رنگ بے بو بے ذائقہ صدیوں پہلے میرے امامؑ نے کہہ دیا کہ ان کا نظریہ باطل ہے مولاؑ نے فرمایا پانی کا رنگ بھی ہے ذائقہ بھی ہے وزن بھی ہے۔مولاؑ کیا ذائقہ ہے پانی کا؟ **قال ذلک الحیاۃ** فرمایا زندگی کا ذائقہ، سمجھ میں آ رہی ہے بات؟ تو اب صرف پانی نہیں سمجھنا یہ زندگی ہے علم کو اگر بدن ملے تو وہ دودھ بنتا ہے جاؤ روئے زمین کے ہر عالم تک غضنفر کے یہ جملے لے جاؤ کوئی مائی کا لال رد پیش کر دے سر کٹوا دوں، علم کا بدن دودھ ہے، خواب میں اگر کوئی رات کو دودھ کا پیالہ پیئے اسے علم نصیب ہوگا جی جی اگر یقینی شعور کو عالم ملکوت میں بدن ملے تو وہ

شراب طاہر بنتی ہے اس کا تعلق ملکوت سے ہے اسی لیے جو دنیا میں شراب پئیے نتیجہ الٹ، یعنی دنیا والی شراب بے شعور کرتی ہے اور وہاں والی شراب شعور دیتی ہے اس میں علت ہے اب کیا کیا بتاؤں ایک مجلس میں کیا بتاؤں کیا کیا چھوڑوں۔ انگور، کھجور، جو، گندم یہ چیزیں اللہ نے دے کے اتارا تھا تیرے باپ آدمؑ کو، سرہانے رکھ کر سوئے، شیطان نے چرا لیے، کھجور اور انگور کے دانے، آدم اٹھ بیٹھے، ملعون میں نے اسے زمین میں کاشت کرنا ہے، شیطان نے کہا ایک شرط پر دوں گا، کیا؟ ایک دن پانی تم دو گے تین دن میں، آدم نے کہا ٹھیک ہے لیکن پہلا دن میرا، آدم نے پانی دیا پہلے دن، اب تین دن شیطان کی باری تھی، شیطان اپنی باری کے تین دنوں میں پہلے دن انگور کو شیر کا خون دوسرے دن لومڑی کا خون تیسرے دن خنزیر کا خون دیا، اب انگور میں یہ چاروں صفتیں ہیں۔ اگر صرف پانی والی تاثیر کے ساتھ کھاؤ تو آدم کے پانی کا اثر ہوتا ہے اور اگر پانی کو نچوڑ کے آگ پر پانی کو بھاپ بنا دو تو باقی تینوں نجس چیزیں بچ جاتی ہیں۔ جی، دیکھو قرآن میں اللہ کہہ رہا ہے **انما الخمر و المیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن** (سورہ مائدہ آیت نمبر 90) اللہ کہتا ہے شراب شیطان کا عمل ہے، شیطان نے ایجاد کیا ہے تو اب چونکہ شیر، لومڑی اور سُور کا خون بچ گیا ہے، دیکھو، شرابی کے لیے یہ تینوں درجے ہیں پہلے درجے میں شیر کی طرح دھاڑے گا اوئے ادھر آ سامنے......(داد و تحسین) چونکہ پہلا اثر ہے شیر کے خون کا، شرابی پہلے درجے پر شیر کی طرح دھاڑتا ہے توبہ کا دروازہ کھلا ہے توبہ کر لے تو ٹھیک ہے ورنہ لومڑی کا خون اپنا اثر دکھاتا ہے پھر لومڑی کی طرح مکار ہو جاتا ہے توبہ کرے تو ٹھیک ورنہ پھر آخری درجے پر سُور کی طرح بے غیرت ہو جاتا ہے (داد و تحسین) جی جی اسلام دین فطرت ایسے تو نہیں ہے۔ تو اسی لیے دنیا میں شراب حرام بھی اور اثر بھی اُلٹے قانون بھی الٹے، یہاں یہ حرام وہاں وہ حلال، یہاں یہ بے شعور کرتی ہے وہاں باشعور کرتی ہے یعنی تیرے امام ششمؑ اور امیر کائناتؑ فرماتے ہیں کہ شرابی پر ایک لمحہ ایسا آتا ہے جس

میں اسے یہ یاد نہیں ہوتا میرا اللہ کون ہے یعنی یہاں کی شراب جلی بھلا دیتی ہے وہاں کی شراب علیؑ کی پہچان کراتی ہے (نعرہ حیدری) (قبلہ قرآن کی ایک آیت پڑھی ہے میں نے) ''اور اُنہیں ان کا رب پاکیزہ شراب پلائے گا'' آیئے آیئے نقوی صاحب نے کہا یہ آیت سورۂ دھر میں ہے **وسقھم ربھم شرابا طھورا** (21) اور پلائے گا انہیں یعنی مومنین کو ان کا رب...... (علیؑ حق) نقوی صاحب مولاؑ آپ کو خوش رکھیں، سر اٹھاؤ، آؤ میں قرآن کے میزان میں تولوں اس بات کو، اشارہ سمجھنا عزیزِ مصر کے محل کا دروازہ ہے یوسف آگے دوڑ رہا ہے کوئی پکڑنے کو پیچھے دوڑ رہا ہے، سمجھ گئے ہو میری بات؟ قرآن منبر پر لے آ، زلیخا یوسف سے کہتی ہے میرے قریب آ، وہ کہتا ہے **معاذ اللہ انہ ربی احسن مثوی** (سورہ یوسف آیت 23) زلیخا تیرا شوہر میرا رب ہے میں خیانت کیسے کروں۔

(دادو تحسین، نعرے) **انہ ربی** یوسفؑ کافر بادشاہ کے گھر چند دن پلے وہ نبی کا رب ہو جاتا ہے میں علیؑ کی روٹی کھا کے علیؑ کو رب کہوں تو مشرک بن جاؤں؟ قانون وہی...... جو میں وجد لے رہا ہوں ناں **شرابا طھورا** پلائے گا مومنین کو ان کا رب طاہر شراب اور مولانا صاحبان میں بتا رہا تھا ناں کہ یہاں کی شراب کے اصول اور...... وہاں کے اور...... یہاں کی ناپاک وہاں کی طاہر، یہاں کی بے شعور وہاں کی باشعور کرے یہاں والی جلی بھلائے وہاں والی علیؑ ملائے، آؤ آؤ اس مسئلے کو بھی قرآن سے دیکھیں۔ یوسفؑ سے زندان میں ایک بندہ کہہ رہا ہے میں نے خواب میں دیکھا، کیا؟ **الی ارنی اعصر خمرا** (سورہ یوسف 36) میں نے دیکھا میں شراب نچوڑ رہا ہوں انگور ہاتھ میں لے کر، جاگنا، سورہ یوسفؑ پڑھ یا قرآن منبر پر لاؤ، یوسف نے کیا کہا؟ **اما احد کما فیسقی ربہ خمرا** (سورہ یوسف 41 آیت)

تُو اپنے رب کو شراب پلائے گا یعنی عزیزِ مصر کو مصر کے بادشاہ کو، یوسفؑ نے اس کا رب کہا تُو اپنے رب کو شراب پلائے گا۔ یہاں بندے کو پلاتے ہیں وہاں رب بندوں کو پلاتا

ہے (العظمۃ للہ) بلدۃ بسم اللہ ذہن میں رکھنا ہے، وہاں ایک شہر ہے، ملکوت میں نہیں، تیری جنت جہاں کے بستر تُو نے باندھ رکھیں ہیں وہ ملکوت میں ہے، جس کی میں بات کررہا ہوں وہ جبروت میں ہے اسے بلدۃ بسم اللہ بھی کہتے ہیں، اس کا ایک نام اور بھی ہے جنۃ الجلوۃ جلوؤں والی جنت ایک بات ہے صرف ترجمہ کروں گا، آگے کچھ نہیں، خودسوچنا، پوچھا بھی تو نہیں بتاؤں گا اس لیے پہلے کہہ رہا ہوں کہ نہ پوچھنا بس ترجمے سے ہی گزارہ کرنا، رسولؐ سے سوال ہوا کیا مطلب یارسولؐ اللہ جلوؤں والی جنت؟ فرماتے ہیں ان للہ جنۃ لیس فیھا حور ولا قصور ولا لبن ولاعسل یرٰفیہ ربنا ضاحکا متبسما فرماتے ہیں کہ اللہ کی ایک جنت ایسی بھی ہے جس میں حوریں ہیں نہ کوئی پھل ہے نہ کوئی دودھ ہے نہ کوئی شراب ہے نہ کوئی میوے ہیں، تو یارسول اللہ وہاں ہے کیا؟ فرمایا وہاں رب مسکرا مسکرا کے جلوے دکھاتا ہے (نعرہ حیدری، العظمۃ للہ) بس جیتے رہو۔ یرٰفیہ ربنا ضاحکا متبسما ہنستے ہوئے مسکراتے ہوئے جلوے دکھائے گا، بس میں تو اس جنت کی تلاش میں ہوں، یہ حوروں والی جنت مولوی سے کہہ کہ تُو رکھ، جی نہیں چاہیے مجھے، آج لکھنے والے لکھ لیں کہ مجھے تو وہ جنت چاہیے جہاں میرا رب ہنستا ہے مسکراتا ہے (علیٰ حق) سمجھ میں آرہی ہے بات یا نہیں؟ مولانا کیا اشارے ہیں ضاحکا متبسما جنت میں چاندسورج نہیں ہوگا سورۂ دھر کو پڑھنا لایرون فیھا شمسا ولا زمھریرا وہاں نہ سورج ہے نہ چاند طلوع آفتاب سے چند منٹ پہلے کا وقت جس میں ستارے چھپ جاتے ہیں سورج نہیں نکلا ہوتا، وہ وقت جنت میں، وہ وقت ہوگا، اب میں دیکھوں گا، صفحہ رخسار پڑھوں گا کہاں کیا ملتا ہے لکھا ہوا، جنتی لوگ بیٹھے ہوں گے آٹھ قسم کی جنتیں ہیں ہر کوئی اپنی اپنی جنت میں بیٹھا ہوگا اچانک دوپہر ہوجائے گی جیسے سورج سر پر آگیا، سجدے میں گریں گے جنتی الھی انک لا تخلف المعیاد پالنے والے تُو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ کیوں ہوئی کیا ہوا؟ تُو نے کہا تھا جنت میں نہ سورج نہ چاند، دوپہر کیوں

ہوگئی؟ آواز آئے گی۔ نیچے بیٹھے رہو سورج کہاں ہے؟ تو روشن کیوں ہے؟ آٹھوں جنتوں میں دوپہر ہوگئی، اللہ کہتا ہے علیؑ اور فاطمہؑ جہاں بھی رہتے ہیں بیٹھے بیٹھے دونوں میں مکالمہ ہو رہا تھا کسی بات پر ایک ہنسا دوسرا مسکرایا (العظمۃ للہ، نعرے) جن کی مسکراہٹ سے جن کے دانتوں کی جھلک آٹھ بہشتوں میں دوپہر کردے (اللہ اکبر) اور اگر میں جنت کا حدود اربعہ بتانے بیٹھ گیا، رات گزر جائے گی تو پھر کبھی...... یعنی تمہاری یہ ساری خدائی جنت کے ایک مومن کے گھر کے کونے میں اگر ڈال دی جائے ناں تو جیسے کوئی چھلّہ پڑا ہو، یہ ساری خدائی یہ ایک مومن کا گھر اور ایک جنت میں لا تعداد گھر اور آٹھ جنتیں اور مسکراہٹ سے دوپہر کردیں ان کا سارا نور کتنا ہوگا، اور وہ دیکھنے کیلئے شراب طاہر چاہیے جو نہیں پی سکے گا وہ طاہر شراب علیؑ کا اصلی چہرہ نہیں دیکھ سکے گا۔ اسکے لیے یہاں بھی راز وہاں بھی پردہ، بات بھولی تو نہیں؟ حیات کو بدن ملے پانی بنتا ہے علم کو پیکر ملے دودھ بنتا ہے شعور اور یقین کو وجود ملے شراب طاہر بنتی ہے شفا کو جسم ملے شہد بنتا ہے۔ سمجھ میں آرہی ہے بات؟ حیات، پانی، یہ بسم کی میم سے نکل رہا تھا، پانی نہیں نکل رہا تھا فوارۂ حیات جاری تھا۔ بسم کا مالک کون ہے؟ تیرا نبیؐ۔ حیات دیتا ہے نبی، اسی لیے قرآن میں اللہ کہہ رہا ہے "جب میرا رسولؐ بلائے چلے جانا وہ تمہیں حیات عطا کرے گا" سلمان جیسے ابوذر جیسے مقداد جیسے عمار جیسے دوڑے یارسولؐ اللہ ہم حاضر کہاں ہے حیات؟ کیا ہے حیات؟ کون ہے حیات؟ **قال ھی ولایت علی ابن ابی طالب** فرمایا علیؑ کی ولایت زندگی ہے۔ یارسولؐ اللہ علیؑ کی ولایت زندگی؟ فرمایا آب حیات کا نام سنا ہے؟ یارسولؐ اللہ سنا ہے، کیا ہے؟ جو تھوڑا چکھ لے مرتا ہی نہیں، فرمایا کیا ہے اس میں؟ یارسولؐ اللہ ہمیں کیا پتہ، فرمایا میرے بھائی علیؑ کی ولایت صرف جن وانس ملائک پر نہیں کائنات کی ہر شئے پر پیش کی گئی۔

پانیوں میں سب سے پہلے جس پانی نے علیؑ کو ولی مانا اللہ نے اسے آب حیات بنا دیا (العظمۃ للہ) دودھ کی نہر اللہ کی ہ سے نکل رہی تھی سارے اسرار اسی ہ میں ہیں۔ آج تم

سمجھو گے بھی نہیں کل تم یاد کروانا مجھے دوران مجلس تو پھر تمہیں کلیہ بتاؤں گا جتنی آیتیں ہیں ہر آیت سے جتنے لفظ ہیں ہر لفظ سے جتنے حروف ہیں ہر حرف سے جتنی حقیقتیں ہیں زمین سے عرش تک ہر حقیقت کا کلیہ بتاؤں گا علم الاعداد کی روشنی میں اور ہر شئے سے علیؑ نکلے گا، زندگیاں ضائع کردینے سے یہ حقیقتیں ہاتھ نہیں آتیں اور میں مفت میں بانٹتا پھرتا ہوں ۔اللہ دو "ل" اور "ہ" اس کا مالک کون تھا؟ علیؑ، اور علم کا پیکر کیا ہوتا ہے؟ دودھ۔ یہ نہر اللہ کی ہ سے نکل رہی تھی۔ یہ دودھ کی نہر نہیں العلم کی تھی جسے چاہیے ادھر آئے، رحمٰن کی م کا مالک کون تھا؟ بتولؑ، یہاں سے شراب طاہر کی نہر نکل رہی تھی اللہ بتاتا یہ چاہ رہا ہے جسے شعور چاہیے بتولؑ کی دہلیز پر آئے (العظمۃ للہ) شِفا کو بدن ملے شہد بنتا ہے اسی لیے تو شہد کے بارے میں قرآن کہہ رہا ہے **فیہ شفاء للناس** شہد میں ہم نے شفا رکھی انسانوں کے لیے اور نکل رہا تھا رحیم کی م سے، لفظ رحیم کا مالک حسینؑ اسی لیے ابھی گہوارے میں تھا شِفا بانٹنا شروع کردی (حسینؑ بادشاہ) اور دیکھو حالانکہ قانون الٹ وہاں جا کے ہوئے ہیں واہ رے دلبر زہراؑ تیری شانِ کریمی کے کیا کہنے، تُو نے دنیا میں قانون الٹ ڈالے کل تک ہم یہ دیکھتے تھے نبی زخمی ہو فرشتہ پَر پھیرے آج فرشتہ زخمی ہے حسینؑ نے ہاتھ نہیں پھیرا، حسینؑ کا گہوارہ......ایک لفظ کہنا چاہ رہا ہوں جسے اچھا لگے کل ضرور آئے جسے اچھا نہ لگے بے شک نہ آئے فرشتے کا پَر نبی کو شفا دے حسینؑ کے گہوارے کی لکڑی فرشتے کو شِفا دے جس علیؑ کے بیٹے کے جھولے کی لکڑی کی برابری اولوالعظم نبی نہ کرے اس علیؑ کی برابری ملاں کیسے کرسکتا ہے (داد و تحسین، نعرے) نبی برابری نہیں کرسکتے حسینؑ کے گہوارے کی لکڑی کی، فرشتوں کو شِفا بانٹ رہی ہے، میں بھی سوچوں کہ آخر وجہ کیا ہے چونکہ جب گہوارے نے شِفا دی میں روح تھا، میں عالم ارواح میں تھا میری روح نے رسولؐ کے قدم چومے میں نے کہا یارسولؐ اللہ چھ ہزار سال ہو گئے بیچارے فُطرس کو الغیاث الغیاث پڑھتے تیرے دروازے پر آیا خود ہاتھ پھیرتے چلو خود نہیں حسینؑ کا ننھا ننھا ہاتھ پکڑتے اس کے پَروں پر پھیرتے

اس کا دل بڑا ہو جاتا، گہوارے سے مَس کروادیا؟ فرمایا مضیان نہ بک او جاہل اگر آج میں نے اسکے پَروں پر حسینؑ کا ہاتھ رکھ دیا تُو تعزیے کی لکڑی سے شِفا نہیں مانگ سکے گا (داد و تحسین)

سمجھ میں آ گئی بات کہ اگر آج میں نے حسینؑ کا ہاتھ چُھوا تُو جھولے سے شِفا نہیں مانگ سکے گا، تُو علم کی لکڑی سے شِفا نہیں مانگ سکے گا، میں نے جان کر ہی تو کیا ہے تا کہ آدم کے نالائق بیٹے سمجھ جائیں کہ جو لکڑی حسینؑ سے منسوب ہو جائے، شِفا کا مصدر حسینؑ شِفا ملکوتیوں کو چاہیے شفا جبروتیوں کو چاہیے جو جو شِفا چاہے، شِفا کی بڑی قسمیں ہیں اب میں ایک مجلس میں کیا کیا بتا سکتا ہوں شِفا کی ہزاروں قِسمیں ہیں ان ساری قِسموں کا مالک حسینؑ، اتنا بڑا مالک کہ دنیا میں جس کی مٹی خاکِ شِفا تو آج میں نے تمہیں بسلسلۃ بسم اللہ کی ایک جھلک بتائی اسے یاد رکھنا یہ پھر آنے والی کسی مجلس میں کام آئے گی۔

اللهم صلی علی محمد وال محمد

خطاب نمبر5

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توجہ ہے بات شروع کی جائے، **بسم اللہ الرحمن الرحیم** آج اس کا ترجمہ بھی کرنے کی کوشش کریں گے کیونکہ اسکے ترجمے سے بھی حقیقی انصاف نہیں ہوا، ب ہے اسم ہے اللہ ہے الرحمٰن ہے الرحیم ہے اور ساری کبریائی کی تجلی اسم میں ہے اگر بسم اللہ میں اسم نہ ہوتا پھر بسم اللہ نہ ہوتی جو جانتے ہو سو جانتے ہو جو نہیں جانتے وہ جان لیں کہ قرآن کی پہلی آیت بسم اللہ ہے اور آخری آیت **الیوم اکملت لکم دینکم** ہے **والناس** تو ترتیب میں آخری ہے نزول میں نہیں۔ نزول میں **الیوم اکملت لکم دینکم** ہے اگر میرے سامعین یہیں ہیں تو آدھا مسئلہ اس پہلے جملے میں حل ہوا چاہتا ہے ،پہلی آیت کونسی؟ بسم اللہ، آخری **الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا** (سورۂ مائدہ آیت نمبر 3)

یعنی قرآن ''ب'' سے شروع ہوا اور ''ا'' پر ختم ہو گیا (اللہ اکبر) ایک اور اشارہ دیتا ہوں زیر سے شروع ہوا زبر پر ختم ہوا یعنی دین ہو اسلام ہو قرآن ہو مشیت ہو یا ارادہ الٰہی ہو زبر کے لائق ہی تب بنتا ہے جب علیؑ کی ولایت ظاہر ہو جائے (العظمۃ للہ) عموماً ترجمے پڑھیے گا لکھنے والوں نے لکھ دیا ''شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ'' لکھنے والے سے سوال ہے میرا، بسم اللہ تُو نے بنائی؟ کس نے بنائی؟ اللہ نے، تو وہ کس اللہ کے نام کے ساتھ شروع کر رہا ہے (نعرہ حیدری) اگر یہی ترجمہ درست ہے کہ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام

کے ساتھ تو پھر کہنے والا بھی تو اللہ ہے تو وہ کس دوسرے اللہ کے نام کے ساتھ شروع کر رہا ہے، تُو شرک کر کے بھی موحد، بسم اللہ تک کا ترجمہ نہیں ہوا اگر تو آگے کیا ہوگا؟ سر اٹھاؤ، میں نے کہا ناں کہ ساری کرشمہ سازیاں اسم کی ہیں یہ میں بار ہا بتا چکا ہوں، کتنے حرف ہیں بسم اللہ کے؟ 19، اور آج میں کہہ رہا ہوں ساری کرشمہ سازیاں اسم کی، 19 حرف بسم اللہ کے اور پورے 19 دفعہ قرآن میں لفظ اسم آیا ہے، نو دفعہ اللہ کا اسم، نو دفعہ رب کا اسم اور ایک دفعہ مطلق اسم "بعث الاسم والفسوق بعد الایمان" اللہ کہتا ہے ایمان کے اسم کے بعد تو پھر فسق کا نام ہی رہ جاتا ہے، کچھ پلے پڑی بات، اب ایک ایک جملے کی نہ میں تشریح کر سکتا ہوں نہ میرے پاس وقت ہے 19 حرف بسم اللہ کے 19 بار ذکر اسم کا، تو اس کا مطلب ہے بسم اللہ اسم میں چھپی ہے کبھی اللہ کے اسم میں کبھی رب کے اسم میں اور جب میں قرآن کو ورق ورق دیکھتا ہوں سطر سطر پڑھتا ہوں کہ اللہ کا اسم کہاں کام آتا ہے اور رب کا کہاں تو اللہ کہتا ہے حلال کرنا ہے جانور کو تو اللہ کا اسم لیا کرو، اشارے ہیں صاحبان اشارت کیلئے، ہوسکتا ہے کہ صدیوں کی کھنجلک حل ہو جائے اگر جاگ رہے ہو تو، صرف ایک آیت کا حوالہ دے کر میں آگے جانا چاہتا ہوں سورۂ انعام میں اللہ کہتا ہے **فکلوا مما ذکر اسم اللّٰه علیه ان کنتم بایته مومنین** (آیت نمبر 118) اگر تم میری آیتوں پر ایمان رکھتے ہو تو جس جانور پر اللہ کے اسم کا ذکر کیا جائے اسے کھایا کرو (اللہ اکبر) ذبیحے کے لیے اللہ کا اسم، حج پر جاؤ اللہ کا اسم، اب سارے عمل سوچ کے کیا کرو، ورزش کا نام عبادت نہیں ورزش کے نتیجے میں عمل بھی جہنمی اور عامل بھی جہنمی، اٹھک بیٹھک کا نام نماز نہیں نہ اسکی اللہ کو ضرورت، سارا دن منہ سی لینے کا نام روزہ نہیں، اونٹوں کی طرح جانوروں کی طرح دوڑنے کا نام حج نہیں، غلہ جات سے چند من گندم یا کھجور دے دینے کا نام زکوٰۃ نہیں، سر اٹھاؤ اگر بیٹھے ہو تو، سرکار صادقؑ اپنے خاص اصحاب کی محفل میں ہیں۔ نماز پڑھتے ہو؟ جی مولاؑ، روزہ؟ رکھتے ہیں۔ زکوٰۃ؟ دیتے ہیں۔ حج؟ پڑھتے ہیں۔ پہچان کر؟ مولاؑ

پہچان کا کیا مقصد؟ فرمایا۔

الصلوۃ باطن ولا یتنا الصوم معرفۃ جدنا والزکوۃ معرفۃ شعیتنا والحج معرفۃ عدائنا والبراۃ عنھم فرماتے ہیں نماز کا باطن ہماری ولایت ہے اگر نماز کے باطن میں ہماری ولایت ہے تو نماز پڑھی ہے ورنہ ورزش **والصوم معرفۃ جدنا** روزہ ہمارے نانا کی معرفت ہے محمدؐ کی معرفت ہے تو روزہ دار ہے ورنہ بھوکا مر رہا ہے۔ **والزکوۃ معرفۃ شعیتنا** زکوۃ ہمارے شیعوں کی معرفت ہے سلمان کو جانتا ہے تو زکوۃ دی ہے ورنہ نہیں دی **والحج معرفۃ عدائنا والبراۃ عنھم**

فرماتے ہیں اور حج کیا ہے ہمارے دشمنوں کو پہچان کر ان پر لعنت کرنے کا نام حج ہے یعنی اگر باطن میں انکی ولایت ہے سویا ہوا ہے تو نمازی اگر ان کی ولایت دل میں نہیں قیام میں ہے تو لعنتی ۔نہیں نہیں...... زیدی صاحب حدیث ہے رسولؐ کی، رسولؐ فرماتے ہیں کتنے نمازی ہیں وہ نماز پڑھتے ہیں نماز ان پر لعنت کرتی ہے۔ (کسی مومن نے سوال کیا کہ ایسی کوئی حدیث بتائیں جس میں رسولؐ نے فرمایا ہو کہ علیؑ رب ہے) پہلے یہ بتاؤ کہ یقین بڑھانے کیلئے سوال کیا ہے یا وجہ انکار کے سبب کیا؟ (اپنا علم بڑھانے کیلئے تو آپ کو سنتے ہیں) تو آؤ سر اٹھاؤ علیؑ تو پھر علیؑ ہے، صافی سے لیکر ابوحمزہ ثمالی تک یعنی مذہب اہل بیتؑ کی پہلی تفسیر جو سامنے آئی وہ ہے تفسیر ابوحمزہ ثمالی تمہارے چوتھے امامؑ کے صحابی کی لکھی ہوئی، تو صافی سے ابوحمزہ ثمالی تک، سورہ زمر کی آیت آئی **واشرقت الارض بنور ربھا** (69) ایک دن آئے گا جب زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہو جائے گی۔سوال ہوا کیا رب کسی دن نظر آئے گا، فرمایا نہیں جو آج نظر نہیں آتا وہ کل کہاں سے نظر آسکتا ہے۔تو یہ کیا کہہ رہا ہے **واشرقت الارض بنور ربھا** زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گی۔ **قال رب الارض امام الارض** فرمایا تمہیں پتہ نہیں کہ زمین کا امام ہی تو زمین کا رب ہوتا ہے (علیؑ حق) اس طرح پوچھنے سے خوشی ہوتی ہے مجھے، یقین بڑھانے کیلئے پوچھنا تم میں سے

ہرایک کا حق ہے''رب'' اسم صفت ہے، نماز میں پڑھتے نہیں ہو

رب ارحمھما کما ربیانی صغیرا پالنے والے میرے ماں باپ پر ایسے ہی رحم کر جیسے میں چھوٹا تھا اور انہوں نے میری ربوبیت کی، ماں باپ کو رب کہا ہے قرآن نے اور یہ آیت ہے قرآن کی یہ آیت ہے، قرآن نے ماں باپ کو رب کہا اور تیرے رسولؐ کی حدیث ہے یا علی انت ابوا ھذہ الامۃ. اے علیؑ تو اور میں ہی تو اس امت کے باپ ہیں (اللہ اکبر) تو یہ صفت ہے، حضرت عبدالمطلبؑ کا واقعہ، شیعہ سنی کتابیں بھری پڑی ہیں، چھوٹی سے چھوٹی بڑی سے بڑی کتاب میں کہ جب ابراہ ہاتھیوں کا لشکر لے کر کعبہ گرانے آیا، راستے میں دو سو اونٹ چر رہے تھے جناب عبدالمطلبؑ کے، تو ابراہ کے لشکر والوں نے ہنکا لئے، سرکار کو اطلاع ملی، چلے، دُور تھے، وہ جو بڑا ہاتھی لایا تھا کعبہ گرانے کیلئے محمود نام تھا اس ہاتھی کا فسجد الفیل لعبد المطلبؑ ہاتھی نے عبدالمطلبؑ کو سجدہ کیا، لاہور والو یہ ہوتا ہے معیار معرفت، ہم نے معرفت کے سبق بھی اسی خاندان سے لیے ہیں۔ لوگوں نے کہا عبدالمطلبؑ ہاتھی نے سجدہ کیا تمہیں؟ کہا مجھے نہیں کیا اس نور کو کیا ہے جو میری پیشانی میں ہے (نعرہ رسالت، نعرہ حیدری)

یہ کسی کی پیشانی میں ہوں تو سجدوں میں آسکتے ہیں (العظمۃ للہ) ابراہ یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا۔ حیران ہوا، چہرے سے نور، تجلیاں نکلتی ہوئیں، میرا ہاتھی سجدہ کر رہا ہے، اس نے مسند چھوڑی تعظیم کو، ہاتھ پکڑ کے اپنی جگہ پر بٹھایا، حضور کیسے تشریف لائے؟ تیرے نوکر میرے دو سو اونٹ ہنکا کر لائے، وہ واپس کر، کہتا ہے کمال ہے جو تصور تھا تیری عزت کا سارا چکنا چور ہوگیا، میں تیرا کعبہ گرانے آیا ہوں اور میں نے دل میں تہیہ کیا اگر تُو سفارش کرے گا تو میں نہیں گراؤں گا تجھے کعبے کی فکر نہیں اونٹوں کی پڑی ہے، اب یہ لفظ میں نے تاریخ میں نہیں لکھے، عبدالمطلبؑ نے مسکرا کر فرمایا انا رب الابل ولھذا البیت رب الاخر فرمایا میں اونٹوں کا رب ہوں کعبے کا رب کوئی اور ہے (العظمۃ للہ) بس اللہ نہیں کہنا باقی سب کچھ کہنا

جائز، سمجھ میں آئی بات یانہیں؟ اگر یہ دل میں ہیں سویا ہوا ہے تو نمازی، اگر یہ دل میں نہیں نماز والے کی نماز لعنت کر رہی ہے، نقطے کی تجلی ب، ب کی تجلی اسم، اسم کی تجلی اللہ، اللہ کی تجلی الرحمٰن، الرحمٰن کی تجلی الرحیم اور اس کی تجلی قرآن، رسولؐ فرماتے ہیں کتنے قاری ہیں قرآن کے وہ قرآن پڑھتے ہیں قرآن لعنت کرتا ہے، نہیں نہیں......اب بھی اگر کسی دل میں شک کا جرثومہ رینگ رہا ہے میدان صفین، ساری رات علیؑ کا لشکر سویا رہا، شام کا لشکر قرآن پڑھتا رہا تسبیحاں پڑھتا رہا، نماز پڑھتا رہا، فجر کی اذان ہوئی فجر کی اذان کے وقت علیؑ کا لشکر جاگا، علیؑ کے ایک نوکر نے سوال کر دیا مولاؑ حق پر ہم ہیں سوتے ہم رہے وہ باطل والے ساری رات نوافل نمازیں تسبیحیں تلاوت، منبر سے کہہ رہا ہوں کون چھپا سکتا ہے خیبر شکن کے اس جملے کو، سرخی جلال آئی وجہہ اللہ کے صحیفہ انوار پر، علیؑ نے فرمایا جاہل تجھے خبر نہیں نوم علی یقین خیر عبادت علی غیر یقین یقین پر آئی ہوئی نیند بے چینی کی عبادت سے افضل ہے، یہ سو رہے تھے دل میں یقین تھا علیؑ حق ہے (علیؑ حق) سارے جلوے اسم کے ہیں اگر اسم نہ ہو بسم اللہ میں، نہ اللہ ظاہر ہو، آج ترجمہ کر رہا ہوں بسم اللہ کا پانچویں مجلس میں ترجمہ ہو رہا ہے۔

سب نے یہی ترجمہ کیا ''شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے'' نحو پڑھنے والے طالب علم بھی جانتے ہیں البالاستعانت ''ب'' قانون نحو کے مطابق استعانت کے لیے ہوتی ہے مدد کے لیے کتبت بالقلم میں نے قلم سے لکھا یعنی قلم کی مدد سے لکھا، میں نے آدھا ترجمہ تو کر دیا۔ کتبت بالقلم قلم کے ساتھ لکھا یعنی قلم کی مدد سے لکھا اللہ کہہ رہا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم ساتھ مدد اللہ کے اسم کی (العظمۃ للہ) سمجھ میں آ رہی ہے بات یا نہیں؟ کوئی مائی کا لال میدان میں آئے، میرے ترجمے کو چیلنج کرے، قانون استعانت کو چیلنج کرے اسے غلط ثابت کرے اور اگر نہیں کر سکتا تو اللہ کہہ یہ رہا ہے قرآن کا آغاز ہو رہا ہے اللہ کے اسم کی مدد سے، میں نے اللہ سے پوچھا کہ پالنے والے لاہور والے

تو حیران ہو جائیں گے کچھ پاگل ہو جائیں گے کچھ آنکھیں پھاڑ کر مجھے دیکھیں گے کچھ کے منہ کھُلے رہ جائیں گے تو تُو مجھے آج ہی بتا اللہ ہو کے اسم سے مدد مانگتا ہے؟ اللہ نے کہا جاہل نہ بن تُو اشرف الخلوق ہو کے قلم سے مدد مانگتا ہے اللہ نے کہا تیری قدرت میں شک نہیں لیکن اگر قلم مدد نہ کرے تو تیری دل کی دل میں رہے (العظمۃ للہ) اور اللہ نے کہا میری مدد یہ ہے کہ وہ میرا اسم ہے اور جہاں میرا اسم مدد کر رہا ہے میں ہی تو کر رہا ہوں، نہیں! جب تک مجھے یقین نہیں ہو جاتا کہ آخری بندے تک، جب تک مجھے ہر شخص یقین نہیں دلاتا کہ یہ ترجمہ تمہاری سمجھ میں آ گیا تب تک میں آگے نہیں پڑھتا کیونکہ جو میں آگے کہنا چاہتا ہوں وہ سر سے گزر جائے گا، سمجھ گئے؟ چیلنج کر رہا ہوں، سر اٹھاؤ، پہلے اسم تلاش کرو۔ ''اسم'' دو مکتبہ فکر ہیں۔ایک کہتا ہے یہ وسم سے نکلا ہے ایک کہتا ہے سمُو سے، پہلے تو میں دونوں پڑھ دیتا تھا لیکن آج فیصلہ بھی کروں گا وسم والے غلط ہیں سمُو والے ٹھیک ہیں وسم کے معنی ہیں ''علامت'' سمُو کے معنی ہیں ''بلندی'' یعنی اسم بلندی سے نکلا یہ صحیح ہے۔مولانا جس کی دلیل ہے لغت عرب کا قانون ہے کہ ہر لفظ جب تصغیر میں ڈھلتا ہے یعنی اسمِ مُصغر بنتا ہے تو اپنی اصل کو ظاہر کر دیتا ہے آل کا لفظ سنا ہے ناں؟ اسکی تصغیر اُویل نہیں ہے اُھیل ہے، جاؤ شیعہ، سنی، کافر، مشرک اپنے پرائے جو بھی عربی دان ہیں اُن سے پوچھو گے آل کا اسمِ مُصغر کیا ہے وہ فوراً کہیں گے اُھیل یہاں سے پتہ چلا کہ اصل میں لفظ آل نہیں اہل ہے، اگر اُویل ہوتا تو پھر اصل آل ہوتا، اب آلِ بیت اصل نہیں ہے اہل بیت اصل ہے سمجھ میں آ گئی بات، جی، اسی طرح اگر وَسم سے ہوتا تو اس کی تصغیر وُسیم ہوتی، جب کہ وُسیم نہیں سُمی ہے جاؤ کسی سے پوچھ لینا اسم کا اسمِ مُصغر سُمی تو ظاہر ہوا یہ سمُو سے ہے ''بلندی'' کمزور پھیپھڑے والو اٹھ جاؤ کم ظرف ضمیر والو چلے جاؤ، غضنفر ہر مُقصر کی گردن پر پاؤں رکھ کر کہنے لگا ہے اسم ہے سمُو سے بُلندی سے، اسم اللہ وہ ہوگا جو اتنا بلند ہو جتنا اللہ بلند ہے (علیؑ حق، العظمۃ للہ)

جتنا اللہ بلند جس کے بعد کوئی بلندی نہ ہو جسے اللہ اتنا بلند رکھے کہ اس کے مولاؑ کو بھی اسکے اوپر بلند نہ ہونے دے (اللہ اکبر) جی جی .... یہی وجہ تھی کندھا علیؑ نے جھکایا تھا، نبیؐ نے بت توڑنے کے وقت پاؤں بھی اٹھایا تھا آیت آ گئی تھی۔

میرے حبیبؐ ٹھیک ہے تُو علیؑ کا مولا ضرور ہے مگر علیؑ میرا اسم ہے میرے اسم کو نہ جُھکا (العظمۃ للہ، داد و تحسین) عند الله فاولئک هم الظالمون جو اللہ کی حدوں سے سرکشی کریں وہی لوگ تو ظالم ہیں، تیرے امام ہشتمؑ فرماتے ہیں نحن حدود الله اللہ کی حدیں ہم ہی تو ہیں (اللہ اکبر) اب کچھ پتہ چلا، کون ہے اللہ کا اسم؟ علیؑ مولا، مولا نا خطبہ غدیر یہ میں ایک خطبہ غدیر ہے ایک خطبہ غدیر یہ ہے خطبۃ الغدیر غدیر خم پر دیا گیا تھا اور

خطبة الغديريه امیر کائنات نے اپنی ظاہری خلافت کے زمانے میں اٹھارہ ذی الحجہ کو، آ گئی تھی جمعے کے دن پر مولاؑ نے دو خطبے اکٹھے پڑھے اور حوالہ بھی آج کل کے کسی شبراتی، جمعراتی کا نہیں حوالہ بھی میرے پاس شیخ الطائفہ ابو جعفر طوسی رضوان للہ علیہ اور چار بڑی کتابیں تیری کہلاتی ہیں ناں کافی، من لا یحضر الفقیہ، تهذیب اور الاستبصار ، تو آخری دو کتابوں کے مصنف ہیں شیخ الطائفہ، انہوں نے اپنی کتاب مصباح میں اس خطبے کو نقل کیا میں سارا خطبہ نہیں پڑھنا چاہتا، پہلے توحید کی تعریف کی اب علیؑ سے زیادہ توحید کون بتائے گا، پھر محمدؐ بتایا (اللہ اکبر) اب میں کیا کیا سناؤں کم از کم ایک عشرہ چاہیے پھر اس خطبے کے لیے، کم از کم ایک عشرہ وہ بھی روزانہ برق رفتاری سے کچھ پڑھا کروں گا پھر دو چار جملے تشریح کے کروں گا تو پھر کم از کم ایک عشرے میں کچھ، اس میں سے صرف ایک جملہ بتانا چاہ رہا ہوں آج، پھر نبیؐ بتایا پھر اہل بیتؑ کی طرف آئے یعنی اپنے آپ کو اپنی اولاد کے بارے میں کیا جملہ بولا علیؑ نے، حوالہ سُن لیا ناں؟ یا تو میرے پاس آنا یہ کہنے کیلئے کہ نہیں مصباح میں، کوئی اور بک بک سننے کے لیے میرے پاس فالتو وقت نہیں ہے یا تو کہہ دینا کہ جو حوالہ دیا ہے وہ غلط ہے یا یہ کہنا اس میں یہ جملہ نہیں تھا یا یہ کہنا تیرا ترجمہ

غلط ہے چوتھی بات سننے کے لیے میں تیار ہی نہیں، علیؑ فرماتے ہیں کون ہیں ہم، کون ہے محمدؐ کی اہل بیتؑ، فرمایا **انشاھم فی القدم لقرن قرن وزمن ذمن اللھم بتعالیته وسماء الی رتبته**

اللہ نے قِدم میں، قَدیم ہوتا ہے ناں تو جس وقت قدیم ہوا اس وقت کا نام قِدم ہے علیؑ کہتے ہیں اللہ نے اہل بیتؑ کو قِدم میں خلق نہیں کیا انشاء کیا (اللہ اکبر) انشاء املاء تو سنتے رہتے ہوناں انشاء کیلئے تو وجود ہی نہیں ہوتا، انشا کا تو جسم ہی نہیں ہوتا **انشاھم فی القدم** اللہ نے قِدم میں جب وہ قدیم تھا اُس وقت اہل بیتؑ کو اِنشاء کیا اپنی ذات سے، ہر کرم کی خاطر ہر زمانے کی خاطر، توجو! آگے فرماتے ہیں **اللھم بتعالیته** اتنا بلند کیا اللہ نے انہیں جتنا خود بلند تھا **وسماء الی رتبته** اور اتنا اونچا لے گیا انہیں جتنا اُس کا رتبہ تھا، جی جی چونکہ اللہ کی بلندی کا نام ہے علیؑ (اللہ اکبر) اَو پست نمازوں کے فقیر تاجر! گھٹیا سجدوں کے مفلس بھکاری! تیری گھٹیا نماز میں اللہ کی بلندی نہیں آسکتی؟ (علیؑ حق) اس لیے اسم، بس گھبرانا نہیں، نتیجہ لو، اسم سَمُو سے اللہ کا سَمُو اللہ کی بلندی ہے علیؑ، جی، جو اللہ کی بلندی ہے تو بسمہ اللہ کا ترجمہ کیا ہوگا؟ "ساتھ اس اللہ کی بلندی کی مدد کے ساتھ جو علیؑ ہے" نہیں نہیں......اب ایسے نہیں، کل میں نے سفر بھی بہت کرنا ہے مجالس بھی بہت پڑھنی ہیں نہیں جاؤں گا میں، بخاری صاحب کراؤ بند گیٹ، لگاؤ تالے چابی میری جیب میں ڈالو میں بھی کل تک یہیں یہ بھی یہیں، اب میں اپنے آپ میں نہیں رہا جی جی اب میں بشری قوس سے باہر آ گیا ہوں یا فیصلہ کرو حلالیوں کی طرح اور پھر چلے جاؤ، سمجھ میں آ رہی ہے بات، کیا ہے ترجمہ بسم اللہ کا؟ اللہ کے اسم کی مدد کے ساتھ، اب آسان کر لیں، یا اور اسم لاؤ ورنہ میں جگر پھاڑ ترجمہ کرنے لگا ہوں "علیؑ کی مدد کے ساتھ" سمجھ میں آئی بات "علیؑ کی مدد کے ساتھ" آپ سارے بولو گے ورنہ خدا کی قسم گھر نہیں جاؤ گے، بولو کیا ہے ترجمہ؟ "علیؑ کی مدد کے ساتھ" جیتے رہو جب تک تمہارا دل چاہے، اب مجھے تسلی ہوگئی ہے کہ حلالی ہیں میرے

سامنے، برداشت کریں گے سمجھیں گے، کون ہے اللہ کا اسم؟ علیؑ۔ پڑھ قرآن شروع ہو رہا ہے علیؑ کی مدد کے ساتھ، اللہ کے اسم کی مدد کے ساتھ، آؤ آؤ پہلی وحی آرہی ہے جبرائیلؑ نبیؐ کے سامنے کھڑا ہے اقرا باسم ربک الذی خلق (داد و تحسین، علیؑ حق) ''اقرا پڑھ ب استعانت کے لیے یہاں بھی وہی ب اقرا باسم ربک الذی خلق۔ نہیں نہیں...... کلیجے کانپے تو نہیں دھڑکنیں ڈوبی تو نہیں، سانسیں تنگ تو نہیں ہوئیں تو پھر سنبھال کلیجہ غضنفر کرنے لگا ہے ترجمہ اقرا باسم ربک الذی خلق۔ پڑھ اے محمدؐ علیؑ علیؑ کر کے (داد و تحسین، علیؑ حق) سر سے تو نہیں گزر گئی؟ جب علیؑ کے مولاؐ سے کہا جا رہا ہے کہ علیؑ علیؑ کر (اللہ اکبر) جب علیؑ کے مولاؐ سے علیؑ کے سردار سے کہا جا رہا ہے پڑھ علیؑ علیؑ کر کے، چونکہ میرے حبیبؐ اگر آپؐ نے پہلے پڑھا ہوتا تو ہم علیؑ سے کہتے پڑھو محمد محمد کر کے چونکہ پہلے پڑھا اس نے تھا (اللہ اکبر) جی ہاں اسی لیے تو بسم اللہ کا اثر ظاہر نہیں ہوتا پتہ نہیں ہوتا اس میں ہے کیا، بے علمی پھر بے یقینی، اگر کچھ تھوڑا بہت پتہ چل بھی جائے تو پھر بھی بے یقینی، کتابوں میں بڑا ایک مشہور واقعہ ہے صدیوں پہلے کا، کوئی صاحب منبر سے کہہ رہے تھے بسم اللہ میں وہ برکت ہے سامنے دریا آجائے بسم اللہ پڑھ کے گزر جاؤ، ایک چرواہا بیٹھا تھا اس نے کہا اللہ بھلا کرے مولوی صاحب کا میں بکریاں میلوں دور پل سے گزارنے کے لیے جاتا ہوں، سات آٹھ میل جاتے ہوئے سات آٹھ میل آتے ہوئے، بڑا نسخہ ہاتھ آگیا ہے آئندہ اسی طرح کروں گا بسم اللہ پڑھتا آگے آگے خود چلتا پھر پیچھے پیچھے بکریاں، پار اتر جاتا، ایک دن اتفاقاً مولوی صاحب نے دیکھ لیا، اوئے یہ ولایت تجھے کہاں سے ملی؟ اس نے کہا مجھے کہاں سے ملی، حضور آپ ہی نے تو کہا تھا اور میں اکیلا نہیں بکریوں سمیت آتا جاتا ہوں، کہنے لگا ٹھیک ہے اب میں بھی ایسے ہی کروں گا لیکن پہلے اکیلے میں آکر تجربہ کروں گا، شک کا پہلا بت آگیا، منہ اندھیرے آیا، اچھا ایسے کرتا ہوں لباس اتار کے لنگوٹ کس لوں کہیں ڈوبکی نہ کھا جاؤ، شک کا دوسرا بت، کوئی جھاڑی قریب دیکھوں اسے پکڑ کر

اتروں، تیسرا بت، پاؤں رکھا اور بس پانی میں، یعنی علم نہیں ہوتا پھر یقین نہیں ہوتا ورنہ ذات واجب کی قسم اللہ نے جو ہر نبی کے زمانے میں بسم اللہ نازل کی ہے اس کی علت ہی یہ ہے وہ جانتے بھی تھے کہ اسم کے پردے میں کیا ہے اور مانتے بھی تھے کہ جسے مانے بغیر اللہ نے ہمیں نبوت ہی نہیں دی اس کی مدد کے بغیر اور کیا مل سکتا ہے درود پڑھ لو مل کر باآواز بلند (صلوٰۃ) کچھ لطف آیا یا وقت ضائع ہوا؟ خوش رہو آباد رہو مولاؑ تمہارا حُسنِ مودت قائم و دائم رکھے، روزانہ پوچھتا ہوں اور یہی فقرہ یہی جملہ بار بار صرف اس احساس کو اجاگر کرنے کے لیے کہ لاکھ دریا علم کے بہا دیئے جائیں جب تک چار آنسو نہ بہیں آنکھوں میں نمی نہ اترے اور کوئی راضی ہو یا نہ ہو شام سے آنے والی راضی نہیں ہوتی، نہ اسے ہمارے علم سے کچھ لینا دینا نہ ہماری خطابت کے لیے آتی ہے اس کی آمد کا مقصد ہے پُرسہ، بس درد کی داستان وہی ہے جو چودہ صدیوں سے سُن رہے ہو تمہارے تصور سے بہت پہلے میں منبر خالی کرنے لگا ہوں اس یقین کے ساتھ کہ جس کے دل میں قبر ہے سُلطانِ کربلا کی، اگر سمجھ میں آگیا تو قبر میں بھی ماتم کے لیے کافی ہے مسند لگی ہے، خون رونے والا لہو رو رہا ہے سامنے ابن منذر مدائنی بیٹھا ہے، ابن منذر نے سوال کر دیا مولاؑ تیرے خون رونے کے لاکھوں عذر، مانتا ہوں اس بات کو لیکن مولاؑ اگر مناسب سمجھیں تو آپؑ مجھے یہ بتائیں گے کہ سب سے زیادہ لہو کونسی چیز رلاتی ہے آپ کو، امامؑ نے پوچھا تم کیوں سوال کر رہے ہو، مولاؑ تیرے حُب داروں کو بتاؤں گا وہ روئیں گے ان کی نجات پکی ہو جائے گی، فرمایا اگر یہ نیت ہے تو پھر سُن، چوٹ لگے تو معاف بھی کر دینا، بیمار کربلا نے فرمایا ابن منذر کربلا سے شام تک میری چار سالہ معصومہ بہن نے چھیاسٹھ دن کے سفر میں مجھ سے چند فرمائشیں کیں، ابن منذر روتا اس لیے ہوں کہ میں پوری ایک بھی نہ کر سکا، مولاؑ مناسب ہو تو کچھ مجھے بتا دیں، سجادؑ نے اسے تین بتائیں، میں آج کی مجلس میں تمہیں صرف ایک بتا رہا ہوں، مولاؑ کیا؟ فرمایا قافلہ رواں دواں تھا شامی حرامی خود سائے میں اترتے تھے ہمیں دھوپ میں بٹھاتے تھے،

ایک دن ہمارا قافلہ اترا، سامنے ایک جھاڑی تھی میری معصومہ بہن نے مجھ سے آ کر کہا بھیا دھوپ میں بیٹھ بیٹھ کر جھلس گئی ہوں میں، اجازت ہو تو سائے میں چلی جاؤں، سجادؑ کہتا ہے کاش میں نے اجازت نہ دی ہوتی میں نے کہا بہن میں تو نہیں روکوں گا کوئی اور نہ روک دے، اب چوٹ لگے تو معاف کر دینا، فرمایا ابھی جا کر بیٹھی تھی شمر حرامی دوڑا دوڑا آیا، شمر حرامی نے معصومہؑ کے سر پر ہاتھ رکھا طمانچے مار کر کہا کس کی اجازت سے سائے میں آئی، رو کر کہا نہ مار آج کے بعد سائے میں نہیں بیٹھوں گی۔

الا لعنة الله علی القوم الظالمین

خطاب نمبر 6

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توجہ ہے بات شروع کی جائے ،زندگی اور شعور کے لیے چار چیزیں ہونا ضروری ہیں ان میں ایک بھی نہ ہو یا مجروح ہو جائے زندگی اور شعور کی ضمانت نہیں ہوتی چہرہ، دماغ، سینہ اور دل، ہے بڑی بات، میرے سامنے ڈاکٹر بھی ہیں اور جنہوں نے علم طبعیات کو پڑھا ہوگا وہ اس بات کو سمجھ سکتے ہیں اعضا میں نقص ہو بھی صحیح، کسی کا بازو شل ہے اور یہ چار چیزیں سلامت ہیں شعور بھی باقی ہے زندگی بھی چل رہی ہے لیکن اگر ان چار چیزوں میں سے ایک چیز نہیں ہے یا مفلوج ہے نہ شعور نہ زندگی بسم اللہ الرحمن الرحیم میں لفظ اللہ دل ہے اور لفظ اسم چہرہ ہے لفظ رحمٰن سینہ ہے اور لفظ رحیم دماغ ہے ب ان سب کا پردہ ہے یہی سلسلہ ازل سے جاری ہے آج تک ہے ابد تک رہے گا، میں نے جانا اور طرف ہے تھوڑا سا اشارہ دے دیتا ہوں، میں نے کتب اہل بیتؑ میں پڑھا ہے ان ارض کربلا بمنزلة القلب فی الانسان وارض کوفه بمنزلة الصدر وارض مکة بمنزلة الوجه وارض المدینة بمنزلة الدماغ کربلا کی زمین زمینوں میں ایسے ہے جیسے بدن میں دل (اللہ اکبر) پتہ نہیں میں نے کیا کہا کس نے کیا سنا کیا سمجھا، زمین کربلا دل ہے زمین مکہ چہرہ ہے زمین کوفہ سینہ ہے اور ارض مدینہ دماغ ہے، کمال دل کا ہوتا ہے رابطہ چہرے سے ہوتا ہے (کسی نے داد و تحسین اور نعروں پر اعتراض کیا) بخاری صاحب میں یہ بتاؤں ذکر آل محمدؐ میں سرور اور مودت میں مومن جو بھی کر جائے اسے روکا نہ کریں (نعرہ حیدری) میں نے محرم کے عشرے میں مغلپورہ میں آپ کو حدیثِ رسالتؐ سنائی تھی کہ شبِ معراج

رسولؐ فرماتے ہیں میں نے انبیاء کو نماز پڑھائی پیچھے مڑ کر دیکھا تو علیؑ پر نظر پڑی اور رسولؐ نے آگے لفظ یہ فرمایا تھا۔ فحتذزت سرورا علیؑ کو دیکھ کر میں خوشی سے جھوم اٹھا تو جب نبیؐ علیؑ کو دیکھ کر جھوم سکتے ہیں ہماری کیا حقیقت ہے اور میں اس قابل نہ سہی لیکن تمہارے پانچویں امامؑ کی حدیث پڑھی ہے میں نے اور انبار کتابوں کا میرے ذمہ، فرماتے ہیں جب زمین پر میری جد کا کوئی مداح ذکرِ خیبر شکن کرتا ہے اقبلت الملائکة تقبل وجوهاهم فرشتے ایک دوسرے سے بڑھ بڑھ کے اس کا منہ چومتے ہیں (سلطان العلماء بہت خوبصورت جواب دیا آپ نے جن لوگوں کو اعتراض تھا مجھے کوئی اعتراض نہیں تھا) مولاؑ آپ کو خوش رکھیں ایسے سوالات پر بخاری صاحب میں خوش ہوتا ہوں بشرطیکہ وہ اضافہ علم کے لیے کیے جائیں، دیکھو، نہ پوچھنا جرم ہے۔ یہ نہ پوچھنے نے ہی تو دن دکھائے ہیں کہ آج ہم علیؑ کو بیٹھ کر سوچتے ہیں اگر پہلے سے ہی پوچھنے کی عادت ہوتی میری قوم کو تو پھر یہ دن نہ دیکھے جاتے، اب تسلی سب کی ہوگئی؟ بات کہاں تھی بھلا؟ دل پر۔ شاباش، کمال دل کا ہوتا ہے رابطہ چہرے سے، یہ منبر سے میں علم ظاہر کر رہا ہوں یہ دل سے نکل رہا ہے لیکن ہاتھ چہرے کی طرف اٹھ رہے ہیں یعنی آپ میرے دل پر انگلی رکھ کر واہ واہ نہیں کر رہے میرے چہرے کی طرف دیکھ کر درحقیقت میرا چہرہ داد لے کر میرے دل کو منتقل کر رہا ہے۔ زمین کربلا دل ہے زمین مکہ چہرہ ہے اسی لیے ظاہری سجدہ مکے کو ہوتا ہے (علیؑ حق) اب سمجھ میں آ گئی ہے بات یا نہیں، کربلا کو سجدہ اس لیے نہیں کہ وہ دل ہے ابھی شعور میں وہ آ گہی نہیں کہ کربلا کو سجدہ ہو، انتظار ہے کربلا کو کسی کی آمد کا (العظمة للہ) جی جی...... چونکہ چہرہ ہے زمینوں کا اس لیے نمازی سجدہ کرتا ہے اسے اور یہ سجدے لے کر دیتی ہے کربلا کو یہ فیصلہ لاہور والوں کو کرنا ہے جس کے بیٹے کی دھرتی سجدے کی حق دار ہے وہ خود نماز میں آنے کے لائق نہیں ہے؟ (اللہ اکبر) جو کچھ میں نے کتب اہل بیت میں پڑھ رکھا ہے اگر آج میں ظاہر کردوں ظرف چھلک جائیں گے لہٰذا ٹھنڈی سانس لیکر میں نے اسے دل میں دبا لیا، تو

بالکل بسم اللہ بھی یہی کچھ ہے اللہ بسم اللہ میں دل ہے، اسم چہرہ ہے، نہیں نہیں نہیں......
صرف ایک منٹ دیجئے مجھے، ہر شئے کا پست ترین وجود ہوتا ہے وجودِ مکتوبی اور اعلیٰ ترین
وجود ہوتا ہے وجودِ حقیقی، آپ کاغذ پر لکھ دیں "غضنفر" اور منبر پر لگا دیں ساری رات آپ اس
کے سامنے بیٹھے رہیں تقریر نہیں ہوگی، کیوں؟ یہ غضنفر کا پست ترین وجود ہے لکھا ہوا وہ نہ بول
سکتا ہے نہ آپ تک علم منتقل کر سکتا ہے جب تک حقیقی غضنفر منبر پر نہ آئے، لفظوں میں آیا ہوا
وجود اس سے بلند ہوتا ہے، یہ جو تمہارے گھروں میں لکھا ہوا قرآن پڑا ہے یہ قرآن کے
تنزل کا آخری ترین درجہ ہے، قرآن گھروں میں ہے ناں؟ کونسا گھر ہے جس میں قرآن
نہیں، وجہ کیا ہے بیمار پر آپ آیتیں پڑھ کر کیوں پھونکتے ہیں، بھئی جو گھر میں پڑا ہے وہ
وجودِ مکتوبی ہے جو پڑھ کر پھونک رہے ہو یہ ملفوظی ہے جو لوحِ محفوظ میں ہے وہ ظہور کا وجودِ
حقیقی ہے اور حقیقی قرآن لدنِ الٰہی میں، اب ذہن میں رکھنا ہے، سب سے پست وجود کیا
ہوتا ہے؟ لکھا ہوا، آؤ لاہور والو میں وقت یاد دلاؤں بازارِ مصر میں منادی ہو رہی ہے کل
یوسف بکے گا کل یوسف نیلام ہوگا، عزیزِ مصر تک، بادشاہ مصر تک خبر پہنچی، ایک غلام بکنے کو
آیا، بشر ہو کر بھی بشر لگتا نہیں، پیکرِ بشری میں ہے کوئی عجیب و غریب چیز، عزیزِ مصر بازار میں
آیا، دیکھا، تھا کافر، محبتِ یوسف موجزن ہوئی، جحت سے پیار کافر بھی کر لے تو صلہ مل
کر رہتا ہے، بادشاہ تھا بولی دے دی، تول کے لوں گا، سونا، چاندی، ہیرے جواہرات اب
کون بولی بڑھائے، ترازو کے ایک پلڑے پر یوسف بیٹھ گیا دوسرے پر خزانے آنا شروع
ہوئے، میں نے اسی جملے کی روشنی میں فیصلہ کرنا ہے اگر انصاف نہ ہوا تو سمیٹ کر یہیں
مصائب شروع کر دینا ہے چونکہ ریت پر کیچڑ پر موتی نچھاور کرنے سے میرے مولا علیؑ نے
بھی مجھے روکا ہے میرے مولاؑ کا فرمان ہے کبھی کیچڑ پر موتی نچھاور مت کرو۔ قوتِ خرید ہوگی
تو پھر بات چلتی رہے گی، خزانے، چاندی، سونا، ہیرے، جواہرات، الماس، نیلم، یاقوت،
خزانہ دار نے عزیزِ مصر کے کان میں سرگوشی کی حضور خزانے صاف، ساری چاندی آ گئی سارا

سونا آ گیا سارے ہیرے ختم ہوگئے، چہرہ اتر گیا، یوسفؑ نے دیکھا، پریشان کیوں ہو گیا ہے؟ کہا پریشان کیوں نہ ہوں محبت سے خریدنا چاہا تھا خزانے لٹا دیئے، تیرے پلڑے کو جنبش نہیں، بظاہر تیری جتنی جسامت کے تجھ جیسے بیس آدمی اس خزانے کے مقابلے میں تُل سکتے تھے، تیرا پلہ ہلا ہی نہیں، یوسفؑ نے مسکرا کر کہا نبوت کو دنیاوی وزن سے تولے گا (العظمۃ للہ) پریشان ہو گیا آنکھوں میں آنسو تھرے، کہا رو کیوں رہا ہے؟ کہا بدقسمتی پر، کہا محبت ہے مجھ سے؟ محبت تھی تو خزانے لٹائے، کافر کی محبت دیکھ کر جحت کو رحم آ گیا، کہا اچھا اگر یہ بات ہے تو کاغذ قلم دوات لے آ، لاہور والو چاہے کافر تھا جب نبی نے کاغذ قلم لانے کو کہا...... (نعرہ حیدری) کافر تھا فوراً کاغذ قلم پیش کیا، تو جو! کتابیں میں نے بنائیں نہ روایتیں میں نے لکھیں، کاغذ پر لکھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (العظمۃ للہ) جی جی......اللہ جانے کس کے سر سے گزرا کس کے صحن دل میں اترا، سب سے پست وجود ہوتا ہے لکھا ہوا (داد وتحسین) نہیں! کس کے کلیجے میں ہلچل ہے میں نہیں جانتا کس کے سینے میں زلزلہ ہے مجھے علم نہیں، سر اٹھاؤ، بسم اللہ لکھی پرچی دے کر کہا ڈال اُدھر، پہلے ہلا نہیں تھا اب یوسف کہاں......(اللہ اکبر) حالانکہ روز اشارے بھی دیتا ہوں کل رات تفصیلی بات بھی ہوئی اگر کوئی بھولا ہے یا کوئی نہیں آیا ہے، کون ہے اسم؟ علیؑ۔ امیر کائنات کی زیارت میں پڑھا کرتا ہے ہر شخص السلام علی اسم اللہ الرضی ووجہ المضیی وجنبہ العلی اے اللہ کے پسندیدہ اسم میرا اسلام، بسم اللہ اسم ہے علیؑ، جنگل میں پڑھ رہا ہوں یا آبادی میں سوچ کی بیماری والے ہیں یا ماننے والے او جس علیؑ کے نام کی پستی کے برابر نبوت نہ ٹکے علیؑ کا مقابلہ ٹکے کا ملاں کریگا؟ (علیؑ حق) جس علیؑ کے نام کی پستی سے نبوت نہ تولی جا سکے اس علیؑ سے اس ملاں کو تولا جائے گا جس کے شجرے مشکوک ہیں، نہیں تولا جا سکتا ہے، حالانکہ میں نے پہلے کہا تھا کہ قرآن کا وجود مکتوبی ہے اس میں وہ کمال نہیں، قرآن بڑی شے ہے، اور صرف قرآن کلام الٰہی ہے، میں چیلنج سے کہہ رہا ہوں منبر کی بلندی سے تورات،

زبور، انجیل کو نازل اللہ نے کیا لیکن اسے کلام اللہ نہیں کہا گیا، کلام اللہ صرف قرآن، میں صرف نبیؐ کی مثال دوں گا، جو کے کُلُ محمدً کے مفاہیم کو جانتے ہیں وہ اپنی اپنی سوچ کے مطابق سفر کرتے رہیں آؤ زرا دیکھو قرآن میں اور تیرے نبیؐ میں فرق کیا ہے؟ میں نے قرآن کی ورق گردانی کی سورۂ بنی اسرائیل کی آیت آئی **وننزل من القرآن ماهو شفاء ورحمة للمومنين** (سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر 82) قرآن کہتا ہے میں مومنین کے لیے رحمت ہوں، میں نے قرآن سے پوچھا اور میرا نبی؟ کہا **وما ارسلنک الا رحمة للعلمين** کہاں مومنین کی رحمت کہاں عالمین کی...... (نعرہ رسالتؐ) قرآن مومنین کے لیے رحمت میرا نبیؐ عالمین کیلئے رحمت، سر اُٹھاؤ، قرآن کا حافظ جہنمی ہوسکتا ہے لیکن رسول کا حقیقی حُب دار جہنم نہیں جاسکتا (العظمۃ للہ)

قرآن اپنے عوارض میں اپنی صفات پیدا نہیں کرسکتا، کیا مطلب ہے؟ قرآن کے عوارض کیا ہیں؟ جس کاغذ پر لکھا گیا یہ عرض ہے جس غلاف میں لپیٹا گیا ہے یہ عرض ہے، جس چمڑے کی جلد میں بند ہوا یہ عرض ہے، جس لکڑی کے رحل پر رکھا گیا یہ عرض ہے، قرآن اپنے غلاف کو قرآن نہیں بنا سکا، قرآن اپنی رحل کو قرآن نہیں بنا سکا قرآن اپنے چمڑے کو قرآن نہیں بنا سکا، لیکن جیسے محمدؐ کا سایہ نہیں تھا کپڑوں کا بھی سایہ نہیں تھا (داد و تحسین) چلے تو نہیں گئے میرے دوست، طبعیت میں گھبراہٹ تو نہیں آئی، سینہ تنگ تو نہیں ہونے لگا، سانسوں میں گھٹن تو نہیں اُتری، قرآن اپنے غلاف میں اپنی صفت پیدا نہیں کرسکا لیکن رسولؐ نے اپنے لباس میں وہی صفت پیدا کردی جو خود میں تھی، نہیں! علمائے کرام میرے دائیں بائیں بیٹھے ہیں ارباب منبر بیٹھے ہیں صاحبان علم بیٹھے ہیں حدیث رسولؐ ہے ایک وقت آئے گا قیامت سے پہلے قرآن کاغذ سے غائب ہوجائے گا قرآن سینوں سے ڈھل جائے گا دماغوں سے مٹ جائے گا، کیوں یا رسولؐ اللہ؟ کہا واپس چلا جائے گا یعنی خود تو آسمان پر چلا گیا رحل کو نہیں لے جاسکا قرآن، خود جائے گا غلاف کو نہیں لے جائے گا، قرآن خود جائے گا چمڑے کو

نہیں لے جائے گا لیکن شب معراج جیسے محمد گیا ویسے کپڑا گیا ویسے چمڑا......(داد وتحسین، نعرے) پلے پڑی ہے بات، قرآن اپنی جلد کے چمڑے کو نہیں لے جا سکا حالانکہ یہ قرآن کے بدن کے ساتھ لپٹا ہوا تھا، میرا رسولؐ جوتی کے چمڑے کو لے گیا، راز بتاؤں؟ راز بتاؤں؟ وجہ کیا ہے قرآن کا چمڑا پہلے آسمان تک نہیں جاتا میرے نبیؐ کی جوتی عرش تک چلی جاتی ہے، کیوں؟ میرے خیبر شکن کی زیارت میں ایک جملہ ہے السلام علی کاشف المحل وخاسف النعل السلام علی کوکب دری مشکلیں حل کرنے والے پر سلام اور جوتی کو پیوند لگانے والے پر سلام (علیؑ حق) جیو، جیتے رہو السلام علی کاشف المحل وخاسف النعل مشکلیں حل کرنے والے پر سلام نعلین گانٹھنے والے پر سلام، کس کی نعلین گانٹھی؟ تیرے نبیؐ کی، کیوں؟ کیوں؟ مدینے کے موچی مر گئے تھے؟ اور اگر مر بھی گئے تھے تو صحابی کس لیے تھے؟ چلے تو نہیں گئے ہو لاہور والو، کیا موچی نہیں تھے؟ نہیں تھے تو صحابی کس دن کے لیے تھے؟ کسی صحابی سے کہتے کسی نوکر سے کہتے، یہ ہر بار علیؑ کو کیوں بلاتے؟ علیؑ کو بلاؤ پیوند لگائے علیؑ کو بلاؤ جوتی گانٹھے اس لیے کہا کہ اگر کوئی بشر اس جوتی کو چھو لیتا تو یہ عرش پر نہ جا سکتی (داد وتحسین، نعرے) جی جی......سر اٹھاتا......سر اٹھاتا......ضرب یضرب کی ضربیں کھا کر جاھل یجھل کی وادی میں گرنے والے ملاں، کہتا ہے بھئی نبیؐ کے لیے تو براق آیا علیؑ بغیر سواری کے کیسے چلے گئے او کندہ ناتراش جاہل جس علیؑ کی چھوئی ہوئی جوتی عرش پر چلی گئی وہ خود نہیں گیا ہوگا؟ (نعرہ حیدری) جی، میں پھر یہیں واپس آتا ہوں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں اللہ دل، اسم ہے چہرہ اور اللہ میں جوہ ہے چلیئے آپ نے تو یاد نہ کیا لیکن ذکر کرکے اچانک مجھے وعدہ یاد آ گیا، میں نے پرسوں کہا تھا کہ یاد کرانا، ہر سورت میں علیؑ ہر آیت میں علیؑ ہر جملے میں علیؑ ہر لفظ میں علیؑ ہر حرف میں علیؑ ہر حقیقت میں علیؑ، پوچھنا علمائے حروف سے علمائے اعداد سے۔ علمائے حروف ''ہ'' کو حرف غیب لکھتے ہیں، وہ کہتے ہیں یہ جو ''ہ'' ہے ناں حرف غیب ہے یہ ظاہر

ہوتا ہی نہیں، جب تک ایک زینہ امکان کی طرف نہ بڑھائیں ''ہ'' کے عدد ہیں پانچ، ایک شامل کرو کتنے ہوئے؟ چھ، چھ والا حرف تلاش کرو وہ ہے ''و''، ''و'' کے عدد ہیں چھ۔ ''ہ'' کے ساتھ ''و'' ملا تو بنتا ہے ھُوَ، میں علم الا اعداد کی روشنی میں تمہیں بتانے لگا ہوں کہ ہر جگہ تمہیں علیؑ نظر آئے گا لیکن پہلے دو تین باتیں سمجھنا ضروری ہیں، زمین آسمان یہ کائنات چھ دن میں بنیں، بنانے والا ایک، بنیں چھ دن میں، کمال کا عدد ہے دس، سورۂ اعراف کو پڑھنا، ہم نے مُوسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا پھر ہم نے انہیں تمام کیا دس راتیں بڑھا کر ووعدنا موسی ثلثین لیلة واتممنها بعشر فتم میقات ربه اربعین لیلة صبح کی قسم دس راتوں کی قسم، کمال کا عدد ہے دس، اور اسم اعظم کی شکل ہے ھُوَ ھُوَ کے عدد کتنے ہوئے؟ ''ہ'' کے پانچ اور ''و'' کے چھ، گیارہ۔ یاد رہے گا تو علیؑ ہر جگہ نظر آئے گا، چھ دن میں زمین اور آسمان، بنانے والا ایک کمال کا عدد دس، اسم اعظم کے ظاہری شکل کے عدد گیارہ۔ کسی سورت کسی آیت کسی لفظ کے عدد نکالو جتنے دن میں زمین آسمان بنے اتنے گُنا کرو، میرا خیال ہے کمزور کلاس میں سبق شروع کر دیا ہے میں نے، کسی آیت، کسی آیت کے جملے کی کسی حقیقت کے نور کے عرش کے کرسی کے لوح کے قلم کے کسی کے عدد نکالو، کتنے دنوں میں زمین آسمان بنے ہیں؟ چھ، چھ گُنا کرلو، بنانے والے کتنے؟ ایک۔ ایک کا عدد بڑھا دو، حاصل جمع کرو، کمال کا عدد کونسا؟ دس۔ مجموعے کو دس سے ضرب دو، بیس بیس گرانا شروع کرو جو باقی بچے ھُوَ کے عدد گیارہ سے ضرب دو علیؑ کے عدد سامنے آجائیں گے (نعرہ حیدری) پتہ نہیں سمجھنے والوں کو میں نے کیا تحفہ دے دیا، کچھ بھی مشکل نہیں، آئیں آئیں میں بتاتا ہوں ''ا'' کا لفظ سب سے پہلے بنا ''ا'' کے عدد کتنے ہیں؟ 1۔ چھ گنا کیے ٦ بن گئے 1 شامل کیا کتنے ہو گئے ٧۔ کمال کا عدد کونسا تھا؟ ١٠۔١٠ کو ٧ سے ضرب دو ٧٠۔٢٠، ٢٠ گراؤ ٢٠ ایک دفعہ ٢٠ دوسری دفعہ ٢٠ تیسری دفعہ، کتنے بچے؟ ١٠۔١٠ کو ھُوَ کے عدد 11 سے ضرب دو، ١١٠ (علیؑ حق) اسی لیے میں نے پہلی مجلس میں کہہ دیا تھا کہ ہر حقیقت جاریہ اور روح ساریہ کا نام

ہے بسم اللہ، بس گھبرائیں نہیں پھر وہیں واپس آتا ہوں، قرآن عوارض کے ساتھ اوپر نہیں جاسکتا، میرا نبیؐ عوارض سمیت گیا، قرآن عوارض یہیں چھوڑ جاتا ہے پھر اُوپر اڑتا ہے رسولؐ کپڑے کا دھاگہ ساتھ لے جاتا ہے انگھوٹھی کی چاندی ساتھ لے جاتا ہے جوتوں کا چمڑا ساتھ لے جاتا ہے قرآن جب جزوِ قلیل میں ڈھل جائے تو قرآن نہیں رہتا، آپ کسی کو فتویٰ نہیں دے سکتے کہ اس نے قرآن کی توہین کی، ہوسکتا ہے کسی نے کہا ہو **قـــل هـــو جـــاهل** جب تک قل ھو اللہ احد نہیں کہے گا سمجھ ہی نہیں آئے گی کہ قرآن ہے یا کلام بشر ہے یہی تو لاہور والو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں قرآن جب چھوٹی جزو میں آجاتا ہے قرآن نہیں رہتا مگر میرے نبیؐ کی حجامت سے کٹا ہوا ایک بال بھی نبی ہوتا ہے۔ (**العظمته لله**) سمجھ میں آئی بات یا نہیں؟ ایک بال بھی نبی ہوتا ہے۔ اُترا ہوا ایک ناخن بھی رسول ہوتا ہے حـــی ہوتا ہے ناطق ہوتا ہے، رسولؐ نے منگل کے دن ناخن اتارے جناب خدیجہؑ سے کہا محفوظ مقام پر دفن کر دینا جناب خدیجہؑ نے الماری میں رکھ دیئے، رات کو تڑپ کر اٹھ بیٹھیں، الماری بقعہ نور ایک ایک ناخن قرآن پڑھ رہا تھا (دادو تحسین، نعرے) بھاگی بھاگی رسولؐ کے پاس پہنچی یا رسولؐ اللہ آپؐ کے ناخن قرآن پڑھ رہے ہیں فرمایا جیسے میں نبیؐ ہوں میرا بال بال نبی ہے میرا ایک ایک ناخن نبی ہے یا رسولؐ اللہ پورے کمرے میں تسبیح کی آوازیں ہیں پڑھنے والے نظر نہیں آرہے فرمایا فرشتے ہیں ناخنوں کو چومنے آئے ہیں (نعرہ رسالتؐ) سمجھ میں آئی بات یا نہیں؟ اور ابھی بھی اگر کوئی نہ سمجھا ہو مامون رشید کے سامنے ایک بندہ آٹھ بال لے کر آیا کہنے لگا یہ رسولؐ کے بال ہیں اس نے میرے آٹھویں امامؑ کو بلایا مولاؑ یہ اس طرح کہہ رہا ہے اگر رسولؐ کے بال ہیں تو انعام دوں اگر جھوٹ بول رہا ہے گردن اڑا دوں، مولاؑ نے تین بال الگ کر لیے فرمایا یہ میرے نانا کے ہیں، اب میں دیکھوں گا کہ اپنے مقدر کا ماتم کرنے کون آیا ہے اور نصیب جگانے کون، مامون حیران ہو کر کہتا ہے فرزند رسولؐ آپؑ کو کیسے معلوم کہ یہ بال تیرے نانا کے ہیں، فرمایا جو جنس ان کی ہے

وہی میری ہے (العظمتہ للہ) چلے تو نہیں گئے ہو، فرمایا جو جنس ان بالوں کی ہے وہی میری اپنی، مجھے کون بتائے گا اور ثبوت چاہیے انگیٹھی منگوا جلتے ہوئے کوئلے منگوا، پانچ بال ڈالے سب کے سب جل گئے تین بال ڈالے آگ بجھ گئی (العظمۃ للہ) فقرہ ایک ہی کہنا ہے مجھے، دیکھو پوچھنا حق ہے تمہارا حوالہ مانگنا استحقاق ہے تمہارا، کتاب دیکھنا حق ہے تمہارا شک کا رجس لے کر جانا حق نہیں تمہارا انما رائت رجس شک بھی رجس ہوتا ہے اور رجس اہل بیت سے دُور رہتا ہے۔ سر اٹھاؤ، آؤ میرے سر پر قرآن رکھو، بتولؑ کی چادر کی قسم، اس سے بڑی قسم میرے پاس نہیں مانو تمہاری مرضی جو شک کرے جائے جہنم میں، میں نے حدیث پڑھی ایک شخص ہے میدان قیامت میں جسے لایا جائے گا، لیس له عمل غیر ان یکون فی کل عمل بسم اللہ الرحمن الرحیم ایک بندہ لایا جائیگا جس کے پاس سوائے بسمہ اللہ کے عمل کوئی نہیں ہوگا وہ اٹھے گا تو بسم اللہ پاؤں جوتیوں میں ڈالے گا تو بسم اللہ چلے گا بسم اللہ کھانا کھائے گا بسم اللہ پانی پیئے گا بسم اللہ جی جی ہر وقت پڑھتا رہا بسم اللہ، اللہ میاں کوئی عمل نہیں کیا ہے اس نامراد نے، اللہ کہے گا تو ڈالو جہنم میں، فرشتے کہیں گے چل جہنم، عادت کے مطابق کہے گا بسم اللہ (اللہ اکبر) پانچ سو سال کی دوری تک جہنم بھاگ جائے گا اللہ کہے گا نکالو جہنم بجھ جائے گی۔ بسم اللہ کا اسم علیؑ ہے جس کا نام جہنم بجھا دے (علیؑ حق) جس کے وجودِ ملفوظی و مکتوبی کا یہ عالم ہے اللہ جانے اس کے وجود حقیقی کا کیا عالم ہے۔ درود پڑھ لو مل کر با آوازِ بلند (صلوٰۃ) کچھ لطف آیا یا وقت ہی ضائع ہوا، خوش رہو آباد رہو، مولاؑ تمہاری عبادت قبول فرمائیں روزانہ پوچھتا ہوں اور بار بار یہی جملہ، اپنے لیے نہیں صرف ننگے سر بیٹھی قوم کو احساس دلانے کے لیے کہ لاکھ دریا علم کے بہا دیئے جائیں جب تک چار آنسو نہ بہیں، آنکھوں میں نمی نہ اُترے، شام سے آنے والی راضی نہیں ہوتی وہ ہمارا علم سننے نہیں آتی اسے ہماری خطابتوں سے کوئی غرض نہیں بس بغیر کسی تمہید کے، میرا کام ہے تصور کدے سے کوئی تصویر اٹھاؤں، یاددہانی کے لیے سامنے لاؤں، آنسوؤں کی بھیک

خود مانگو گے، وہاں کھڑی ہے علیؑ کی بیٹی جہاں اسے ہونا نہیں چاہیے (اللہ اکبر) میں تو بس دعا ہی دے سکتا ہوں کہ اس غم میں رونے والی آنکھیں خدا کرے کسی اور غم میں نہ روئیں، صلہ مجلس کی مالکہ کے پاس ہے، تم خود فیصلہ کرو یہ عقل میں آنے والی بات ہے کجا دربار ابن زیاد اور کجا علیؑ کی بیٹی، منوں کے حساب سے لوہا اٹھائے تیر الہورونے والا امامؑ کھڑا ہے میں پہلے ہاتھ جوڑ لیتا ہوں اونیٰ سا خادم ہوں مذہب اہل بیت کا اگر دل پر چوٹ لگے تو معاف کر دینا مجھے، بلا تشبیہ ابن زیاد ملعون بدلحاظ شرابی نے سر اٹھایا، اہل دربار کی طرف دیکھا، کہا دربار والو اگر کسی نے علیؑ سے کوئی بدلہ لینا ہو تو آج اولادِ علیؑ کا وارث کوئی نہیں اولادِ علیؑ سے بدلہ لے سکتے ہو۔

(کیسٹ ختم معذرت)

الا لعنتہ اللہ علی القوم الظالمین

خطاب نمبر 7

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توجہ ہے بات شروع کی جائے ،ایک سو چودہ سورے قرآن کے اور ایک سو پندرہ مرتبہ نزول بسم اللہ کا، ہر سورۂ کے ساتھ نازل ہوا سوائے ایک سورۂ کے اور علمی لطیفہ یہ ہے کہ بڑے بڑے دعویداران علم اس حقیقت کو سمجھ ہی نہیں سکے کہ سورۂ توبہ کے ساتھ بسم اللہ کیوں نہیں اس سے پہلے میں رُک اس لیے گیا ہوں کہ میرا کام تو ایک جملے میں بھی ہو سکتا ہے لیکن جملے پانچ ہیں، امیرؑ کائنات منبر پر تھے مجمعے میں سے ایک شخص اُٹھا، اس نے ایک ہی سانس میں پانچ سوال کیے۔ **یا امیر المومنین انت افضل ام آدم انت افضل ام نوح انت افضل ام ابراھیم انت افضل ام موسی انت افضل ام عیسی**

آپؑ افضل ہیں یا آدمؑ آپؑ افضل ہیں یا نوح آپؑ افضل ہیں یا ابراھیم آپؑ افضل ہیں یا مُوسیٰ آپؑ افضل ہیں یا عیسیٰ؟ میرے خیبر شکن کے لہجے کے تیورے بدلے، فرمایا سوال نہ کیا ہوتا، تواضع کا مطالبہ تھا کچھ نہ کہوں، کیونکہ ابوتراب کی انکساری طبعیت کا تقاضہ تھا کہ وہ چُپ رہتا پوچھ لیا ہے تو ظرف کھول اور سن۔ تُو نے پوچھا آدم افضل ہیں یا آپ، فرمایا جو چیز آدم نے گندم کے بدلے بیچی میں نے جَو سے خرید کر صدقہ کر دی (العظمتہ للہ) جو چیز آدم نے گندم کے بدلے بیچی میں نے جَو کے بدلے خرید کر گھر نہیں رکھی میں نے صدقے میں دے دی، لاھور والو یہ نا انصافی نہیں دنیا میں بندہ صدقہ کھائے علیؑ کی جوتیوں کا (نعرہ حیدری) دنیا میں میرے مولاؑ کی جوتیوں کا صدقہ اور جنت بھی علیؑ کا صدقہ، اولاد آدم کی رگ رگ میں صدقہ بھی علیؑ بانٹے اور شک کا بُت بھی علیؑ کے حصے میں آئے۔ تُو نے

پوچھا نوح افضل ہے یا آپؐ، فرمایا نوح کا ایک بیٹا وہ بھی کافر (اللہ اکبر) نوح کا ایک بیٹا وہ بھی کافر، غرق ہوگیا بیٹا نہ بچا سکا، نہیں! ظہیر بھائی لفظ کہے بغیر تو میں نہیں رہ سکتا، تو جو! ہر حلالی موالی اپنے لوحِ دل پر لکھے گا، علیؑ کہتے ہیں اس کا ایک بیٹا، کافر۔ میری جوڑی جوانانِ جنت کی سردار، دادی ہاتھ اُٹھے چہرے چمکے روشِ ادراک پر چلو، فیصلہ کرو علیؑ کہتے ہیں یہ میں نہیں کہہ رہا، رسولوں کے سردار نے کہا کہ حسنؑ وحسینؑ جنت کے سردار ہیں تو اب جو جنت میں ہوگا، وہ رعیت، جو جنت میں ہوگا، رعایا، علیؑ کے بیٹے سردار، فتویٰ دو آدم جنت میں ہے یا نہیں؟ او علیؑ کے بیٹے کی رعیت کی اولاد و...... (علیؑ حق) نوح کا ایک بیٹا کان من المغرقین غرق ہوگیا، نوح دنیا میں بیٹا نہ بچا سکا اور میں نے اعلان کر دیا جو مجھے سوچے بغیر مان لے جو ہو...... (اللہ اکبر) اور میں نے اعلان کیا جو میری ولایت کو تسلیم کرے بغیر شک کے، جو ہے اُسے مکھن کے بال سے بھی زیادہ آسانی سے جنت لے جاؤں گا۔ نوح کی بیوی، کافرہ، علیؑ فرماتے ہیں میری...... (العظمتہ للہ) تُو نے پوچھا تھا ابراھیم افضل ہیں یا آپؐ، کہا قرآن پڑھ اللہ کہہ رہا ہے

وکذلک نری ابراھیم ملکوت السموت والارض ولیکون من الموقنین

(سورۂ انعام آیہ نمبر 75) ہم نے ابراھیم کو آسمان کی سلطنت دکھائی، زمینوں کی حکومت دکھائی، کیوں؟ تا کہ ابراھیمؑ یقین والا ہو جائے (اللہ اکبر) کہا ابراھیمؑ کے یقین میں اضافے کی گنجائش ہے اور میں وہ ہوں جو منبر سے بار بار کہہ چکا ہوں کہ خالق اور مخلوق کے مابین جو پردہ ہے اگر اللہ ہٹا بھی دے تو میرے یقین میں ناخن برابر اضافہ نہیں ہوگا (العظمۃ للہ) ایک لفظ کہوں؟ یقیناً حلال زادے تو برداشت کریں گے ہی اور جن کو یہاں سمجھ میں نہ آئے وہ بعد میں سوچنا، یا علیؑ اسے یقین کی ضرورت کیوں؟ اور آپ کا یہ دعویٰ کیوں کہ اگر اللہ بے حجاب بھی ہو جائے تو میرے یقین میں اضافہ نہیں ہوگا میں بس جتنا

پہلے جانتا ہوں اُسے، میرے مولاؑ نے جواب دیا غضنفر وہ اس لیے کہ ابراھیم نے سن رکھا ہے کہ وہ ہے (اللہ اکبر) اور میں نے اسے سنا نہیں (العظمۃ للہ) مجھے جملے تو پانچوں ہی پڑھنا ہیں لیکن میرا مقصد اس جملے سے ہے جو چوتھا ہے جو میرے موضوع سے مربوط تھا، فرمایا تُو نے پوچھا کہ موسیٰ افضل ہے یا آپؑ؟ جب اللہ نے موسیٰ سے کہا کہ جا فرعونیوں کو تبلیغ کر، سُورۂ قصص پڑھو، موسیٰ نے اللہ سے کہا انی قتلت منھم نفسا فا خا ف ان یقتلون موسیٰ کہتا ہے پالنے والے میں نے ایک بندہ مارا ہے فاخاف ان یقتلون مجھے خوف ہے وہ مجھے قتل نہ کر دیں۔ فرمایا اسے بھیجنے والا اللہ تھا، اللہ نے کہا پھر بھی موسیٰ کو ڈر تھا اور مکّے کا وہ کونسا گھر ہے جہاں میری تلوار نے صفِ ماتم نہیں بچھائی (علیؑ حق) میری ذوالفقار مردم شکار نے کس گھر کو ماتم کدہ نہیں بنایا اور مجھے اللہ نے بھی نہیں کہا رسولؐ نے کہا (اللہ اکبر) ارسل رسول اللہ من تبلیغ سورۃ البراء ۃ رسولؐ نے کہا تھا یا علیؑ جا حج میں لاکھوں کے مجمع میں سورۂ برات پڑھ، میں نے تو نہیں کہا میں نے اتنے بندے مارے ہیں (اللہ اکبر) میں پھر واپس آتا ہوں اور میرا مقصد اسی جملے سے تھا لیکن فقرے پانچ تھے آخری کا ترجمہ بھی سن لو، تُو نے پوچھا تھا کہ عیسیٰ افضل ہیں یا آپؑ؟ فرمایا قرآن پڑھ، عیسیٰ کو کچھ لوگوں نے خدا کہا، اللہ جواب طلبی کرے گا عیسیٰ سے، سورۂ المائدہ کو پڑھنا، اللہ پوچھے گا یعیسیٰ ابن مریم ء انت قلت للناس اتخذونی وامی الھین من دون اللہ اے مریم زادے کیا تُو نے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کہو، عیسیٰ پر کپکپی طاری ہوگی۔ قال سبحنک مایکون لی ان اقول مالیس لی بحق (آیت نمبر 116) پالنے والے میں یہ بات کیسے کروں جو میرا حق نہیں، علیؑ فرماتے ہیں حالانکہ اللہ جانتا ہے کہ عیسیٰ نے نہیں کہا لیکن ڈانٹ پڑ رہی ہے، مجھے نصریوں نے اللہ کہا مجھ سے اللہ نہیں پوچھے گا

(نعرہ حیدری) (کسی نے پوچھا علیؑ سے کیوں نہیں پوچھے گا) اس کی وجہ یہ ہے کہ عیسٰیؑ نے خدا کہنے والے کی سزا قیامت پر چھوڑی علیؑ نے موقع پر دی (داد و تحسین) اور بھی اسرار بڑے ہیں اس میں جب مولاؑ نے چاہا تو بتاؤں گا، اب سمجھ میں آئی بات؟ کیا لے کر گئے تھے علیؑ؟ سُورہ برات، اور اسی کے ساتھ بسم اللہ نہیں ہے (نعرہ حیدری) سمجھ میں آ گئی بات؟ ایک سو تیرہ سُورے تیرے نبی نے سنائے تو ہر سورۂ کے ساتھ حکم تھا پڑھ، پڑھ اللہ کے اسم کی مدد کے ساتھ، آج تو اسم خود جا رہا ہے (داد و تحسین، علیؑ حق) اس میں اور بھی راز ہیں، میں صرف سورۂ برات کے ساتھ بسم اللہ کیوں نہیں باقی کی مجالس اسی پر پڑھتا رہوں تو اسرار ختم نہیں ہوں گے عزت حیدر کی قسم نہیں ہوں گے، بڑے اسرار ہیں اس میں ایک یہی کہ جب خود اسم جا رہا ہے بسم اللہ کی ضرورت نہیں اور پھر آغاز کس سے ہو رہا ہے بـرآءۃ من اللّٰہ و رسولہ تبرا اللہ کی طرف سے اس کے رسولؐ کی طرف سے، اگر لاکھوں کے مجمعے میں بسم اللہ کے منہ سے بسم اللہ نکل جاتی سارے بخشے جاتے (نعرہ حیدری) جی جی...... اب چونکہ تقریباً ایک راز تو کھُل ہی چکا ہے پرسوں سے کہ حقیقتِ بسم اللہ کی پہلی تجلی کا نام علیؑ ہے ٹھیک ہے ناں؟ چونکہ بات شروع ہے بـراءۃ مـن اللّٰہ تبرے سے، بسم اللہ پڑھے بغیر علیؑ نے بتا دیا جہاں میں ہوتا ہوں تبرا نہیں ہوتا جہاں میں نہیں ہوتا...... (اللہ اکبر) اور دیکھئے ایک راز اور، بسم اللہ شروع کس حرف سے ہوتی ہے؟ ب سے، اس میں بسم اللہ نازل نہیں کی اللہ نے لیکن آغاز حرف ب سے کیا بـراءۃ مـن اللّٰہ چلو میں تمہیں تحفہ دینا چاہتا ہوں، دیکھو، داد منبر کی تاریخ میں میرے مولاؑ کی جوتیوں کے صدقے کوئی خواب میں اتنی داد نہیں سوچ سکتا جتنی علیؑ نے اپنے اس سگ کے حصے میں لکھ دی، میں بڑی داد لیتا ہوں تم سے اور لیتا رہوں گا لیکن یہاں سمجھنے کی کوشش کرنا بے شک داد نہ دینا، چونکہ اس سے بڑا تحفہ میں نہیں دے سکوں

گا تمہیں، یہ ہے کہ کچھ محنت تم کرو گے، یہاں نہیں یہاں سن لو دماغ میں محفوظ کر لو سمجھ نہ آئے کیسٹ، سی ڈیز سنو، پھر جو بتا رہا ہوں اس پر عمل کرو پھر دیکھو کیا ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے انیس حرف اور بتا چکا ہوں کہ علم الاحروف کا قاعدہ ہے کہ مکررات کو حذف کر دیتے ہیں، جو حرف دہرائے گئے، حذف کر دیتے ہیں اسی طرح جتنے حرف ہیں بسم اللہ کے، اللہ نے ہر حرف کے آغاز کے ساتھ کسی نہ کسی سُورے کا نام رکھا، اور بسم اللہ کے ہر حرف سے کسی نہ کسی سورہ کی ابتدا کی، منبر کی قسم پر اعتبار ہے؟ اس کی قسم، چونکہ میرے خیبر شکن نے فرمایا اس پر یا حجت بیٹھتی ہے یا ابلیس، فرمایا جو یہاں بیٹھ کر سچ بولے حجت کے نقش قدم پر چلا ورنہ سمجھنا منبر پر انسان نہیں شیطان بول رہا ہے، تو جو یہاں پر بیٹھ کر بھی جھوٹ بولے، تمہیں تو چند لمحوں میں تحفہ ملے گا ناں مجھ سے پوچھو میرا کتنا لہو خرچ ہوا ہے اس پر، برسوں کا نچوڑ دینے لگا ہوں، صاحبان علم اپنے مقام پر توجہ کریں مومنین اپنے مقام پر، مثلاً ''ب'' سورۂ بقرہ اور جو نام میں لے رہا ہوں یہی حفظ کرنے ہیں، ''ب'' سورۂ بقرہ ''س'' سورۂ سجدہ، ''م'' سورۂ ملک ''ا'' سورۂ اعلیٰ ''ا'' سے اور سُورے بھی ہیں یعنی آل عمران ہے سورۂ انبیاء ہے لیکن بس اسی کو ذہن میں رکھنا ہے جو میں بتا رہا ہوں، نتیجے پر پہنچ کر نتیجہ دے رہا ہوں سورۂ بقرہ، سورۂ سجدہ، سورۂ ملک، سورۂ اعلیٰ ''ل'' سورۂ لقمان، دوسری ''ل'' حذف کر دو ''ہ'' سورہ ھمزہ، پھر الرحمٰن ا، ل ہو چکا ''ر'' سورۂ رعد ''ح'' سورۂ حٰم سجدہ، الرحمٰن کی ''ن'' سورۂ نمل بھی ہے لیکن سورۂ نور۔ الرحیم کے سارے لفظ گزر چکے سوائے ''ی'' کے سورۂ یٰسین، انہی سورتوں کے اندر کہیں اسم اعظم چھپا ہوا ہے (العظمۃ للہ)

یہ تو میری رسائی کی بات ہے اللہ جانے جو ابھی میری نظر سے بھی اوجھل ہے وہ کیا ہے اور آؤ
صرف سورتوں کے نام ہی نہیں، بسم اللہ گناؤں گا حروف کے ساتھ، کچھ سورتوں کے آغاز بھی
ہیں، بسم اللہ ب سے شروع ہوئی بـراءۃ من اللہ سورۂ توبہ کو غور سے پڑھا کرو ب سے
شروع ہو رہی ہے، آگے کونسا حرف ہے؟ ''س'' سبحان الذی اسری بعبدہ اب
آیتیں کھول کھول کر بتا رہا ہوں، منہ نہیں کھولوں گا، اشارے کھلے کھلے دے جاؤں گا بـراءۃ
من اللہ ب سے شروع ہوتی ہے اس پر غور کرنا سبحان الذی اسری بعبدہ معراج کا
ذکر ہو رہا ہے اس میں غور کرنا، سورۂ نور ''س'' سے شروع ہو رہا ہے سورۃ انزلنھا وفر
ضنھا وانزلنا فیھا آیت بینتٍ لعلکم تذکرون اللہ کہہ رہا ہے یہ وہ سورت ہے جسے ہم
نے نازل کیا اور جسے ہم نے واجب کیا (العظمتہ للہ) میری ایک پوری پڑھی ہوئی مجلس ہے اس
پر، ہے ناں؟ قرآن کی سورت نہیں، کیوں؟ اللہ کہہ رہا ہے فرضنھا اسے ہم نے فرض کیا،
قرآن کو پڑھنا واجب نہیں ہے (اللہ اکبر) سمجھ میں آ رہی ہے بات، قرآن کا پڑھنا سنت
ہے تلاش کرو وہ سورت، سورت کے معنی ہوتے ہیں شہر کے گرد حفاظت کے لیے بنائی ہوئی
دیوار، قلعے کی حصار والی دیوار کو عربی میں سُورت کہتے ہیں۔ یہ قرآن کی سورت کی بات
نہیں، یہ مدینہ نبوت اور شہرِ ولایت کے گرد دیوار ہے (علیؑ حق) بـراءۃ من اللہ ورسولہ
تبرے سے آغاز کرنا، اسم اعظم کی جستجو کرنے والو! جی، دیکھو، توحید اسی میں ہے توحید کا
آغاز تبرے سے ہے لاالہ الا اللہ۔ لا الہ تبرا ہے الا اللہ تولا ہے، تبرے کے بغیر اللہ نہیں
ملتا اسم اعظم ملے گا؟ (اللہ اکبر) دیکھو، جیسے لاہور والو اللہ درود پڑھتا ہے ویسے ہی تبرا بھی
کرتا ہے۔ درود کون کون پڑھتا ہے؟ اللہ فرشتے یا ایھا الذین آمنو اور ایمان والو تم بھی

پڑھو، یہی ہے ناں؟ آؤ لعنت اللہ والملائکۃ والناس اجمعین اللہ لعنت کرتا ہے فرشتے کرتے ہیں تمام انسان کرتے ہیں وہاں مومن کہا یہاں کہا تمام انسان، حالانکہ تمام تو نہیں کرتے، آیت نے بتایا انسان ہوتا ہی وہی ہے جو تبرا کرے (نعرہ حیدری) جی جی بس یہ اشارے ہیں ب سے شروع ہوئی بسم اللہ، براءۃ من اللہ س سبحان الذی اسریٰ، سورہ نور سورہ انزلنہا وفرضنہا ۔ سورۂ حدید ''س'' سے شروع ہورہا ہے سبح للہ تسبیح کو ذہن میں رکھنا، آگے ہے ''م'' یہاں بسم ختم آگے اللہ شروع ہورہا ہے، جاگتے رہنا ورنہ پیچھے رہ جاؤ گے، ''م'' امکان کے لیے ہوتا ہے ''ا'' حرف الوہیت ہے ''ل'' حرف ولایت ہے لہٰذا اس قانون کو مدنظر رکھتے ہوئے اللہ نے ''م'' کو آگے نہیں آنے دیا، ''ا، ل'' کو آگے رکھا ''م'' کو پیچھے (اللہ اکبر)

''الم'' یعنی حقیقت الم سامنے ہونی چاہیے، جی ہاں......اسم اعظم......اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی لفظ بنے گا رسولؐ کی حدیث ہے ناں کہ اسم اعظم کے 72 حرف ہیں کسی دنیا کی زبان میں کوئی 72 حرفی لفظ نہیں، روئے زمین کی کسی زبان میں بہتر حرفوں کے مجموعوں کا کوئی لفظ دکھاؤ۔ چھ حرفوں سے زیادہ لفظ ہی نہیں ملتا تاریخ میں، رسولؐ فرمارہے ہیں 72 حرف ہیں، میرا مقصد کہنے کا یہ ہے لاہور والو جو میں بتارہا ہوں اگر یہ سمجھ میں آگیا تو اس کو ذہن میں رکھ کر تمہارے منہ سے جو نکلے گا یا اللہ یا رب یا مالک وہی اسم اعظم ہوگا، اب اس سے زیادہ میں تمہیں نہیں بتا سکتا۔ الم کیا مطلب؟ حقیقت الم ایک سو چالیس تفسیریں ہیں ستر ظاہری ستر باطنی، جب قرآن کے وارثوں سے پوچھا گیا الم جب ہمیں پتہ ہی نہیں چل سکتا تو اللہ نے بھیجا کیوں؟ فرمایا تمہارے لیے نہیں بھیجا (اللہ اکبر) فرمایا جس کے لیے

بھیجا ہے وہ بہتر جانتا ہے۔ مولاؑ کچھ آپ بتا سکتے ہیں کیا؟ **الم ذلک الکتب لا ریب فیہ** اللہ کہنا یہ چاہ رہا ہے آل محمدؐ وہ کتاب ہیں جس میں شک کرنے کی گنجائش نہیں (علی حق) سمجھ میں آ گئی بات؟ یہ علم تفسیر میں، علم الا اعداد میں ''ا'' کے عدد کتنے ہیں 1۔ ''ل'' کے تیس، اکتیس ہو گئے، اور ''م'' کے چالیس، اکہتر۔ کربلا کے شہید ہیں بہتر۔ بہتر دے ہیں حسینؑ، اللہ کہنا یہ چاہتا ہے یہ جو حسینؑ کے پرچم تلے اکہتر کھڑے ہیں یہ وہ کتاب ہیں...... (العظمتہ للہ) یہ وہ کتاب ہیں جس میں شک و شبے کی گنجائش نہیں، ڈنکے کی چوٹ پر کہہ رہا ہوں کربلا کا ہر شہید اسم اعظم ہے۔ جی، ہر شہید اسم اعظم، تم کیا سمجھتے ہو کربلا کے شہیدوں کو، بولوں؟ برداشت کرو گے؟ سلمان بھی کربلا والوں کی برابری نہیں کر سکتا، جی جی، نہیں! دلیل سن لو رسولؐ فرماتے ہیں سلمان زمین پر اللہ کا دروازہ ہے لیکن سلمان زہیر کا، حبیب کا مدمقابل نہیں، اگر تمہیں شب عاشور مولا حسینؑ کی تقریر یاد دلاؤں، فرماتے ہیں **لا اعلم اصحابا خیر من اصحابی** میرے علم میں میرے صحابیوں سے بہتر صحابی...... جیتے رہو کیا فرماتے ہیں **لا اعلم** میرے علم میں حسینؑ کا علم، کیا نانا کے صحابی حسینؑ کے سامنے نہیں تھے؟ بابا کے نہیں تھے؟ پھر حسینؑ کیوں کہہ رہے ہیں میرے صحابی جیسے کوئی نہیں تو سلمان بھی تو نظروں میں تھا ناں جس کے حبیبؑ کی برابری سلمان نہ کرے، اس لیے میں نے کہا ہے کربلا کا ہر شہید اسم اعظم ہے، بس تمہیں پتہ ہونا چاہیے کس شہید کو قسم کس کی دینی ہے کس شہید کو واسطہ کیا دینا ہے کس شہید سے مانگنے کا انداز کیا ہے وہ اگر کبھی مولاؑ نے چاہا تو پھر وہ بھی بتاؤں گا، ہر شہید اسم اعظم ہے منبر سے ہر بات اس لیے بھی نہیں کہی جا سکتی پاگل کے ہاتھ میں تلوار دینے والی بات ہوتی ہے کچھ ایسے معاملات ہوتے ہیں تقدیر کو الٹا چکر لگانا

پڑے، آسمان کو الٹے رخ جنبش دینا پڑے، اللہ کو نئی لوح محفوظ بنانا پڑے دُعا رد نہیں ہو سکتی، کسی کم ظرف کے ہاتھ یہ اسم آ جائے، اس لیے مجبور نہیں کرو گے جب میرے مولاؑ چاہتے ہیں وہ تب ہوتا ہے۔ وہ نسخہ یاد ہے ہر حرف سے کسی نہ کسی سورۃ کا نام آغاز بتا رہا ہوں کہ اس حرف سے سورۃ کی پہلی آیت کا آغاز ''ا'' ''ل''، ''م'' اللہ میں سے باقی کیا بچا؟ ہ۔ هل اتی علی الانسان حین من الدهر غور سے پڑھا کرو، فضہؑ بھی اسم اعظم ہے (العظمتہ للہ) اب بخدا یہ میں بتانا نہیں چاہتا تھا مگر یہ لفظ میرے منہ سے نکل گیا، بخدا منبر کی قسم، یہ پروگرام میں شامل نہیں تھا، بلکہ ہو سکتا ہے میں نے کوشش کی ہو روکنے کی مگر یہ جملہ میرے منہ سے نکل گیا، تین دفعہ سورۃ دھر میں فضہؑ کا نام آیا چونکہ تین روٹیاں اس کی بھی ہیں، بس انہی سورتوں انہی آیتوں کی حقیقتوں پر غور کر کے اگر دل میں رکھ لیا ہو سکتا ہے تم میں کوئی خود اسم اعظم بن جائے (اللہ اکبر) اپنے آپ کو پہچانو، ایک بندہ غلاف کعبہ کو تھام کے رو بھی رہا ہے کانپ بھی رہا ہے اور کہہ رہا ہے۔ الهی اسئلک بحرمة الکعبه پالنے والے تجھے حرمت کعبہ کا واسطہ، تجھے کعبہ کی عزت کا واسطہ، حسینؑ کے نانا کا گزر ہوا جوش میں رسولؐ نے تھپکی دی تھپڑ نما تھپکی دے کر رسولؐ نے فرمایا کعبے کی حرمت نہیں اپنی حرمت کا واسطہ دے ماتعلم ان المومن اعظم من حرمة الکعبه کیا تو جانتا نہیں مومن کی عزت اللہ کی نظر میں کعبے سے کہیں زیادہ ہے (نعرہ حیدری) اب کچھ لوگ حیران ہو کر مجھے دیکھ رہے ہیں پہلی بات تو یہ ہے جواب دینا مجھ پر بنتا ہی نہیں کہا تیرے رسولؐ نے ہے کہنے والا رسولؐ ہے مجھ پر بنتا ہی نہیں، یہ تو میری نیکی سمجھو میں جواب دے رہا ہوں، کعبے کی حرمت کیوں ہے؟ یہ وہی نہیں جو تھا تو ہزاروں سال پہلے کسی نے نماز تو کیا مُڑ کر بھی نہیں دیکھا، پھر عزت دار اور

قبلہ کب ہوا؟ جب علیؑ آئے تو رسول کہتے ہیں یہاں تو علیؑ تین راتوں کے لیے آیا مومن کے دل میں تو ہر وقت رہتا ہے (علیؑ حق) میرا خیال ہے سبق اتنا جتنا یاد رہ سکے، باقی دو تین حصے رہ گئے ہیں اس کا انشاء اللہ پھر کل آغاز کریں گے آج ہم نے بسم اللہ پر بات کی، الرحمٰن اور الرحیم رہ گئے ہیں، اس کا آغاز انشاء اللہ کل کریں گے، درود پڑھ لو مل کر با آواز بلند (صلوٰۃ) کچھ پلے پڑا یا وقت ہی گیا؟ خوش رہو آباد رہو، مولاؑ تمہاری عقیدت اور مودت کو قائم ودائم رکھیں، روزانہ پوچھتا ہوں اور یہی پوچھتا ہوں اپنے لیے نہیں صرف اس احساس کو بیدار کرنے کے لیے ننگے سر بیٹھی ہوئی قوم کو یہ بتایا جائے کہ لاکھ دریا علم کے بہا دیئے جائیں جب تک چار آنسو نہ بہیں آنکھوں میں نمی نہ اترے شام سے آنے والی راضی نہیں ہوتی، میں نہیں جانتا کہ تم میں سے کس کے دائیں بائیں لہو رونے والا بیٹھا ہو، اور اندر میری ماؤں بہنوں میں کس کے دائیں اور بائیں شریکۃ الحسینؑ تشریف فرما ہوگی (اللہ اکبر) اور دونوں پھوپھی بھتیجا اتنے بڑے عزادار ہیں حسینؑ کے، ایک نے پانی کی رسم کو لہو سے بدلا (العظمۃ للہ) پانی نہیں لہو رویا ہفتے مہینے نہیں چالیس سال رویا، ابن منذر مدائنی نے پوچھ لیا تھا مولاؑ پرنالوں کے حساب سے روتے ہو، آپؑ کو کچھ ہو گیا تو ہم کہاں جائیں گے فرمایا ابن منذر کہتا تو ٹھیک ہے مجھے کم رونا چاہیے لیکن میری ایک بات کا جواب دے۔ ابن منذر نے کہا پوچھیے فرمایا غیرت مند بیٹا کھڑا دیکھ رہا ہو اور کوئی شخص اس کی ماں کے سر سے برقعہ اتارے، غیور بیٹے کو کیا کرنا چاہیے، کہا مولاؑ اُسے مر جانا چاہیئے، فرمایا مجھ سے پوچھتے کیوں نہیں میں شام سے زندہ کیسے آیا، مراحق تھا میں بازار میں مر گیا ہوتا (اللہ اکبر) ابن منذر کو بیٹھے بیٹھے کچھ خیال آیا، کہتے ہیں مولاؑ مدائن سے یہاں تک پورا سفر راستے بھر میں سوچتا رہا

ہوں رو تا رہا ہوں ایک بات کہوں، کیا؟ کوفہ تیری زندگی کا پہلا بازار تھا، ابن زیاد کا دربار تیری زندگی کا پہلا دربار تھا اور مولاؑ تو اکیلا بھی نہیں تھا، علیؑ کی بیٹیاں تیرے ساتھ تھیں، مولاؑ مجھے یہ بتا دے دربار میں جا کے تیرے محسوسات کیا تھے، فرمایا میرے صبر کو کیا سمجھتا ہے؟ مولاؑ تو صبر کا خدا ہے فرمایا میں نے بازار میں تین دفعہ دعا مانگی کاش میں پیدا نہ ہوا ہوتا اور بازار میں پھوپھی کو سر برہنہ نہ دیکھتا کاش میری ولادت نہ ہوئی ہوتی اور میں یوں بے پردہ نہ دیکھتا، مولاؑ کیا ہوا تھا بازار میں؟ فرمایا شمر حرامی نے یہود و نصاری کے محلے سے نکل نکل کے یہ اعلان کیا یہودیو، عیسائیو جس کسی نے علیؑ سے بدلا لینا ہو آج بازار میں علیؑ کی اولاد کا وارث کوئی نہیں، مولاؑ پھر کیا ہوا، فرمایا ہونا کیا تھا ہم نے بدلے دیئے، مولاؑ کیسے؟ فرمایا جب بدلے دے کر فارغ ہوئے میں پھوپھی کو پہچان نہیں سکا پھوپھی مجھے پہچان نہیں سکی ہم دونوں اکبرؑ کی ماں کو نہیں پہچان سکے۔

خطاب نمبر 8

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توجہ ہے بات شروع کی جائے ،خدا کے اسماء اتنے ہیں جس قدر مخلوق کی سانسیں ہیں، زبان عصمت سے صدیوں پہلے ایک جملہ نکلا تھا جو اس وقت کے بدوؤں کی سمجھ میں نہ آیا ،فرمایا تھا کہ الطرق الی اللہ بعدد انفاس الخلائق مولاؑ نے فرمایا تھا کہ جتنی مخلوق الٰہی کی سانسیں ہیں اتنے خدا تک پہنچنے کے راستے ہیں اس سے منشائے معصوم یہی ہے کہ جتنی سانسیں ہیں مخلوق کی، انسانوں کی نہیں، چیونٹی سے ہاتھی تک جن سے بشر تک ذرے سے عرش تک معلوم سے نا معلوم تک اتنے ہی اللہ کے اسماء ہیں اور در حقیقت یہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جو آپ کو چند الفاظ کا مجموعہ نظر آرہا ہے یہ سارے کا سارا بھی اللہ کا اسم ہے اور بات پھر وہی ہے کہ الناس عادائہ ماجھلوہ لوگ جس چیز کو نہیں جانتے اس کے دشمن ہوتے ہیں اُسے آسانی سے مانتے نہیں، دعائے مشلول کا نام تو سنا ہوگا اور یہ کسی مولوی کی تعلیم کردہ نہیں مولائے کُل کی تعلیم کردہ ہے، ایک جوان کا جسم باپ کی بددُعا سے شل ہو گیا تھا تو امیر کائنات کے پاس لایا گیا مولاؑ نے یہ دعا تعلیم کی کہ یہ پڑھو، آغاز ہی یہیں سے ہوتا ہے خیبر شکن نے فرمایا تھا اللھم انی اسلک باسمک بسم اللہ الرحمن الرحیم پروردگار تجھے تیرے بسم اللہ نامی اسم کا واسطہ، میں اس کی تشریح نہیں کروں گا بس یہ میں بار

بار کہہ رہا ہوں، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ سارا اس کا اسم ہے وہ نہیں، جی جی، غضنفر میرا اسم ہے میں نہیں، سمجھ میں آرہی ہے بات الاسم غیر المسمی اسم مسمّٰی کا غیر ہوتا ہے چونکہ اگر اللہ کے اسم کو بھی اللہ مان لیں تو دو اللہ ہو جائیں گے دعا کرو کہ سردار کا ظہور ہو پھر کھل کر باتیں ہوں تا کہ چھلکتے ظرف کو سنبھالنے والا سامنے ہو، تائید و تردید موقع پر ہوتی رہے، جی، یہ سارا اسم ہے اللہ نہیں ہے یہ، کیونکہ اگر یہ اللہ ہوتا بسم اللہ زبان بے زبانی سے خدا نے پڑھی، چلو تم بتاؤ یہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مخلوق کا کلام ہے یا اللہ کا؟ اللہ کا، یہی کچھ تو میں کہہ رہا ہوں اللہ کا کلام ہے، اب اللہ جانے وہ کونسا اسم نگاہِ کبریائی کی حد میں تھا کہ جس کی مدد سے وہ آغاز کر رہا ہے (العظمتہ للہ) شکر ہے میرے سامنے حلالی ہیں موالی ہیں لیکن کچھ چہروں پر پریشانی ہے ان کی پریشانی کو دھونے کے لیے کہہ رہا ہوں، گھبرانے کی قطاً کوئی ضرورت نہیں، اللہ اپنے اسم سے مدد لے رہا ہے اللہ کی کوئی توہین نہیں۔ جیسے میں کھانا کھاتا ہوں اپنے ہاتھ سے توہین تو تب ہے کہ تم کھلاؤ، سمجھ میں آئی بات، ہاتھ بھی میرا، لقمہ بھی میرا ،ضرورت بھی میری، اور سورۂ حدید میں لاہور والو اسی طرف اشارہ ہے وانزلنا الحدید فیہ باس شدید ومنافع للناس ولیعلم اللہ من ینصرہ ورسلہ بالغیب ہم نے آسمان سے الحدید کو نازل کیا جس میں شدید جنگ ہے لوگوں کے لیے نفع بھی ہے اور اس الحدید نامی تلوار کو ذوالفقار کو ہم نے نازل اس لیے کیا تا کہ اللہ ظاہر کرے کہ اللہ اور اس کے رسولوں کا مددگار کون ہے (نعرہ حیدری) ولیعلم اللہ من ینصرہ ترجمہ کرنے والو نے ترجمہ کر دیا تا کہ اللہ جان لے۔ پہلے نہیں جانتا تھا؟ ہر جگہ علم کا معنی جاننا نہیں ہوتا العلم ھو الاظھار علم کے پہلے معنی اظہار ہیں ظاہر کرنا، اب اگر کہیں تیرا رسولؐ یہ کہتا ہوا نظر آئے

لاعلم الغیب تو یہ بکواس کوئی نہ کرے کہ نبی کہہ رہا ہے کہ میں غیب نہیں جانتا، کہہ رہا ہے میں غیب ظاہر نہیں کرتا (العظمتہ للہ) چلو میں پھر وہیں آتا ہوں جس بات کو سارے جانتے ہیں۔ اِنما امرہ اذا اراد شیأ کن فیکون کُن کہا کائنات ہوگئی، محتاج تھا کُن کا؟ جیسے کُن کہہ کے اس کی ذات پر دھبہ نہیں آیا اپنے اسم سے مدد لے کر بھی اس کی ذات پر دھبہ نہیں آیا، وہ کُن کے بغیر بنا سکتا تھا ہم میں صلاحیت نہیں تھی بننے کی، مخلوق میں صلاحیت نہیں تھی، کون ہوگا اتنا مزاج آشنائے کبریائی کہ کہلوائے بغیر ہو جائے (اللہ اکبر) سمجھ میں آرہی ہے بات یا نہیں، اس کے لیے مالک کے مزاج میں لہو بن کے دوڑنا پڑتا ہے، ہم نے خود دیکھا میں نے اپنی زندگی میں، ایک نہیں سینکڑوں تجربے ہوئے مجھے، ہم جا کے بیٹھے مالک نے ملازم کی طرف دیکھا، نوکر بھی دیکھتا رہا مالک نے کہا ارے جاہل کوئی لسی پانی چائے لے آناں، اور بعض ایسے، میرا ایک ملازم سامنے بیٹھا ہے تجربہ کر لینا کبھی میں اسے فقط دیکھتا ہوں۔ جو میرے دل میں ہوتا ہے کر لیتا ہے، کیوں؟ عرصہ دراز سے میری ملازمت میں ہے میرے مزاج میں گھل مل گیا ہے، اللہ نے آدم کو بنانا چاہا ادارہ کیا، مشیت میں آیا چاہتا رہا، آدم نہیں ہوا، کہنا پڑ گیا کُن، مزاج سمجھنے والے ملازم کو اگر بول کے کہا جائے وہ اپنی وفاداری کی توہین سمجھتا ہے اور اسی لیے خیبر شکن نے منبر سے کہا تھا ابعد انا ذلت کن ہم چودہ سے کُن کی ذلت کو دُور رکھو (اللہ اکبر علیؑ حق) بعید رکھو دور رکھو ہم سے ذلت کُن کو، یاعلیؑ وہ کیوں؟ فرمایا ان مثل عیسی عنداللہ کمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون آدم اور عیسیٰ بھی کُن سے بنے ہم بھی کُن سے، نہیں! فرق کیا رہا ہے، تو مولاً بنے کیسے؟ خلقنا بارادة الله بے دل نے ارادہ کیا ہم ہو گئے (علیؑ حق) کیونکہ

اتنے مزاج شناس تھے یہ چودہ، کہ اس نے ارادہ کیا کہنا نہیں پڑا یہ ہو گئے اس نے کہا انتم تسمتیی وسمتی واسمیی میری پہچان تم ہو میری بلندی تم ہو میرا اسم تم ہو (العظمۃ للہ) یہ اس کی بلندی ہیں یہ اس کی پہچان ہیں اس لیے تو حدیث معرفت نورانیہ میں سلمان اُبوذر سے..... کیا نشہ ہو گا اس محفل کا جس کے سامع سلمان اُبوذر ہونگے، جس کا خطیب خیبر شکن ہو گا، دو سننے والے لسان اللہ سنانے والی، اس میں خیبر شکن نے ایک جملہ بولا تھا یا سلمان جندب معرفتی معرفته الله میری معرفت ہی تو اللہ کی معرفت ہے (نعرہ حیدری) دیکھو دیکھو ایک بندے نے مجھے نہیں سنا تھا یہاں وہ کل دن میں آیا، بخاری صاحب سے پوچھا غضنفر کہاں بیٹھ کر پڑھتا ہے؟ وہ پکڑ کر یہاں لائے اس منبر پہ، اب اگر اس نے منبر کی بلندی کو ناپ لیا تو وہ سمجھ گیا میں کتنا اونچا بیٹھتا ہوں۔ اگر منبر تھا تین فٹ کا اور اس نے کہا ایک فٹ اس نے منبر کو نہیں گھٹایا میری بلندی دو فٹ کم کی، توحید کی بلندی کا نام ہے علیؑ۔ تو جو! میرا مقام منبر ہے آپ کا مقام فرش عزا ہے ایسا ہی ہے ناں، سر اٹھا، تیرا ساتواں امامؑ اپنے نانا اپنے دادا کا تعارف کراتے ہوئے کہہ رہا ہے ھما مقام رب العلمین وحجابا خالق الخلائق اجمعین کہا میرا نانا دادا دونوں اللہ کا مقام ہیں (نعرہ تکبیر، نعرہ رسالت نعرہ حیدری) بسم اللہ خود اسم ہے اسم الاسماء ہے اسماء کا اسم ہے، جی، رات میں نے بسم اللہ تک بات کی تھی کچھ سورتیں بتائی تھیں کہ جن کا پہلا حرف بسم اللہ کے حرف سے ملتا ہے پھر کچھ آیات کا آغاز بتایا تھا کہ جو شروع ہی کسی نہ کسی ایسے حرف سے ہو رہی ہیں جس کا کوئی نہ کوئی حرف بسم اللہ سے ملتا ہے، اور دونوں چیزوں کو اللہ نے ملحوظ رکھا یہی تو راز ہے سمجھنے والا، سورہ بقرہ ب سے شروع ہوا، آغاز کہاں سے ہے؟ الم ۔ ا، ل، م،

بھی بسم اللہ میں ہے اور ب بھی بسم اللہ میں ہے سمجھ میں آ رہی ہے بات، ب کے آگے کیا ہے؟ س۔ **سبحان الذی اسریٰ** یہ کس سورۃ میں ہے؟ بنی اسرائیل میں، ب سے شروع ہو رہا ہے سورۃ اور س سے شروع ہو رہی ہے آیت، ب بھی بسم اللہ میں ہے س بھی بسم اللہ میں۔م، سورۃ ملک، بتایا تھا اور کئی بار بتا چکا ہوں م کا تعلق چونکہ امکان سے ہے امکان ظاہر نہیں ہوتا اس لیے شروع کہاں سے کیا **تبارک الذی بیدہ الملک** تبارک کا مادہ برکت ہے برکت ب میں ہے جو تبارک میں چھپی ہوئی ہے، م کے بعد کیا ہے ''ا'' سورۃ اعلیٰ، شروع کہاں سے ہو رہا ہے **سبح اسم ربک الاعلی** یہ تسبیح کر اپنے رب اعلیٰ کے اسم کی، او بیٹھے ہو یا چلے گئے ہو کہیں، آیت میں نے بنائی؟ نازل کرتے وقت میرا مشورہ تھا؟ اور حکم بھی تیرے نبی کو دے رہا ہے **سبح اسم ربک الا علی** اعلیٰ کی ضمیر رب کی طرف بھی ہو سکتی ہے اور اسم کی طرف بھی، اگر رب کی طرف ہے تو ترجمہ یہ ہوگا اپنے رب اعلیٰ کے اسم کی تسبیح کر اور اگر اسم کی طرف ہے تو اپنے رب کے اس اسم کی تسبیح کر جو اعلیٰ ہے اور یہ تو بار بار بتانے کی کوشش کر رہا ہوں مسما اور ہوتا ہے اسم اور ہوتا ہے یہاں اللہ اپنی تسبیح نہیں کروا رہا......اسم کی تسبیح، نہیں ......نہیں جن کے ماتھے پر بل ہے مرضی کا اسم ڈھونڈو لیکن اسم کی تسبیح کرنا ہے، جی، اسم کی تسبیح سے جان نہیں چھڑوا سکتے ہو میں علیؑ کے نام کی تسبیح کرتا ہوں تم کوئی اور ڈھونڈو، لیکن ہے تسبیح اسم کی، پلے پڑی بات یا چلی گئی؟ اسم کی تسبیح اور اسی سورۃ اعلیٰ میں......تو جو! کل کسی مولوی کے پاس جانا، کہنا حضور یہ صلی کا معنی کیا ہے؟ مولوی کو کہنا پڑے گا اس نے نماز پڑھی، کہنا اگر فصلیٰ ہو، تو مولوی کو کہنا پڑے گا پس اس نے نماز پڑھی، پکا کروا لینا پہلے اگر بتاؤ گے مولوی مکر جائے گا، چکر باز کو چکر دینا پڑتا ہے بھائی، ایسے ہی

بھولے بن کے پوچھا حضور یہ صلیٰ کا لفظ اگر کتاب میں یا قرآن میں لکھا ہو تو کیا معنی ہیں اس کا؟ مولوی کہے گا اس نے نماز پڑھی، فصلیٰ؟ پس اس نے نماز پڑھی، جب مان لے تو پھر سورۂ اعلیٰ کی آیت پڑھنا اللہ کہہ رہا ہے **قد افلح من تذکیٰ و ذکر اسم ربہ فصلی** (14-15) فلاح پا گیا وہ جس نے زکوٰۃ دی اور اللہ کے اسم کا جس نے ذکر کیا پس اسی نے نماز پڑھی (علیٰ حق) جس نے اللہ کے اسم کا ذکر نہیں کیا اس نے ورزش کی نماز نہیں پڑھی (کسی مومن نے کوئی شعر سنایا) میرے بچے جسم کی نجاست سے نماز ہو جاتی ہے روح کی نجاست سے نہیں ہوتی آپ ایسے جنگل میں کھڑے ہو جہاں پانی نہیں ہے اللہ نے کہا تراب سے رابطہ کر۔ یہ تراب سے رابطہ کیوں ہو رہا ہے؟ بے علموں کو سبق دینے کے لیے کہ جب تراب تطہیر بانٹتی ہے تو ابو تراب کیا کرتا ہوگا (العظمۃ للہ) بات پھر وہی، روح کی نجاست سے نہیں ہوتی، پاک برتن میں نجاست کا قطرہ چلا جائے اب چاہے اس میں کوثر انڈیل دو جب تک اس میں نجاست کا قطرہ نہیں ڈھلے گا، جتنی پاک سے پاک چیز اس برتن میں ڈالو اگر وہ نجس قطرہ ہے باہر پاک جونہی برتن کے اندر جائے گا نجس، نماز عبادت ہے جب بغضِ علیؑ کے نجاست کدے سے ادا ہوتی ہے پھر گناہوں میں بدل جاتی ہے اسی لیے تو پہلے اللہ نے کہا **قد افلح من تزکی و ذکر اسم ربہ فصلی** فلاح پائی اس نے جس نے زکوٰۃ دی تذکیہ کیا، کیا مطلب؟ اس کا حقیقی ترجمہ کروں؟ اس کا حقیقی ترجمہ ہے فلاح پائی اس نے جس نے اپنی ولادت پاکیزہ کر لی۔ جی جی، اب پھر میرے کچھ سامعین پریشان نظروں سے دیکھ رہے ہیں بھئی دیکھو نطفے سے بدن بنتے ہیں روحیں نہیں بنتیں، روحیں ازل سے اللہ نے ایک ہی دن خلق کی تھیں عالم ذر میں بنی تھیں اور اللہ نے ان سے

اقرار ولایت لیا تھا، مگر جبری نہیں اختیاری، جس نے ہاں کی تو مرضی سے نہ کی تو مرضی سے،
اب یہاں مولانا وہ مسئلہ بھی حل ہو رہا ہے بڑوں بڑوں کو چکر آ جاتا ہے کہ حرامی کا اپنی
ولادت میں اپنا تو قصور نہیں ہے جی جی ابھی آپ کو پتہ چلنے والا ہے کہ حرامی کا اپنا خود کتنا
قصور ہے چونکہ علیؑ کی ولایت روحوں پہ پیش کی گئی جس نے مانا مرضی سے جس نے انکار کیا
مرضی سے جب مومن کی نسل بڑھتی ہے اللہ اقرار والی کسی روح سے کہتا ہے اس بدن میں
داخل ہو جا، اور جب کسی حرام کار کی نسل بڑھتی ہے تو اللہ انکار والی روحوں میں سے کسی روح
سے کہتا ہے داخل ہو جا، اب بتاؤ حرامی قصور وار ہے یا نہیں ہے؟ اور یہی اللہ کہہ رہا ہے
قد افلح من تزکی فلاح پا گیا وہ جس نے ولادت پاکیزہ کر لی یعنی وہاں اقرار ولایت کر
کے جس نے وہاں ہاں کی، "جس کے دل میں بغض علیؑ ہے" یہی تھی ناں رباعی کہ یہ بچہ
کہاں سے آیا ہے، صدیوں پہلے یہ فیصلہ ہو چکا ہے دیوار کعبہ کے سائے میں نبیؐ تشریف فرما
خیبر شکن موجود، صحابہ موجود سامنے سے ایک ہاتھی کی شکل کا لیکن ہاتھی سے کئی گنا بڑا جانور
جھومتا جھامتا آ رہا ہے لوگ ڈرنے لگے رسولؐ نے فرمایا ڈرو نہیں یہ شیطان ہے، شیطان کا
نام سنا تھا خیبر شکن اٹھے، تیز قدموں سے چلے، سونڈ سے پکڑا، سر سے اٹھایا، گھمایا، پٹخا زمین
پر، قدم گردن پر رکھا، ذوالفقار مردم شکار بے نیام کی، مارنا چاہتے تھے اپنی اصلی شکل میں
آ کے کہتا ہے یا علیؑ ایک تو اللہ نے مجھے مہلت دی ہے تُو کیوں مارتا ہے مجھے، چاہے وہ
شیطان تھا علیؑ کے اختیار میں شک نہیں رکھتا تھا (نعرہ حیدری) یا علیؑ اللہ نے مہلت دی ہے
مجھے، آپ مارنا چاہتے ہو یعنی شیطان کے علم میں تھا مارنا چاہے تو اس کی مہلت کے باوجود
مار سکتا ہے، نہ نہ.......... تفسیر عسکری پڑھنا تیرے امامؑ کی تفسیر مولوی کی نہیں مولاؑ کی، کسی

نے علیؑ سے پوچھا تیرے ساتھ تیرے دشمن زیادتیاں کرتے رہتے ہیں تُو چپ کیوں ہے؟ تو جو! انـذ ر هم كما انذ ر الله ابليس فرمایا میں نے انہیں ویسے ہی مہلت دی ہے جیسے اللہ نے ابلیس کو (نعرہ حیدری) مُجھے تو اللہ نے مہلت دی اور پھر یاعلیؑ میں تو تیرے کام کرتا پھرتا ہوں تُو مجھے مارنا چاہتا ہے علیؑ مسکرائے تبسم آیا خیبر شکن کے لبوں پر ،فرمایا ملعون تُو میرے کیا کام کرے گا؟ کہامـن كـان فـي قلبه لک بغض شار کت اباه یاعلیؑ جس بندے کے دل میں تیرا بُغض ہو جب وہ نسل بڑھاتا ہے میں شریک ہوتا ہوں رسولؐ نے فرمایا یاعلیؑ ہے ملعون بول سچ رہا ہے، چھوڑ دے اسے، تیرے رسولؐ نے سورۂ بنی اسرائیل کی آیت پڑھی کہ اللہ نے کہاو استـغـز زمـن استطعت منهمر بصوتک واجلب عـلیهـم بـخلک ورجلک وشار کهم فی الاموال ولا ولادوعدهم اللہ نے شیطان سے کہا بعض لوگوں کے مال میں بھی شریک ہو جا ان کی اولاد میں بھی شریک ہو جا تو جو ہو نطفۂ شیطان وہ اسمِ رحمان کو کیا مانے گا (علیؑ شہنشاہ) جس نے رب کے اسم کی تسبیح پڑھی اُسی نے نماز پڑھی۔ سورہ اعلیٰ شروع سبـع ''س'' سے ''ا'' بھی بسم اللہ میں ''س'' بھی بسم اللہ میں، ''ا'' کے بعد کیا ہے؟ ''ل''،سورۂ لقمان، شروع کہاں سے ہوتا ہے الم تلک آیت الکتب الحکیم ''ا،ل،م'' بھی بسم اللہ میں ل بھی بسم اللہ میں آگے ہے ''ہ'' اور ''ہ'' کے بارے میں کئی بار بتا چکا ہوں آپ کو ''ہ'' حرف غیب ہے یہ ''ؤ'' میں ظاہر ہوتا ہے پانچ عدد ہیں اس کے، میں شرح نہیں کروں گا آپ کہو گے بھی تو نہیں کروں گا لیکن سامنے آئی ہے سن لو مالک نے چاہا تو پھر اس کی شرح بھی ہو جائے گی دعا میں نقوی صاحب ایک جملہ ہے مجھے بھی اس نے بہت پریشان رکھا تھا۔یا ابا الـخـمـس بـحق الخمس وابناء

الخمس

اے پانچ کے باپ یا ابا الخمس اے پانچ کے باپ بحق الخمس تجھے پانچ کا واسطہ و ابناء الخمس اور پانچ کے بیٹوں کا واسطہ، بس علماء سے یہی پوچھنا ہے کیا ہے یہ؟ کون ہے ابو الخمس کیا ہے ابو الخمس اور کیا کہا جا رہا ہے اس دعا میں، بہر حال ''ہ'' کے عدد 5 ہیں یہ حرف غیب ہے امکان کی طرف ایک زینہ بڑھتا ہے عدد 6 ہو جاتے ہیں اور 6 عدد ہیں ''و'' کے۔ ''و'' میں ظاہر ہوتا ہے اسی لیے سورۂ ھمزہ، نام سورہ کا ''ہ'' سے لیکن آیت ویل لکل ھمزۃ لمزۃ آیت کی تجلی ''و'' میں، اب اس سے زیادہ میں نہیں کر سکتا ورنہ آگے بھی بات رہ جائے گی، جی جی، ھُوَ ہی بنتا ہے ''ہ'' کے بعد ''و'' ھُوَ ہے اور ھُوَ کے عدد گیارہ ہیں، اللہ کے اسمائے حُسنیٰ 99 ہیں نام اس کے لا تعداد ہیں لیکن اسمائے حُسنیٰ 99 ہیں اور جب 99 میں ھُوَ کے گیارہ عدد بناؤ تو 110 ہو جاتے ہیں (العظمۃ للہ) آگے کیا ہے؟ الرحمٰن الرحیم، الگ الگ بتایا تھا ناں جب انیس حرف اور پنجتن کے ناموں کے بھی انیس حرف بتائے تھے۔

بسم کا مالک تیرا رسول، اللہ کی ''ا'' کا مالک بھی رسولؐ، للہ کا مالک علیؑ، ا، ل، ر، ح، م، کی مالک بتولؑ، سمجھ میں آ رہی ہے بات، ہم اسے کہتے ہیں ا، ل، ر، عربی میں کہتے ہیں الرٰ۔ ہم کہتے ہیں ح، م۔ عربی میں کہتے ہیں حٰم اور اسے الگ الگ بھی دیکھیں ملا کر بھی دیکھیں اور اگر واقعی نعرے کی طرح جاگ رہے ہو تو نشہ آ جائے گا الرٰ پانچ سورتوں کا آغاز اس سے ہوتا ہے سورہ یونس، سورۂ ھود، سورہ یوسف، سورۂ ابراہیم، سورۂ حجر۔ ابراھیم ''ا'' سے سورۂ ھود ''ہ'' سے ادھر بھی بسم اللہ والے لفظ اور ادھر الرٰ اور آگے اس قسم کی بات کرتا ہے کتب انزلنہ

الیک لتخرج الناس من الظلمت الی النور اے محمدؐ ہم نے آپؐ پر قرآن نازل ہی صرف اس لیے کیا تا کہ آپؐ لوگوں کو ظلمت سے نکال کر نور میں لے آئیں اور میں نے جب تفاسیر اہل بیت کو پڑھا تو پتہ کیا جواب ملا؟ النور امر المومنین و الظلمت اعدائه نور شوہر بتولؑ ظلمات علیؑ کے دشمن، اللہ کہتا ہے اگر علیؑ کی دوستی ملحوظ نہ ہوتی ہم قرآن نازل ہی نہ کرتے (نعرہ حیدری) کچھ سورتوں میں الرٰ اور آگے کیا ہے؟ حمٰ، سات سورتوں کا آغاز حمٰ سے ہے، سورۂ مومن حمٰ سے شروع ہو رہا ہے سورۂ حمٰ السجدہ حمٰ سے شروع ہو رہا ہے سورۂ شوریٰ حمٰ سے شروع ہو رہا ہے سورۂ زخرف حمٰ سے شروع ہو رہا ہے سورۂ دخان حمٰ سے شروع ہو رہا ہے سورہ جاثیہ حمٰ سے شروع ہو رہا ہے سورہ احقاف حمٰ سے شروع ہو رہا ہے۔ پانچ سورے الرٰ سے، سات حمٰ سے، اللہ اکبر...... میں نے بی بی کی زیارت میں یہ جملے پڑھے، سات اور پانچ کتنے ہوتے ہیں؟ بارہ۔ الرٰ، حمٰ، فاطمہؑ کی ملکیت...... لفظ یہ ہیں کہ السلام علی الحجر الذی فانفجرت من النتا عشرۃ عین با لا مامتہ اُس حجر پر تو حید بی بی پر سلام جس سے امامت کے بارہ چشمے جاری ہوئے (العظمتہ للہ) ابھی قرض باقی ہے، یہ بارہ کی حقیقت تھی جو ولایت برآمد ہوئی، ا، ل، ر، ح، م، آگے ہے ن، سورۂ نور، شروع کہاں سے ہو رہا ہے؟ سورۃ انزلنا...... ادھر ''ن'' رحمٰن والی ادھر ''س'' بسم والی اور خودن والقلم ومایسطرون ن کی قسم قلم کی قسم اور جو انہوں نے لکھا اُس تحریر کی قسم، اپنے مزاجوں سے پوچھ لو ہو سکتا ہے میں گھنٹہ اور پڑھوں ہو سکتا ہے میں ابھی چھوڑ دوں (نعرہ حیدری) بہت کچھ...... اسم الٰہی کی دھمک کو برداشت کرنا مذاق ہے؟ دعا میں یہ جملے نہیں پڑھے تم نے؟ سناؤں؟ اسئلک باسمک السبوح القدوس

البرھان الذی ھو نورعلی نورونور من نورویضیع من کل نور اذا بلغ الارض انشقت واذابلغ السموٰت فتحت واذا بلغ العرش ......پالنے والے تجھے تیرے اُس پاکیزہ اسم کا واسطہ جس کی تسبیح پڑھی جاتی ہے، تیرے اس اسم کا واسطہ جو تیری ذات پر دلیل ہے۔**ھو نور علی نور** وہ اسم جو نورعلی نور ہے **و نورمن نور** جونور میں سے نور ہے **ویضیع من کل نور** اور ہرنور جس سے نکلا ہے۔معلوم ہوا یہ اسم لکھنے والا نہیں، یہ حرفوں والے اسم کی بات نہیں ہورہی یہ جسم والا ہے، یہ **نور علی نور** ہے یہ **نور من نور** ہے جس سے ہرنور ہے اور نہیں......نہیں اب بھی اگر کسی کے دل میں شک کا کیڑا رینگ رہا ہے سر اٹھاؤ پالنے والے میں تیرے اس اسم کی بات کر رہا ہوں **اذابلغ الارض انشقت** یہ تیرا وہ اسم ہے جب زمین پر پہنچا اس کی ہیبت سے زمین پھٹ گئی (العظمتہ للہ)**واذابلغ السموات فتحت** تیرا وہ اسم جب آسمانوں پر پہنچا......ترتیب سفر یاد رکھنا، پہلے زمین پر آیا پھر آسمانوں پہ گیا، گھبراہٹ میں آسمانوں کے در کھل گئے۔**واذا بلغ العرش**.........اور تیرا یہ اسم جب عرش پر پہنچا عرش کانپنے لگا، ڈھونڈ...... ڈھونڈ......کونسا یہ اسم الٰہی ہے جو زمین پھاڑ دیتا ہے حافظوں کو زنگ لگ گیا ہو تو کعبہ کی دیوار کی طرف دیکھ (علیؑ حق) کعبے کی پھٹی ہوئی دیوار کو دیکھ......زمین کی حقیقت کیا ہے اور وجہ یہ ہے دیوار کعبہ میں شگاف ڈالنے کی، نہ در سے علیؑ کو خار تھی، ہم جیسے بےعلموں کو بتایا، اے فاطمہ بنت اسدؑ کے دُرجِ عصمت میں رہنے والے گوہرِ کبریائی دیوار پھاڑ دے میرے گھر کی، چودھویں صدی کے جاہل ملاں کو بتا کہ جب علیؑ آنے پر تُل جائے اُسے اللہ کے گھر کی دیواریں بھی نہیں روک سکتیں

اذابلغ الارض انشقت وہ اسم جب زمین پر پہنچا، زمین پر آنے کا پہلا لمحہ ہی ہے ناں یہ، جس نے آغاز ہی کعبے کی دیوار سے کیا، شام کے دربار میں تیرے مولا حسنؑ نے خطبہ دیا تھا، خطبہ نہیں پڑھنا چاہ رہا میں، اس میں ایک جملہ اپنے باپ کی شان میں ....

جو علیؑ کے بارے میں حسنؑ کہہ سکتا ہے۔ صدف تو جانتے ہو ناں؟ سیپ، یہ یوں ہوتا ہے جب یہ پھٹتا ہے کیا برآمد ہوتا ہے؟ موتی، مروارید، گوہر، جوہر، تو جو! جس قسم کا صدف پھوٹے اسی کی جنس کا گوہر نکلتا ہے یہ ذہن میں رکھنا، حسنؑ امیرِ شام کے دربار میں کہہ رہا ہے کہ جب بیت اللہ کا صدف پھٹتا ہے تو جو توحید کا موتی نکلتا ہے وہ میرا بابا ہی تو ہے (نعرہ حیدری) **درۃ التوحید**...... اس کی عقل پر ماتم کروں؟ کہ صدف کا خریدار ہو مروارید سے خار ہو، بندگی توحید کی .... صدف تیری عبادت میں شامل ہے موتی سے خار کیوں ہے؟ تیرا وہ اسم جب زمین پر پہنچا زمین شق کردی **وازا بلغ السموت فتحت** جب آسمانوں پر پہنچا آسمان کھل گئے **وازابلغ العرش** .... جب عرش پر پہنچا عرش...... یا علیؑ اتنا جلال تیرا، عرش لرزہ، کہا سفیان نہ بول ذوالجلال کا جلال ہوں میں (اللہ اکبر) اور علیؑ نے مجھے کہا اگر تجھے لاہور کے مومنوں پر اعتبار آگیا ہے تو پھر اگلا فقرہ کہہ دے میں ذوالجلال جیسا ذولجلال ہوں، میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہوں او بھائی میرے، سورۂ رحمان میں وو دفعہ لفظ ذوالجلال آیا ہے ایک دفعہ اللہ نے خود کو کہا دوسری دفعہ وجہ اللہ کو کہا، جو علیؑ کو وجہ اللہ مانتا ہے وہ ذوالجلال مان لے، چلو وجہ اللہ مانتے ہو؟ اب مجھے غصہ آگیا، ظاہر کہا ہوگا؟ چہرے پر ناں، تو اب اللہ جلال میں آئے گا تو پتہ کیسے چلے گا (علیؑ حق) علیؑ

میں خدا نظر آتا ہے علیؑ کی صورت میں نہیں، پورا علیؑ وجہ اللہ ہے علیؑ کا چہرہ وجہ اللہ نہیں چونکہ علیؑ کا چہرہ وجہ اللہ کہنا شرک ہوگا، ہاں، یہ خیال رکھ لیا کرو، بندے اور خدا کا فرق، خدا کی قسم میرے کلیجے میں ٹھنڈک...... کروڑ دفعہ تم علیؑ کو رب کہو لیکن ربِ مطلق نہ کہنا رب مطلق وہ ہے جو علیؑ کا بھی رب ہے علیؑ ربِ مشروط ہے علیؑ کسی شرط کے ساتھ رب ہے، کیوں؟ علیؑ کے اوپر بھی کوئی رب ہے لیکن اس کے اوپر کوئی رب نہیں ہے تو یہ ہمیشہ ذہن میں رکھنا، علیؑ کے ہاتھ کو ید اللہ نہ کہنا پورے علیؑ کو ید اللہ کہنا، علیؑ کی زبان کو لسان اللہ نہ کہنا شرک ہو جائے گا پورا علیؑ لسان اللہ، یعنی ہم صرف زبان سے بولتے ہیں علیؑ ہاتھ سے بھی بول سکتا ہے علیؑ پاؤں سے بھی بول سکتا ہے، چونکہ پورے بدن سے بول سکتا ہے، علیؑ کی نعلین بھی بول سکتی ہے اس لیے للسان اللہ، علیؑ کی آنکھیں عین اللہ نہیں، پورا علیؑ عین اللہ، ہماری صرف یہ آنکھیں دیکھتی ہیں علیؑ پیچھے سے بھی دیکھتا ہے تو علیؑ میں خدا نظر آتا ہے علیؑ کی صورت میں نہیں ورنہ تو خدا صاحب صورت ہو جائے گا، بیٹھے ہو چلے گئے ہو؟ یہ تو آسمان پر پہنچے کی بات ہے مولانا، علیؑ زمین پر ہو میں نے عرش کا نپتے دیکھا، دیکھو، میں منبر پر بیٹھا ہوں حجرے میں نہیں اور مجھے پتہ ہے مجھ سے جواب تہتر فرقوں نے مانگنا ہے اور شیعوں نے تو چوکھا ہی مانگنا ہے اس لیے جب تک پہاڑ سے زیادہ وزنی دلیل میرے پاس نہ ہو میں منبر سے بات کرتا کیا سوچتا ہی نہیں کرنے کی، میری طرف دیکھو، انشاء املاء قرت، عبارت حوالہ میری ذمہ داری توفیق ہدایت خود مانگنا، خیبر فتح ہوگیا جبرائیل مبارک دینے آیا مگر پر گھسیٹتے ہوئے آیا (اللہ اکبر) سب کچھ جاننے والا رسولؐ ہم جاہوں کا علم بڑھانے کے لیے، جبرائیل یہ کیا ہوا خیریت پر زخمی نظر آرہا ہے چوٹ لگی ہے کیسے لگی ہے ابھی یہ بات ہو رہی تھی

حیی بن اخطب کی بیٹی صفیہ آ گئی ماتھے پر پٹی باندھی ہوئی، پیشانی زخمی صفیہ تجھے زخم کہاں سے آیا، دونوں کی کہانی کے ڈانڈے ایک رخ پر جمع ہو گئے، جبرائیل نے کہا وہ یا رسولؐ اللہ ایسا ہے کہ مرحب ملعون نے گرز سے وار کیا، علیؑ کی پیشانی پر زخم لگا۔ اللہ کے غصے کو غصہ آ گیا۔ عالم جلال میں زندگی میں پہلی مرتبہ علیؑ رکابوں میں کھڑے ہوئے۔ رکابوں میں اٹھ کے علیؑ نے تلوار تولی اچانک حجاب الٰہی سے آواز آئی جبرائیل آج یہ تاج روح الا امینی تیرے سر سے چھین لوں گا اگر دیر کی، میکائیل کو ساتھ لے اسرافیل کو ساتھ لے ایک علیؑ کا باز ورو کے ایک علیؑ کی کلائی روکے تُو احتیاطً زمین پر پَر بچھا۔ جی جی، کیوں؟ جس انداز میں آج اسدِ ذوالجلال رکابوں میں کھڑا ہے اگر اسی انداز میں علیؑ کی تلوار چل گئی زمین دولخت ہو کر اُلٹ جائے گی، قیامت سے پہلے محشر ہو جائے گا، فرشتے کی طاقت تو بتا چکا ہوں ناں تمہیں؟

تو یا رسولؐ اللہ بس اللہ کا حکم تھا، اُدھر دھمکی تھی ہم تینوں آنکھ جھپکنے سے کڑ وڑواں حصہ پہلے خیبر میں تھے، اسرافیل نے بازو پکڑ کے پیچھے کیا علیؑ کے بازو کو تا کہ حملے کے زور کو روکے، میکائیل نے کلائی کو پیچھے کیا، میں نے پَر بچھایا، مرحب کے سر پر خود تھا خود کے نیچے پتھر تھا پتھر کے نیچے لوہے کی زرہ تھی زرہ کے نیچے زین تھی زین کے نیچے گھوڑا تھا، لوہا، پتھر، زین، زرہ، کاٹتی ہوئی میرے پَر پر لگی، پَر کٹ گیا (اللہ اکبر) ابھی تو دو فرشتوں نے پیچھے روکا، پھر بھی یوں کر کے علیؑ نے ماری تلوار، کتنے لوہے، پتھر، زین زرہ کاٹتی ہوئی میرے پَر کو زخمی کر گئی (اللہ اکبر)

فاستحل وجہ رسول اللہ رسولؐ کا چہرہ کھل اُٹھا، پھر رسولؐ نے صفیہ کی طرف

دیکھا، تیری پیشانی کیوں زخمی؟ یہ بعد میں حرمِ رسولؐ بنی ہے، تجھے کیا ہوا؟ وہ یا رسولؐ اللہ ایسا ہے ناں کہ جب علیؑ نے خیبر کے فولادی در میں انگلی پھنسائی، اکھاڑنے سے پہلے علیؑ نے تولنے کے لیے جب جنبش دی ساتوں قلعے لرزے میں آئے، میں قموس میں......قلعہ قموس ساتویں قلعے کی چوٹی پر، بس ایسے ڈول رہے تھے ساتوں قلعے، میں تخت سے گری ماتھا پھٹ گیا، جبرائیل حیران ہو کر صفیہ کو دیکھ رہا ہے یہاں میں اکیلا تو زخمی نہیں یہاں تو زمین و آسمان زخمی ہیں، بشریت سے ملکوتیت تک زخمی، پھر رسول کا چہرہ کھلِ اٹھا، فرمایا دونوں سن لو **ان علیا عظیم الشان عنداللہ واعظم منزلة من ذلک** جو تم دونوں سنا رہے ہو تاں علیؑ کی شان اس سے عظیم نہیں اعظم ہے (العظمتہ للہ) جی، علیؑ عظیم الشان بھی ہے اور علیؑ کی منزلت اعظم بھی ہے صفیہ تجھے سات قلعے ہلتے نظر آئے رسول نے فرمایا **ان علیا لما احتز الحصن احتزت الا رضون اسبع واحتزت اسماوات اسبح واحتز عرش الرحمان غضبا لعلی علیہ السلام** جب علیؑ نے قلعہ جھنجوڑا، پانی کی سطح تک قلعے کی بنیادیں اتری ہوئیں تھیں پہلی زمین زلزے میں آئی، دوسری، تیسری، ساتویں، آسمان اور زمین یوں ملے ہوئے ہیں پہلا آسمان لرزے میں آیا دوسرا............علیؑ کے غضب کے ڈر سے عرش کانپنے لگا کہیں علیؑ آج مجھے ہی نہ گرا دے (نعرہ حیدری) میں اگر اسرار خیبر ہی پڑھنا شروع کر دوں تو عشرہ چاہیئے یہ بھی تمہارے ڈر سے کہہ رہا ہوں حقیقت میں عشرے چاہئیں چونکہ بتایا ہی نہیں گیا، اس میں دلدل کے اسرار لگ ہیں، ذوالفقار کے اسرار الگ ہیں، صاحب ذوالفقار کے اسرار الگ ہیں (العظمتہ للہ) تمہیں مرحب کو مارنے والا علیؑ نظر آتا ہے مجھے عرش کو لرزانے والا علیؑ نظر آتا ہے۔

هیبت الله اللہ کی ہیبت، عظمت الله ،جلال الله ،حشمت الله، قدرت الله یہ سارے لقب ہیں تیرے پیشوا کے۔ جی ،بس یہ سارے کا سارا اسم اعظم ہے، ختم ہوگئی بات ،نبضوں پر ہاتھ ہونا چاہیے خطیب کا جو نبض شناس نہیں ہوتا...... دیکھو، جب رسولؐ اپنی تقریر بند کرتے تھے سلمان کا دل چاہ رہا ہوتا تھا ابھی کچھ اور کہیں لیکن رسولؐ اکیلے صرف سلمان کو ہی نہیں ......اور بھی بہت کچھ دیکھنا پڑتا ہے بہت کچھ سوچنا پڑتا ہے، سمجھ میں آ گئی بات؟ الرٰ الگ پانچ سورتوں میں حٰم الگ سات سورتوں میں ''ن والقلم'' الگ، تیرہ ہو گئے سات اور پانچ بارہ اور ن والقلم تیرہ اور پھر پورے کا پورا الرحمٰن ۔کل رات آنے سے پہلے ہر شخص سورۂ رحمٰن کو پڑھ کے آئے۔ بے شک جو ترجمہ بھی ہے وہی پڑھ کر آنا، پھر آپ سے ایک دو باتیں ہونگی ،اور الرحیم میں باقی سارے لفظ ہیں الرحمٰن والے سوائے ''ی'' کے،سورۂ کا نام بھی یٰسین اور آغاز بھی یسین والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم آج اس کا ترجمہ نہیں کر رہا پھر کرونگا ،یہ جو سنتے ہو ترجمہ وہ غلط ہے بس آج سین کا ترجمہ س ہے اے سین حکمت والے قرآن کی قسم تُو مرسلین میں سے ہے اور تُو صراط مستقیم پر ہے۔ توجو! صراط مستقیم کون ہے؟ علیؑ ۔تیرے رسولؐ نے دِل میں سوچا آج اللہ نے مجھے علیؑ والا کہا علیؑ تو میرا محکوم ہے میرا وصی ہے میرا وزیر ہے میں علیؑ کا مولا ہوں مجھے علیؑ والا کہہ دیا صراط مستقیم پر کہہ دیا،فوراً سورۂ ہود کی آیت آ گئی ان ربی علی صراط مستقیم میں خود صراط مستقیم پر......یا علیؑ تیرے مقدر کے صدقے ،کوئی بڑا کسی چھوٹے سے رشتہ جوڑتا ہی نہیں ، چھوٹا تو بڑے سے رشتہ جوڑنے کی کوشش کرتا ہے یہ زیادہ عزت والا ہے اگر میں اس کا رشتے دار ہو گیا تو میرا بھی نام ہو جائے گا ،کائنات میں علیؑ سے دو بڑے

ہیں اور دونوں اپنی اپنی جگہ پر جوڑ توڑ میں ہیں میرا...... میرا...... میرا (العظمۃ للہ) سمجھ میں آرہی ہے بات، دونوں...... نبیؐ اپنی جگہ علی اپنی جگہ، نبیؐ کہتا ہے میرا نفس ہے وہ کہتا ہے نفس اللہ ہے وہ کہتا ہے میرا خانہ زاد ہے یہ کہتا ہے میرا داماد ہے۔ حالانکہ آج تک میں نے کم از کم اپنی زندگی میں کسی شخص کو داماد پر فخر کرتے نہیں دیکھا، بیٹوں پر فخر ہوتا ہے، سُسر بھکاری کیوں نہ ہو داماد بادشاہ کیوں نہ ہو فخر نہیں کرے گا، بیٹی کی نزاکت کے رشتے کا خیال ہے ، بیٹوں پر فخر کرتے ہیں، بیٹا چھوٹے سے عہدے پر بھی ہو تو بڑا سینہ کر کے باپ بتاتا ہے کہ میرا بیٹا اس عہدے پر ہے داماد کے نام پر فخر نہیں کرتا، یا علیؑ اللہ جانے تیری ذات میں کیا طلسمِ کبریائی ہے، آسمان ششم پر شب معراج سوا لاکھ نبیوں کی صف کے سامنے تیرا نبیؐ سینہ تان کے فخر سے کہہ رہا ہے ابراہیمؑ نے علیؑ کو ناقہ نور پر آتے ہوئے دیکھا حیران ہو کے پوچھا یہ آنے والا نورانی نوجوان کون ہے؟ نبیؐ نے کہا ھذا صھری میرا داماد ہے (نعرہ حیدری)

جو غیرت کے خلاق سے جو مصدرِ غیرت سے یوں خراج لے اللہ جانے کیا پوشیدہ ہے میرے آقا کی ذات میں، درود پڑھ لو مل کر با آواز بلند (صلوٰۃ) کچھ لطف آیا یا وقت ضائع ہوا؟ زندہ رہو آباد رہو مولاؑ تمہاری عبادت قبول فرمائیں، میں اپنی طرف سے آپ کی طرف سے بی بی سے معافی چاہتا ہوں، بی بی ہم نے آپ کو بہت انتظار کروایا وہ ہم سے حقیقت بسم اللہ سننے نہیں آتی، بسم اللہ کے بارے میں جو کچھ وہ جانتی ہے وہ آدم بھی نہیں جانتا وہ تو رونے کے لیے آتی ہیں بس نہ کچھ طویل پڑھنے کی سکت ہے اب مجھ میں نہ لمبا پڑھنا ہے جسکے سینے میں گوشت کا ٹکڑا ہے اُس کے لیے بس ایک ہی فقرہ کہنا ہے مجھے، سمجھ میں آ گیا تو قبر میں بھی رونے کے لئے کافی ہے، درد کی ہر کہانی کو چودہ سو سال سے تم جانتے ہو تمہارے

لیے کوئی نئ بات نہیں، پہلے اشارہ دیتا ہوں، نہ آ سکا سمجھ میں پھر بات مجھے کھولنا پڑے گی حسینؑ کا سَر شمر نے یوم عاشور کاٹ لیا تھا اور باقی شہدا کے سَر دسویں کو نہیں کاٹے گئے (اللہ اکبر) باقی شہیدوں کے سَر شامیوں حرامیوں نے اس وقت کاٹے ہیں جب سیدانیاں مقتل میں موجود تھیں (اللہ اکبر) جن کی چیخیں نکل گئیں ہیں ان سے میں ہاتھ جوڑ کے ....تمہاری قوم کا خادم ہوں یقیناً تمہارے دل بہت نازک ہیں لیکن جو نہیں سمجھ پائے انہیں سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں ،صرف موجود ہوتیں پھر شائد میں بیان نہ کرتا کتابوں میں ہے جس کے علم بناتے ہو عباسؑ کا سَر ام کلثومؑ کی جھولی میں کاٹا گیا، اکبرؑ کا سَر لیلیٰؑ کی آغوش میں کاٹا گیا، قاسمؑ کا سَر ام فروہؑ کی جھولی میں کٹا، زمین کربلا ہلتی رہی، زینب مدینے کی طرف دیکھ کے کہتی رہی نانا دین تیرا بچا زینبؑ برباد ہوگئی۔

الا لعنة الله على القوم الظلمين

خطاب نمبر 9

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توجہ ہے بات شروع کی جائے، نقطہ ظہورِ مشیت ہے ''ب'' حقیقتِ محمدؐیہ کا ظہور ہے ایک ایک فقرہ نہیں بول رہا میں، ایک ایک کائنات بند کر کے تمہاری جھولی میں ڈال رہا ہوں۔ مشیت کو بدن ملا تو وہ نقطہ بنا، حقیقتِ محمدیہؐ ''ب'' کے پیکر میں ظاہر ہوئی، صفتِ ذات نے اسم کا روپ دھارا اور اب اللہ نے سامنے آنا مناسب سمجھا، سمجھ میں آ گئی بات یا نہیں؟ بسم اللہ ''ب'' بغیر نقطے کے، دہرانے کی ضرورت نہیں آٹھ مجالس سن چکے ہو، نقطہ کون ہے؟ امیر کائنات۔ ''ب'' حقیقتِ محمدیہؐ ''ب'' جب لکھی جائے تو لکھنے میں ''ب'' پہلے ہوتی ہے نقطہ بعد میں لگتا ہے بولنے میں نقطہ پہلے ہوتا ہے ب بعد میں ہوتی ہے، تشریح کا وقت ہی نہیں ہے میرے پاس، کل آخری مجلس ہے تو چاہتا ہوں بخدا نقوی صاحب منبر کی قسم ہے بہت کچھ رہ گیا کہنے کو تمہیں ایک قطرہ بھی بیان نہیں کر سکا میں بسم اللہ پر، اس ایک عشرے میں، اب آخری ان دو مجالس میں کوشش ہے کہ زیادہ سے زیادہ آپ کی جھولی میں ڈالا جائے، ''ب'' کی پہچان نقطہ ہے ایسے لکھ دیا جائے پتہ ہی نہیں چلتا ہے کہ لکھنے والے نے

''ب''لکھی''پ''لکھی یا''ت''لکھی، نقطہ ہی تو ہے جو یہ بتاتا ہے کہ یہ''ب''ہے اور مجھے بتاؤ کائنات میں وہ کون عقل کا بیری ہے جو''ب''بولے بھی سہی اور نقطے کے بغیر، جسے نقطہ نہیں چاہیے وہ''ب''بھی زبان سے نہ نکالے جسے نماز میں علیؑ نہیں چاہیے..........

(نعرہ حیدری) پلے پڑی ہے بات؟''ب''نقطے کے بغیر ہوتی نہیں جہاں بھی ہوگی نقطے سمیت یا''ب''سے منہ موڑ دیا''ب''کی پہچان کو''ب''کے ساتھ ہر جگہ شامل رکھو، جہاں بھی ہوگی''ب''نقطے کے ساتھ ہوگی چاہے زمین پر ہو یا مسند اوادنیٰ پر ہو، ایک اشارہ ہے صاحبانِ اشارت کے لیے اگر سمجھ سکیں جب''ب''زمین پر ہو تو''ب''پہلے نقطہ بعد میں اگر اوپر اٹھالی جائے نقطہ آگے''ب''پیچھے...... سمجھ میں آ رہی ہے بات یا نہیں؟

ظہورِ مشیت کا نام نقطہ، ظہور حقیقت محمدیہؐ''ب''جی جی''ب''اور نقطے کے بعد اسم پھر اللہ ظاہر ہوا، ولایت کُلیّہ کے ظہور کا نام ہے الرحمٰن...... یہاں میں صرف لفظ بولوں گا اور نجف اشرف کے حوزہ علمیہ تک کی ذمہ داری کے ساتھ قصرِ بتولؑ کے منبر سے اللہ کی عدالت تک میں اپنی ہر بات کا ضامن ہوں، الرحمٰن ولایت کُلیّہ کا ظہور ہے اور الرحیم نبوت مطلقہ کا ظہور ہے یعنی اگر رحمٰن نہ ہوتا تو دنیا میں کوئی ولی نہ ہوتا، اور اگر رحیم نہ ہوتا تو دنیا میں کوئی نبی نہ ہوتا فرق صرف اتنا ہے کہ نبوت اس نے بانٹ دی ولایت میں اس نے خود کو بھی شامل کر لیا (العظمتہ للہ) نقطہ بھی علیؑ، اسے میں نے ظہورِ مشیت کا نام دیا ہے، اسم بھی علیؑ، اصول کافی سے بڑی کتاب تیرے مذہب میں کوئی نہیں، اصول کافی کو پڑھنا اور تیرے امام صادقؑ سے بڑا سچا میں نے کوئی دنیا میں نہیں دیکھا (صلوٰۃ) سرکارؑ فرماتے ہیں وہ لوگ سر اٹھائیں جو کہتے ہیں کہ اللہ اسم ذات ہے، اس سے بڑی جہالت میں نے نہیں دیکھی منبر

سے کہہ رہا ہوں کون کہتا ہے کہ اللہ اسم ذات ہے یہ بھی اسم صفت ہے۔ ایک ''ا'' دو ''ل'' اور ایک '' ہ '' چار حرفوں کا مجموعہ ہے اللہ، جب حرف نہیں تھے تب وہ نہیں تھا؟ او خدا کے لیے میرے اشارے سمجھنے کی کوشش کرو، کیوں کم ظرفوں کا ظرف چھلکوانا چاہتے ہو، اسم ذات تو وہ ہونا چاہیے کہ جب سے وہ ہے تب سے اُس پر بولا جائے اللہ کا لفظ تو مخلوق نے بولا، کافی میں سرکار صادقؑ فرمارہے ہیں اول مختار لنفس العلی العظیم فرمایا

سب سے پہلا نام اللہ نے اللہ سے بھی پہلے اپنا پہلا نام علی العظیم رکھا، (نعرہ حیدری) پہلا نام علی العظیم اور منبروں سے ایک دفعہ نہیں درجنوں بار تیرے خیبر شکن نے بڑے فخر آمیز لہجے میں کہا او دنیا والو آدم سے عیسیٰ تک کسی نبی کو اللہ نے اپنے کسی نام میں شریک نہیں کیا، کسی نبی کا نام خالق نہیں کسی کا رازق نہیں کسی نبی کا نام سمیع نہیں کسی کا بصیر نہیں کسی کا خبیر نہیں ان الذی ان حرمی ربی اسمہ میں وہ ہوں جسے اس نے اپنا پہلا نام دیا وہ عرش پر علی ہے میں فرش پر علیؑ ہوں (علیؑ حق) جو اپنا پہلا نام میرے مولاؑ کو دے سکتا ہے...... کیوں نہ دے یہ وہ اسم ہے جو اسم الاسماء ہے جس سے ہر اسم نکلا ہے چاہے وہ تکوینی ہے یا تدوینی وہ لفظی ہے یا حقیقی وہ ملفوضی ہے یا ذاتی، باقی ہر نام اس کی ایک صفت پر دلیل ہے میں نے جو کہنا تھا کہہ بیٹھا ہوں، ''رب'' پالنے والا بس یہ صفتِ رزق پر دلیل ہے ''خالق'' خلق کرنے والا یہ پیدا کرنے کی صفت پر دلیل ہے ''علیم'' ہمیشہ سے علم والا بس ایک صفتِ علم پر دلیل ہے ایک اکیلا علی ہی تو ہے کہ توحید جہاں سے شروع ہو کر جہاں ختم ہوتی ہے علیؑ کہتا ہے ظاہر میں بھی میں ہوں...... بخاری صاحب میں جملہ کہنے لگا ہوں اور پتہ ہے کہ خریدار بہت تھوڑے ہیں میرے سامنے لیکن جو ہیں وہ تو جھولی پھیلا لیں، یا علیؑ توحید

تجھ سے شروع ہو کر اگر تجھ پر ختم ہو جاتی ہے تو ہم خدا کو کہاں ڈھونڈیں؟ کہا جاہل تجھ جیسا بےعلم جسے جھکے وہ اللہ نہیں ہوتا جسے مجھ جیسا توحید...... (علیؑ حق)

(سامعین میں سے کسی نے سوال کیا) ایسے سوال پڑھ کے ماتم کرنے کو دل چاہتا ہے کہ لا الہ الا اللہ کہنا بہتر ہے یا لا الہ الا علی، نعوذ باللہ، ہر مجلس میں سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں میں نے رات بھی بتایا تھا سب کچھ کہو علیؑ کو، اللہ نہ کہو، اللہ نہیں ہے وہ، کہے وہ شخص جسے علیؑ کی تلوار کے نیچے آنے کا شوق ہے جسے علیؑ کے ہاتھوں دنیا میں ہی جلنے کا شوق ہے، ہاں مزا یہ تھا کہ تم اس طرح غضنفر سے پوچھو کہ لا الہ الا اللہ کہنا زیادہ اچھا ہے یا علیؑ علیؑ کہنا زیادہ اچھا ہے یہ سوال بنتا ہے، علی اللہ کا اسم ضرور ہے مگر علی کہنے سے شبہ پیدا ہوگا کہ کس علی کو اللہ کہا جا رہا ہے، چونکہ علی تو دو ہیں اللہ ایک ہے، سمجھ میں آئی بات؟ علی دو ہیں اللہ ایک ہے اس لیے الا اللہ کہنے کے بعد تجسس اور جستجو کی ضرورت ہی نہیں رہتی (علیؑ شہنشاہ) اور اس کی وجہ بھی میں بتاؤں کیوں اللہ اور نہیں ہو سکتا یعنی اللہ بھی اجازت نہیں دیتا علیؑ کو بھی کہ تُو اللہ کہلوا، تُو خالق کہلوا، رازق کہلوا، رب کہلوا، جو مرضی کہلوا، تم نے اللہ نہیں کہلوانا، کیوں؟ اس کی مثال دیتا ہوں کہ ایک بندہ مجھ سے کہتا ہے کہ قبلہ یہ انگوٹھی مجھے آپ عطا کر سکتے ہیں؟ بھئی میں اور دے سکتا ہوں تمہیں یہ نہیں، کیوں؟ یہ میرے ایک دوست کا تحفہ ہے۔ میں اگر تمہیں دوں ایک تو میرے دوست کے تحفے کی ناقدری اور میرے پاس دوست کی یادگار کیا رہے گی۔ تو جو! جب عالمِ ارواح میں اللہ نے آدم سے لے کر تیرے نبی تک کی روحوں کو حجابِ مشیت سے باہر نکال کے اپنے سامنے رکھا، نگاہِ قدرت سے دیکھ کر اس نے زبان بے زبانی سے پوچھا مـــن انـــا میں کون ہوں؟ آدم بغلیں جھانکنے لگا، نوح سوچ میں پڑھ گیا

،ابراھیم کو چکر آنے لگے،موسیٰ عیسیٰ آپس میں سرگوشیاں کرنے لگے، تیرے نبیؐ نے بڑھ کر
کہاانـت الـلـه تُو اللہ ہی تو ہے (نعرہ رسالتؐ) سمجھ میں آئی بات دوستو، میرے نبیؐ نے کہا
تُو اللہ ہی تو ہے آواز قدرت آئی یہ نام تحفہ ہے میرے محبوب کا (اللہ اکبر) اس لیے یہ نام کسی
کونہیں دوں گا، اور رہ گئی یہ بات جو میں نے کہا تھا کہ پوچھتے تو یوں پوچھتے کہ لا الہٰ الا اللہ
کہیں یہ بہتر ہے یا علیؑ علیؑ کریں یہ بہتر ہے، میرے پاس مشاہدے ہیں وہ سن لو لا الہ الا اللہ
پڑھو علیؑ خوش ہوتا ہے علیؑ علیؑ کرو جلی خوش ہوتا ہے (نعرہ حیدری) دیکھو، اسم بھی علیؑ نقطہ بھی
علیؑ اور اگر کل مجھے وقت اور آپ کی طبیعت نے مجھے اجازت دی تو پھر قرآن کی آیتوں کی
قطار باندھ کر تمہیں دوں گا میں نے دعویٰ کیا تاں کہ رحمٰن یہ ولایت کُلیّہ کا اظہار ہے جو جتنا
ولی ہوگا اتنا رحمٰن ہوگا، ولایت کی قسمیں ہیں لاہور والو، جزوی ولی مشروط ولی مُقید ولی کُلی ولی
اور علیؑ کی ولایت ہے ولایتِ مُطلقہ کلیۂ الٰہیہ ۔ مطلقہ، یعنی بغیر کسی شرط کے ولی ۔ کُلیہ، ہر
پر ولی ولیوں پر بھی ولی ۔ الٰہیہ، جیسے اللہ ولی ویسے علیؑ، اس لیے میں نے کہا تھا جو جتنا ولی ہوگا
اتنا رحمٰن ہوگا، اور جو جتنا نبی ہوگا اتنا رحیم ہوگا (العظمتہ للہ) رحمانیت کی تجلی ہے ولایت اور
رحیمیت کا جلوہ ہے نبوت، جی، پتہ نہیں کتنے تطورات ہیں نقوی صاحب میرے مولا علیؑ
کے، کتنے تنزلات ہیں، یہ جو آپ کو امام کے روپ میں نظر آتا ہے یہ علیؑ کا وہ روپ ہے کہ
اس سے نیچے وہ جا نہیں سکتا (اللہ اکبر) سمجھ میں آرہی ہے بات یا نہیں، یہ آخری بالکل آخری
درجہ اس سے زیادہ تنزلی اور پستی ہے ہی نہیں، باقی جو ہے وہ سب اس سے آگے ہے اور وہ
اتنا آگے ہے کہ کہیں سلمان حقابقا ہو جاتا ہے، کہیں آدم ششدر ہو جاتا ہے یہ جو کُن سنتے
رہتے ہو یہ اسم الٰہی کا تیسرا تنزل کا درجہ ہے، ایک دن علیؑ بتا رہے تھے بہت بڑے اجتماع کو

بہت طویل وعریض خطبہ ہے میں اسے دہرانا نہیں چاہتا۔ ہوائیں ساکن تھیں میرا نام لکھا گیا چل پڑیں، زمین میں رزق کی صلاحیت نہیں تھی میرا نام لکھا گیا، آسمان بند دروازے کی طرح تھے میرا نام لکھا گیا، عرش گرنے والا تھا میرا نام لکھا گیا رُک گیا، سورج اندھا بے نور تھا میرا نام لکھا گیا روشنی ہوگئی، مجمے میں ایک منافق کھڑا ہوگیا، یاعلیؑ یہ کیا بات ہوئی زرے سے عرش تک ہر جگہ تیرا ہی نام تیرا ہی نام، علیؑ نے فرمایا او جاہل میں چھوٹی چھوٹی باتوں کا نام لے رہا ہوں تُو پانی، عرش، زمین کی بات کرتا ہے یہ جو کُن مشہور ہے کہ اللہ نے کُن کہہ کے کائنات بنائی وہ کوئی اور لفظ نہیں تھا اللہ علیؑ علیؑ کہتا رہا کائنات بنتی رہی (علیؑ حق) کیا کہا تیرے خیبر شکن نے؟ میرے نام سے کائنات بنی علیؑ علیؑ کہہ کے اس نے بنائی، سائل پریشان ہوگیا یا علیؑ تیرے نام میں یہ اثر، فرمایا فیه ثلا ثته اسرار

میرے نام میں تو تین راز ہیں، وہ کم ظرف تھا اس نے آگے نہیں پوچھا، میں نے ہفتوں سوچا کہ کیا کہا ہے میرے مولاؑ نے کہ میرے نام میں تین راز ہیں تو اچانک بلب جیسے چمکتا ہے ناں ایسے میرے دماغ میں روشنی کا دھماکہ ہوا میں نے کہا واہ میرے مولاؑ سچ کہا آپؑ نے، سر اٹھاؤ، علیؑ میں حرف کتنے ہیں؟ تین۔ ع، ل، ی، کائنات بنی ہے کُن سے، کُن کے عدد نکالو، ک کے 20 ن کے 50 =70، اور علیؑ کی ع کے عدد بھی 70۔ جو راز کن میں ہے وہ علیؑ کی صرف ع میں ہے، ل اور ی اور ہے اور ان کے اسرار.........

(اللہ اکبر) ایک حقیقت مجھے مجبور کر رہی ہے نقوی صاحب میں فیصلہ نہیں کر پا رہا ہوں کہ کیا کروں، چلیے یہ پتہ ہے مجھے یہاں بہت سروں سے گزرے گی پہلے کہہ رہا ہوں اور دعوے سے کہہ رہا ہوں بہت سے سروں سے گزر جائے گی تھوڑے دلوں میں اُترے گی،

چلو بار بار پسلیوں میں ٹھوکر مار رہی ہے سُن لو، تیرے رسولؐ کی ایک حدیث ہے جب معراج سے واپس آئے ناں تو فرمایا میں نے جنت میں ایک حُور دیکھی بڑی عجیب وغریب، یارسولؐ اللہ کیسی؟ مکتوب علی جبنیھا اللہ وعلی خدھا العین المحمدؐ وعلی خدھاالیسر علی وعلی ذکر الحسن وعلی نحرھا الحسین وعلی شفتیھا بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمایا میں نے ایک حُور دیکھی ہے اس کی پیشانی پر اللہ لکھا ہوا تھا، اس کے دائیں رخسار پر محمد لکھا تھا بائیں رخسار پر علیؑ لکھا تھا، تھوڑی پر حسنؑ لکھا تھا ''نحر'' شہہ رگ کے مصدر پر حسینؑ لکھا تھا، اور دونوں لبوں پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی تھی، اللہ ،محمدؐ، علیؑ، حسنؑ، حسینؑ، لبوں پر بسم اللہ صحابہ نے پوچھالمن ھذہ الکرامۃ یارسولؐ اللہ یہ انعام ہے کس کے لیے؟من قراۃ الایمان و کرامۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمایا جو پورے احترام اور کامل ایمان سے ایک دفعہ بسم اللہ پڑھ دے (اللہ اکبر) میں اگر صرف اسی پر بحث چھیڑ دوں تو پھر عشرہ مانگتی ہے یہ بحث، ذات واجب کی قسم، صرف یہی بحث عشرہ مانگتی ہے، بس ایک حقیقت کی طرف اشارہ کرنا ہے اگر کس کے پلے پڑ جائے۔ پیشانی مقام سجدہ ہے، رخسار مقام شکر ہے، تھوڑی کے بل گر جانا انتہائے خشوع ہے اور نحر شہہ رگ ہے لب آلہ تلاوت ہیں، شہہ رگ پر لکھاہُوا ہے حُسینؑ، حوروں کی شہہ رگ پر لکھا ہے حُسینؑ، شہہ رگ کٹ جائے زندگی والا زندہ نہیں رہتا، اللہ نے عالم ملکوت میں جہاں موت کا نشان نہیں حُور کی شہہ رگ پر حسینؑ لکھ کر زمانے کو بتا دیا، اوزندگی ڈھونڈنے والو...... (حسینؑ بادشاہ) حیات حسینؑ سے ہے کیونکہ اسم حیَ کی پہلی تجلی کا نام ہے حُسینؑ، حیَ بھی ح سے حسینؑ بھی ح سے، سمجھ میں آرہی ہے میری بات یا نہیں؟ جی جی بسم اللہ کے چار حرف حسینؑ کی ملکیت میں

ہیں، حیات کا مالک ہے حسینؑ، بس حسینؑ کی نظر اٹھنے کی دیر...... ایسے دیکھ لے موت زندگی میں ڈھل جائے، فنا بقا میں بدل جائے، غضب رحمت میں بدل جائے، جہنم جنت کا لبادہ اوڑھ لے، تقدیر اپنے فیصلے واپس موڑ لے، جانی ہوئی باتیں بھی اگر تم بھولنے لگو تو میں سوائے اپنا ماتھا پیٹنے کے اور کیا کر سکتا ہوں حسینؑ تو بچنے میں بھی اگر کسی بات پر اَڑ جائے تو مشیت اپنے فیصلے واپس لے لیتی ہے (العظمتہ اللہ) بہر کیف سمیٹنا پڑے گا مجھے، قوت خرید کے مطابق چلتا ہوں کیونکہ الحمدللہ مجھے اسرار نے کبھی تنگ نہیں کیا یہ شکر ہے اس ذات کا، رحیمیت کہتی رہی تھی کہ لوح محفوظ پر نہیں ہے اولاد (اللہ اکبر) لیکن دیکھا نہیں کہ حسینؑ کے مزاج نے لوح کی طرف تو توجہ ہی نہیں دی گنتی گننا شروع کر دی ایک دیا دو دیئے تین دیئے چار دیئے پانچ دیئے چھ دیئے سات دیئے یہ تو لینے والے کا دامن ہی اتنا تھا، ورنہ گنتی سے پہلے کی مخلوق ہے حسینؑ، جہاں تک گنتی کام کرتی اس وقت تک حسینؑ گنتے اور جب گنتی ختم ہو جاتی تو پھر پتہ ہے کیا کہتے؟ اتنے اور دیئے اتنے اور دیئے ..... (حسینؑ بادشاہ) یہ میں پہلے بتا چکا ہوں لیکن اب چونکہ آپ نے دہرا دیا اس لیے آدھے منٹ میں پھر دہرا دیتا ہوں لیکن کوشش کرتا ہوں کہ کہے ہوئے جملے پھر نہ کہوں، نئی بات ہو جائے اس وقت میں بھی، تو جو! جملے یہ ہیں کہ جب لینے والا.......... سات پر حسینؑ پہنچے، بول اٹھا، مولاؑ بس کافی ہیں، اُف نکلی سلطان کربلا کے منہ سے فرمایا حسینؑ کے بحر کرم میں کنکر پھینک کر میرے سخاوت کے سمندر کی موجوں کو بپھرا کر دامن اتنا چھوٹا لائے، اے کم ظرف اگر آج تُو خاموش رہتا تو میدان قیامت میں آدم کی اولاد ایک طرف ہوتی .... (العظمتہ للہ) اور یہ جملے میں نے کسی اور معصوم کی زبانی نہیں سُنے جو سلطان کربلا نے بولے، کہ اولاد آدم ایک طرف آتی

میری بخشش اور عطیہ ایک طرف اور جس وجہ سے مولانا نے مجھے روکا ٹوکا اور ادھر موڑا وہ فقرہ یہ ہے سر اٹھاؤ حلالیو موالیو عقل سلیم تو تم بھی رکھتے ہو حسینؑ کا یہ کہنا کہ آدم کی اولاد الگ آتی اور جو بیٹے میں دیتا وہ الگ آتے اس کا مطلب ہے جو بچے راہب کو حسینؑ نے دیئے وہ اولادِ آدم میں شامل نہیں تھے (اللہ اکبر) سمجھ میں آرہی ہے بات یا نہیں، پہلے مجھے چہرے دیکھنے دو چونکہ فقرے کے بعد میں نے پھر چہرے پڑھنے ہیں، ہاں، اگر یہ جملے نہ ہوں میں زبان کٹواؤں ورنہ حلالیوں کی طرح سوچ کر فیصلہ کرو اس کا مطلب ہے یہ اولادِ آدم میں شامل نہیں، او جس علیؑ کے بچے کی بچپن کی عطا اولادِ آدم میں شامل نہیں وہ علیؑ خود اولادِ آدم میں شامل کیسے ہوسکتا ہے (علیؑ حق) جس کی ایک نظر......ٹھہرو......ٹھہرو پھر وہی بات۔

لوگ جس چیز کو نہیں جانتے اس کے دشمن ہوتے ہیں اور جسے جانتے ہیں اسے جلدی مانتے ہیں جو جانتے ہو وہ جلدی یاد دلا دیتا ہوں اپنے پرائے شیعہ سنی چھوٹے بڑے جانتے ہیں کہ ساتویں محرم سے حسینؑ اور ان کے صحابہ پر پانی بند ہوگیا تھا، ہُوا تھا پانی بند؟ ہاں، تو پھر سر اٹھاؤ صرف ایک بات کا جواب دو آٹھویں کی صبح ہوئی نو کی صبح ہوئی دسویں کی صبح ہوئی، روز صبح کے وقت ہر انسان کو کم از کم ایک لوٹا پانی کی ضرورت ہوتی ہے، صبح کے وقت بشریت پانی کا تقاضا کرتی ہے تین صبحیں گزریں، حسینؑ نے نمازیں بھی پڑھائیں، چلیں جی نمازیں تیمم سے ہو گئیں، بشری ضرورت......طہارت کہاں سے ہوئی، اور اگر خدانخواستہ میری زبان جل جائے غیر طہارت حالت میں ہوتی، کمینے دشمن تھے حسینؑ کے، بدنام کرتے رسوا کرتے کردار کشی کرتے اشتہار لگاتے، چلو حسینؑ تو حسینؑ تھا، حبیب تو حسینؑ نہیں تھا، زہیر تو حسینؑ نہیں تھا، جون حبشی تو حسینؑ نہیں تھا۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ میری پچھلی پڑھی

ہوئی مجالس کس کو یاد ہیں۔کیا ہوا ہے؟ کیوں پانی کی ضرورت نہیں؟بس ادھر پانی بند ہوا حسینؑ نے نظر اٹھائی ایک نظر نے ہر بشر کو معصوم کر دیا(حسینؑ بادشاہ) ایک نظر سلطانِ کربلا نے دیکھی ہر صحابی کو اسم اعظم کر دیا، سمجھ میں بات آرہی ہے یا نہیں؟ایک نظر نے اسم اعظم کر دیا اسے زبان بے زبانی سے کہنا پڑا الم ذلک الکتاب لاریب فیہ یا کہتر وہ کتاب ہیں جس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں،تو اب جا کے گھروں میں سوچئے گا جس کی نظر اسم اعظم گر ہو(اللہ اکبر) اسم اعظم گر...... عالم جذب میں ظہیر بھائی کہہ دوں؟ دیکھو ،مجھے اپنا کوئی ڈر نہیں جس دن میں پیدا ہوا تھا ناں ڈر چھٹی پر تھا،برسٹ چھوڑے گئے مجھ پر گولیاں چلیں پتہ نہیں کیا کیا ہوا، درجنوں بار موت کو یوں انچوں کے فاصلے سے گزرتے ہوئے دیکھا،ڈر نامی چیز ان پسلیوں کے درمیان آ ہی نہیں سکتی۔اپنے لیے ڈر نہیں اور نہ کسی کے باپ کی رعایا ہوں میں کہ کسی سے ڈروں جس کی رعیت ہوں بس اسی سے ڈرتا ہوں۔ ڈر یہ ہوتا ہے کہ کسی مومن کا ظرف چھلک نہ جائے ورنہ میں تو زبان سے فقرہ نکالتا ہی وہی ہوں جس پر ایسے یقین ہو جیسے اللہ کی وحدت پر،قرآن میں اسم اعظم ہے قرآن خود اسم اعظم نہیں ہے،قرآن میں اسم اعظم کا ذکر ہے قرآن خود اسم اعظم نہیں اگر قرآن خود اسم اعظم ہوتا تو کبھی علیؑ کے پاؤں قرآن پر نہ آتے (نعرہ حیدری) علیؑ جیسی حجت اور اسم اعظم پر پاؤں رکھے گا؟ آؤ فرق بتاؤں میں تمہیں حسینؑ اور قرآن میں اور اگر تم جاگتے رہے تو پھر یہاں نہیں رہو گے عزت حیدر کی قسم میرا وعدہ ہے، میں نے قرآن سے پوچھا تاثیر کیا ہے تیری؟ سورہ بنی اسرائیل نے آواز دی **وننزل من القرآن ماھو شفا ور حمۃ اللمومنین** (82) قرآن کہتا ہے میں مومنین کے لیے شفا ہوں **ولا یزید الظلمین الا**

خســـارا ظالم میرے قریب نہ آئے نقصان اٹھائے گا،قرآن غیر مومن کو بھی قریب نہیں آنے دیتا حسینؑ کافر کو سات سات دے دیتا ہے، جی جی، وہ مسلمان تو بعد میں ہوا جب بیٹے لیے تو نصرانی تھا، اس وقت کلمہ نہیں پڑھتا تھا، حیران ہونے والوں کو تو زیادہ حیران کرنے کی میری پرانی عادت ہے، میں نے کہا مولا حسینؑ آپ کا کیا کمال ہے تیری صفت قرآن سے بڑھ گئی حسینؑ نے فرمایا ہضیان نہ بک میرا مقابلہ قرآن سے نہ کر میرے شہر کی مٹی سے کر (العظمتہ للہ) قرآن میں شِفا میرے شہر کی مٹی میں شِفا، سمجھ میں آرہی ہے بات یا نہیں؟اور قرآن کی ہر آیت شفا نہیں ،تبت ید الی لھب و تب شفا ہے؟ میرے شہر کی مٹی کا ہر زرہ شفا،آؤ آؤ اشارہ ہے صاحبان اشارت کے لیے حسینؑ نے جھلک دکھائی ہے بسم اللہ کے ایک راز کی ،جب حسینؑ کا نواں بیٹا آئے گا بسم اللہ کی حکمرانی ہوگی حسینؑ نے تو اکہتر لوگوں کو معصوم کیا ناں بسم اللہ کا مالک بس ایک نظر ڈالے گا آ پڑھ کتابیں یستـــغـــن مـــن الـنـاس عن حمام و حجام و طبیب مولاؑ کے ظہور کے بعد غسل کی ضرورت کسی کو نہیں ہوگی (العظمتہ للہ) جی ،اور نقوی صاحب یہ حدیث بھی ہے کہ یو لـد لـکل مومن الف ذکـــر ایک ایک مومن کا ہزار ہزار بیٹا پیدا ہوگا (اللہ اکبر) اب ذرا فیصلہ کرو ہزار بیٹے کے باپ بنیں گے غسل کی ضرورت نہیں ۔یعنی حسینؑ کا بیٹا اپنی پوری رعایا میں تطہیر بانٹ دے گا جو تمام بشر کو صاحب تطہیر کردے وہ خود تیرے طریقے سے پیدا ہوا ہوگا؟ او بھائی یہ خاصہ ہیں توحید کا، اچھا...... پھر کسی کا کلیجہ پھٹتا ہے تو پھٹے میری بلا سے، میں کہنے لگا ہوں، منبر کوفہ تھا خطیب منبر ازل تھا کسی بات پر علیؑ عالم جذب میں آگئے علیؑ فرماتے ہیں مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ اقتدار میں علیؑ کی زندگی ہے اگر مشیت نہ بھی چاہتی تو ہم چودہ ہو

جاتے (العظمتہ للہ، علیؑ حق) دیکھو دیکھو جیو جب تک چاہو توقع نہیں تھی کہ تم اس عرشی ہتھوڑے کو یوں برداشت کرو گے تم نے کرلیا لیکن تسلی کے لیے بتاؤں ہوسکتا ہے کوئی جاہل کہے مشیت کی توہین کردی، اللہ کی توہین کردی، نہ چاہتے ہوئے بھی ہو جاتے؟ بھئی یہ ایسا ہے غضنفر نہ بھی چاہے تو نیند آجائے گی، سمجھ میں آئی بات یا نہیں؟ غضنفر نہ بھی چاہے تو تھک جائے گا، غضنفر نہ بھی چاہے تو بھوک لگے گی، کیونکہ سو جانا میرا خاصہ ہے تھک جانا میرا خاصہ ہے بھوک لگنا میرا خاصہ ہے علیؑ فرماتے ہیں **نحن خاصة اللہ** ہم اللہ کا خاصہ ہیں (علیؑ حق) یہ توحید کا مزاج ہیں یہ کبریائی کا خاصہ ہیں اللہ نے اپنے مزاج کو مجسم کیا، دیکھو، ایسا ہوتا ہے ناں مزاج میں مختلف پرتو مختلف تجلیاں ہوتی ہیں کبھی مزاج میں غصہ کبھی نرمی کبھی برہمی کبھی خوشی کبھی غم، اللہ نے بھی اپنے مزاج کو مجسم کیا کہیں محمدؐ کہیں علیؑ کہیں حسینؑ، سمجھ میں آرہی ہے بات،، جی، یہ اللہ کے مزاج کے مختلف عکس ہیں، سر اٹھاؤ، نتیجہ دینے لگا ہوں یہ جو میں بول رہا ہوں یہ میری بات میرے لبوں تک آرہی ہے یہ ماتھے سے نہیں نکل رہی یہ رخسار سے نہیں نکل رہی یہ تھوڈی سے نہیں نکل رہی یہ میرے نحر سے نکل رہی ہے یہ میرے نحر سے نکل کر لبوں پر آتی ہے، حوروں کے نحر پر جب حسینؑ آئے تو لبوں پر بسم اللہ نقش ہو جاتی ہے (علیؑ شہنشاہ، حسینؑ بادشاہ) اب سمجھ میں آیا راز، اس لیے میں نے حسینؑ کو اسم اعظم کہا تھا، بننا چاہتے ہو اسم اعظم؟ ڈوب جاؤ حسینؑ میں، میں نے بتایا تھا کہ حسینؑ نے کہا ہے جیسے میرے صحابی ہیں نہ میرے نانا کے ہیں نہ میرے بابا کے ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ آیت پڑھ کر بتایا تھا **مما عرف من الحق** انہوں نے حق کو تھوڑا سا پہچانا تھا یعنی سلمان نے علی کو تھوڑا پہچانا، حبیب نے حسینؑ کو پورا پہچانا، سر اٹھا، پورا پہچانا............اسی لیے تو موت کھیل

ہو گیا، بوڑھا جوان کو پیچھے دھکیل رہا ہے پہلے میں مروں گا یہ تو بالکل ایسا نہیں جیسے پیاسے لڑیں کہ پہلے پانی میں پیوں گا موت کے لیے کھینچا تانی ہو رہی ہے بچہ کہتا ہے پہلے میں، جوان کہتا ہے پہلے میں، بوڑھا کہتا ہے پہلے میں، یعنی حسینؑ کے لیے اپنے آپ کو مارنا......
(اللہ اکبر) اپنے آپ کو مارنے کی تیاری کرنا اسم اعظم بننے کی طرف پہلا قدم، جی، اب کسی کو اچھا لگے برا لگے بھلا لگے، جس نے بھی زندگی میں ایک بار بھی، ایک بار بھی اگر حسینؑ کے لیے خون نکالا ہے چاہے وہ کائنات کے گناہوں کے پہاڑ پشت پر لاد کر جائے جونہی میدان حشر میں پہنچے گا بلدۃ بسم اللہ سے نور نکلے گا یہاں تو گناہوں کی وجہ سے اسم اعظم نہیں بن سکا وہاں ہو جائے گا (العظمتہ للہ، نعرہ حیدری) تو اگر عزادار یہاں گناہ گار بھی نہ ہوں تو یہیں اسم اعظم، یہ ہمارے گناہ ہیں جو ہمیں یہاں اسم اعظم نہیں بننے دیتے لیکن محشر میں ہو جاؤ گے، دو جگہ قرآن میں اللہ نے کہا ہے کہ **من ذالذی یقرض اللہ قرضا حسنا** ہے کوئی ایسا بندہ جو مجھ اللہ کو قرض حسنہ دے، اللہ قرض مانگتا پھر رہا ہے بندوں سے، جاؤ میرا منبر سے چیلنج ہے ہر شخص ہر صاحب علم تک غضنفر کا چیلنج لے کر جائے، نمازیوں کا اللہ مقروض نہیں ہوتا، مقروض ہوتا تو نمازی نمازوں سمیت جہنم جاتے؟ شریف مقروض اپنے قرض دار کو جلاتا نہیں، روزے دار سے قرض نہیں چڑھتا خدا پہ، ورنہ روزے روزے داروں سمیت جہنم نہ جاتے، میں نے کتب اہل بیت میں یہی پڑھا ہے **من انفق درھما فی اعزاء ابی عبداللہ الحسینؑ کانما اقرض اللہ**

جس نے ایک روپیہ بھی حسینؑ کی عزاداری پر خرچ کر دیا اللہ کہتا ہے میں تیرا مقروض ہو گیا (نعرہ حیدری) تمہاری خیر خواہی کروں؟ دو ورد یاد رکھا کرو یعنی بھولنا چاہو تو بھی نہ

بھولے، دماغ خراب ہو جائے تو بے شک ہو جائے، وہ ورد نہ بھولیں، ایک ورد ہے یا علیؑ
دوسرا ورد ہے یا حسینؑ، جی، ذرا یہ ورد رٹ کر تو دیکھو (علیؑ شہنشاہ، حسینؑ بادشاہ) تھک گئے
ہوں گے آپ لیکن صرف دو منٹ لینا چاہتا ہوں اے کاش...... اے کاش...... اے کاش حجاز
کے بدوؤں میں یہ جوشِ مودت ہوتا، اے کاش عراق کے ساربانوں میں یہ جوش مودت
ہوتا، اور جب خیبر شکن کہہ رہا تھا سلونی، کوئی کم ظرف تو پوچھ لیتا یا علیؑ ہو کیا؟ جیتے رہو، میں
تمہیں دعا کے سوا کچھ نہیں دے سکتا، اور یقیناً منبر پر میں جتنی دیر ہوں میری زبان کی کاٹ
تلوار سے کم نہیں یہ اور بات ہے کہ جب منبر چھوڑ دوں گا تو میں بھی تم جیسا ہو جاؤں گا لیکن
جتنی دیر یہاں بیٹھا ہوں تلوار کی کاٹ میں بھی کوئی شک ہو سکتا ہے لیکن اس زبان کی دھار
میں منبر پر کوئی شک نہیں، تو میں دعا دیتا ہوں مولاؑ تمہیں اس غم کے سوا کوئی غم نہ دے تمہارا
حُسنِ مودت جوش ایمان وایقان دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے بس یہی نسخہ ہے یہی کلیہ
ہے ذات واجب کی قسم کبھی بھی نہ انہیں سوچنا نہ انہیں شک کرنا مانتے چلے جانا اللہ کہے گا
تُو نے مان مان کے میرا مان رکھا آج مانگ کیا مانگتا ہے، میں تمہاری خیر خواہی کر رہا ہوں
ذات واجب کی قسم، دیکھو، جو چیز خود واجب ہوتی ہے اس کے مقدمات بھی واجب ہوتے
ہیں، مولوی آپ کو نہیں بتاتے مگر میں تو اپنے حصے کا کام کروں، جو چیز خود واجب ہوتی ہے
اس کے مقدمات بھی واجب ہوتے ہیں اس کے مطلعقات بھی واجب ہوتے ہیں، نماز
واجب ہے ناں وضو اس کا مقدمہ ہے وہ بھی واجب ہے طہارت اس کے مطلعقات میں
سے ہے وہ بھی واجب ہے، اب بتاؤ ان کی مودت واجب ہے؟ تو پھر اس کے مقدمات بھی
واجب ہیں اس کے مطلعقات بھی واجب ہیں جس عزاداری پر خرچ ہوتا ہے وہ مستحب ہے

حج واجب ہے لیکن جس کی استطاعت نہیں اس پر ساقط ہے، تو پیسے والی عزاداری صاحب استطاعت پر واجب ہے جو کر سکتا ہے اور جس عزاداری پر پیسہ نہیں لگتا وہ ہر ایک پر واجب، سمجھے میری بات؟ پیسے والی عزاداری پیسے والے پر واجب اور جس پر کچھ خرچ نہیں، اب میں خیر خواہی کر رہا ہوں آگے تمہاری مرضی، زندگی میں ایک دفعہ حسینؑ کے لیے خون بہانا واجب (العظمتہ للہ) سُن لو کرو نہ کرو تمہاری مرضی، ایک دفعہ واجب، آدم کربلا سے گزر رہا تھا ٹھوکر لگی پاؤں کا انگھوٹھا چر گیا، خون کا فوارہ نکلا یا رب العلمین پالنے والے اب تو مجھ سے کوئی گناہ نہیں ہوا، سزا کیوں؟ کوئی نہیں یہاں حسینؑ کا خون بہے گا تیرا کیوں نہ بہے، نوح کی کشتی یہاں آ کر پھنس گئی دھکا دینے کے لیے اُترے کانٹا لگا پشتِ پا سے خون کا فوارہ نکل آیا، پالنے والے جرم؟ کہا کوئی نہیں حسینؑ کا خون بہے گا اسی طرح ابراہیم کا موسیٰ کا عیسیٰ کا حد ہے لاہور والو علیؑ صفین سے واپس آ رہے تھے یہاں سے گزرے دلدل کو ٹھوکر لگی پیشانی کے بل خیبر شکن گرے ماتھا پھٹ گیا، یا اللہ کیا ہے؟ اے علیؑ محسوس نہ کرنا حسینؑ کا خون بہے گا (اللہ اکبر) یہاں حسینؑ کا خون بہے گا تیرا کیوں نہ بہے ابھی حسینؑ کا خون بہا نہیں تھا، ہر حجت کا بہایا گیا، تو جس خون ریزی کی معافی حسینؑ کے بابا کو نہیں وہ کسی اور کو کیوں ہو سکتی ہے، ہم لوگ آپ کو اس لیے نہیں بتاتے کہ ہمیں خود نہ خون نکالنا پڑ جائے، نقوی صاحب میں خون نکال کر کیا احسان کرتا ہوں حسینؑ کی ذات پر؟ ذات واجب کی قسم بلکہ یہ دھرتی بھی گواہ ہے یہ قصر بتولؑ بھی میری خونریزی کا گواہ ہے کہ ایک سال یہاں بھی عشرہ محرم پڑھا تھا میں نے، یوم عاشور ماتم داروں کے ساتھ مل کر زنجیر زنی کی، میں نے جتنے عمل کیے ہیں دنیا میں ہر ایک میں سے میں خود کیڑے نکال سکتا ہوں اپنی نمازوں سے اپنے روزں سے اپنے ہر عمل سے

حتیٰ کہ منبر پر بیٹھ کر جو خطابت کرتا ہوں اس میں بھی کیڑے ہیں لیکن یہ جو چند قطرے خون کے بہائے ہیں یہ میرا قرض ہے توحید پر، جی، ذات واجب کی قسم اسی چیز کو جب ہم جیسے روسیہ جائیں گے میدان قیامت میں، دُور سے آتے ہوئے بتولؑ دیکھے گی اور کہے گی پالنے والے کیا میں نے حسینؑ جھولی میں نہیں کٹوایا؟ (اللہ اکبر) کیا میرا حسینؑ میری جھولی میں نہیں تھا جس وقت خنجر چلا، ہاں بی بیؑ تیری جھولی میں تھا، پالنے والے اگر اس وقت میں چادر سر سے ہٹا لیتی اگر میں بال کھول لیتی، بتولؑ میری دنیا نہ رہتی میں قیامت سے پہلے قیامت قائم کر دیتا، نظام عالم ختم ہو جاتا، بتولؑ رو کر کہے گی جیسے کل میں خاموش رہی آج میرے بیٹے کے عزاداروں کو دیکھ کر تُو بھی خاموش رہ بس بڑی جلدی چھوڑنے لگا ہوں مجلس، خالی ہاتھ نہیں ہے بتولؑ میدان قیامت میں، بلاتشبیہ، ہتھیلی پر علیؑ کا عمامہ ہے جو ابن ملجم ملعون کی ضربت سے خون آلود ہے (العظمتہ للہ) ایک کندھے پر حسنؑ کا زہر آلود پیرھن ہے دوسرے پر حسینؑ کا تیروں سے تار تار کُرتا ہے بائیں ہاتھ کی انگلی پکڑے ہوئے ایک چار سال کی بچی ہے (اللہ اکبر) جس کے سینے میں پتھر کا ٹکڑا نہیں ہے گوشت کا دل ہے اگر ماتم کرنے کی نیت سے آئے ہو تو میرے فقرے سمجھ لینا، بات تو قیامت کی ہے ہمیں کیسے پتہ تیرے لہو رونے والے امامؑ نے بتایا کہ میری جدہ مظلومہؑ میرے بابا کے خون کا مقدمہ اس صورت میں وائر کریں گی پیچھے پیچھے میرا بابا جس نے اپنا سر ہاتھوں میں لیا ہوا ہوگا عرش کے پیچھے پہنچے گی، عرش کو ہلا کر فریاد کرے گی پالنے والے ساری خدائی اکٹھی ہے آج میدان محشر میں اور ایک گوشے میں شمر بھی کھڑا ہے۔ میں نے شمر سے کچھ پوچھنا ہے لیکن پروردگار میں سوال تجھ سے کروں گی مجھے شمر سے سوالوں کے جواب لے کر دے، رونے والو آواز قدرت آئے گی بتولؑ خود کیوں نہیں پوچھتی، پالنے والے پہلی وجہ تو یہ

ہے میں پردے دار ہوں اور دوسری وجہ ہے پالنے والے کس ماں کا جگر ہے کہ وہ اپنے بیٹے کے قاتل سے گفتگو کرے پالنے والے وہ تو میری زینبؑ کا جگر تھا، وہ تو میری زینبؑ کا حوصلہ تھا جو کربلا سے شام تک کبھی اکبرؑ کے قاتل سے کبھی عباسؑ کے قاتل سے کبھی حسینؑ کے قاتل سے گفتگو......

الا لعنة الله علی القوم الظلمین

خطاب نمبر 10

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توجہ ہے بات شروع کی جائے، کم از کم محتاط لفظ استعمال کر رہا ہوں منبر کے خوف سے، ہزاروں نکات بیان کرنے سے رہ گئے بلکہ زندگی کا سفر ختم ہو جائے گا اسرار حق کا کارواں رواں دواں رہے گا۔ چونکہ اس سلسلے کی آخری مجلس ہے اور یہ سنت الٰہیہ ہے کہ اللہ نے جب کبھی کہیں بھی کوئی آخری کام کیا تو کمال کی انتہا کر دی آپ اس کے آخری دین کو دیکھ لیں اس کے آخری نبیؐ پر نظر ڈالیں آخری نبیؐ کی آخری تبلیغ کو دیکھ لیں اور آخری امامت پر نگاہ ڈالیں کہ بقیۃ اللہ کہہ کر اللہ نے اپنی دکان مشیت کو بند کر دیا، ارادہ تو میرا بھی یہی ہے کہ اپنے ناقص مبلغہ علم کے تحت تشریح بسم اللہ میں جو کمال سمویا جا سکتا ہے اسے آج کی مجلس میں سمو دیا جائے، وسعتِ ظرف کی دعا مانگیے گا اور ذہن میں رکھ کر بیٹھیے گا عزت حیدر کی قسم جہاں میں نے تمہیں علیؑ یا اولادِ علیؑ کو دکھایا ہے میں نے اپنی آنکھوں سے ان کو کہیں آگے دیکھا ہے لیکن نہ میں نے ان کو کبھی اللہ سوچا ہے اور نہ میرے دل میں کبھی شک سرسرایا ہے ۔سمجھ میں آ رہی ہے بات یا نہیں، بس ایسا ہے بھائی بسم اللہ ظہور ہی ظہور ہے اور غیب ہی غیب ہے، جی، اگر شرح میں پڑھ گیا تو پھر بات نہیں بن سکے گی بس میں کہتا ہوا آگے اور آگے بڑھتا رہوں گا بسم اللہ ظاہر ہی ظاہر غائب ہی غائب بالکل اللہ کی طرح، اللہ غائب نہیں ہے، درستگی کر لو، اللہ بذاتہ غائب نہیں، ذات واجب کی قسم غائب نہیں، اللہ ظاہر تھا ظاہر ہے ظاہر رہے گا، شدتِ ظہور کی وجہ سے اتنا ظاہر ہوا اتنا ظاہر ہوا اتنا ظاہر ہوا کہ غائب ہو گیا چونکہ کمزور بصارت شدت نور کو برداشتِ نہیں کرتی، بالکل اسی طرح جس طرح چمگادڑ

سورج کی روشنی کو برداشت نہیں کرتا، چمگادڑ دن میں باہر نہیں نکلتی رات میں نکلتی ہے، کیوں؟ وہ سمجھتا ہے اندھیرا ہے حالانکہ سورج غائب تو نہیں ہوتا بس تجلیاتِ حق کو دیکھنے کے لیے ہماری بصارت بھی وہی ہے جو چمگادڑ کی ہے ورنہ دیکھنے والوں سے تو وہ چھپا ہی نہیں ،دُعائے عرفہ میں نے نہیں ایجاد کی تیرے کربلا کے سلطان نے ایجاد کی اس نے جو زمین مکہ پر کعبے کے سامنے کھڑے ہو کر دعائے عرفہ پڑھی تھی اس میں یہ جملے موجود ہیں حسینؑ کے متی غبت حتی تحتایا الی الدلیل یدل علیك پالنے والے تُو غائب ہی کب ہوا ہے متی غبت کب غائب ہے تو اسی دعائے عرفہ میں آگے چل کہ حسینؑ بدعا دے رہے ہیں ،حیران ہو رہے ہیں لوگ کہ حسینؑ اور بددعا؟ جی دی ہے عمیت عین الله لتراك اندھی ہو جائیں وہ آنکھیں جو تجھے نہ دیکھیں۔اب کلیجے مضبوط کرلو،اب پتہ چل گیا ناں اللہ ظاہر بھی غائب بھی اسی طرح بسم اللہ ظاہر بھی ہے غائب بھی۔اللہ بھی کبھی جلوے مارتا ہے۔میں پہلے فلسفہ بتاؤں،وہ غائب کس چیز میں ہے وہ ظاہر کیسے ہوتا ہے؟ دونوں جملے درس توحید کے پہلے استاد کی زبانی،کون ہے معلم درس توحید؟ وہی جو منبر کوفہ سے کہتا تھا انا معلم الملائکة و انبیین میں فرشتوں کا بھی استاد ہوں نبیوں کا بھی استاد ہوں (نعرہ حیدری) امیر کائنات دعائے حجب میں فرما رہے ہیں یامن احتجب بشعاع نورہ عن نوازر خلقہ اے وہ ذات جو اپنی مخلوق کی بینائی سے چھپا ہوا ہے اپنے نور کی شعاع کو اوڑھ کر،لاہور والو شعاع تو ظاہر کرتی ہے لیکن یہ ایسی شعاع ہے جس میں وہ چھپ گیا ہے یہ تو ہے اس کے چھپنے کا طریقہ،ظاہر کیسے ہوتا ہے؟ نہج البلاغہ پڑھو پھر خیبر شکن فرما رہے ہیں الحمدلله المتجلی لخلقه بخلقه حمد ہے اس خدا کی جو تجلی کرتا ہے مخلوق کے لیے مخلوق

کے ذریعے، میں نے مولوی کا قول نہیں مولائے کُل کا فرمان پڑھا ہے نہج البلاغہ میری بنائی ہوئی نہیں علیؑ کہہ رہے ہیں الحمد لله المتجلی لخلقه بخلقه مخلوق کے لیے تجلی پھینکتا ہے مخلوق کے ذریعے، یا نہج البلاغہ کو دھو ڈال ورنہ آئندہ جب قرآن پڑھو کہ موسیٰ طور پر ہے فلما تجلی ربه آسمان سے تجلی آئی تو اللہ نہ کہنا (نعرہ حیدری) جی جی، غضنفر کی دلیل وہ چھری ہوتی ہے کہ جتنا تڑپا جائے چھری اور گہری، جی، نہج البلاغہ کو کہاں لے جاؤ گے۔ الحمدالله المتجلی لخلقه بخلقه مخلوق کے لیے تجلی پھینکتا ہے مخلوق کے ذریعے تو پھر جو موسیٰ کے لیے پھینکی وہ خود تو نہیں ہوگا، وہ بھی کسی مخلوق کے ذریعے ہوگی اور مولانا جب گلے میں طوق فِٹ ہو ہی گیا ہے کہ وہ تجلی خالق کی نہیں مخلوق کی تھی تو پھر اس کی کیوں نہ مان لی جائے جو خود کہہ رہا ہے۔انا صاحب الطور انا ذلك النور طور پر جلوہ مار کر موسیٰ کو بے ہوش کرنے والا میں علیؑ تھا (علیؑ حق) اسی طرح بسم اللہ تجلی بھی ہے اب جو میں فرمان پڑھنے لگا ہوں یہ فرمان مُخبرِ صادقؑ کا ہے (صلوٰۃ) ابو حنیفہ نے پوچھا تھا میرے مولاؑ سے بھلا جعفر بھی کوئی نام ہُوا، مولاؑ نے مسکرا کر فرمایا ان فی الجنة نهر سماه الله جعفرا جنت میں ایک نہر رواں دواں ہے ایک نہر بہتی ہے جس کا نام جعفر ہے اور ہے ہی جعفریوں کے لیے (العظمتہ للہ) فرمایا میرے نام پر نہر ہے جنت میں، یہ میرے حُب داروں کے لیے ہے اب تُو بتا تیرے نام کا کیا مطلب ہے۔ چونکہ مجھے بسم اللہ پر بحث کرنا ہے اسی لیے یہ جملہ چھوڑ کر میں آگے جا رہا ہوں، بسم اللہ تجلی، یہ سرکارؑ فرماتے ہیں ان الله تجلی لخلقه بکلامه ولا کن لا یبصرون اللہ نے قرآن میں اپنے بندوں کے لیے اپنا جلوہ پھینکا لیکن لوگ دیکھ نہ پائے، کیونکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن حرفوں کے لباس میں چھپا ہوا ہے، اچھا،

قرآن میں جو حرف ہیں کیا یہ کوئی اور حرف تھے ہیں؟ یہی تمہاری دنیا کی تھی یہی Alphabatic کوئی نئی بات تو نہیں ہے ناں ''اب آجاؤ'' جو ''ا'' ''ب'' تم اب میں استعمال کرر ہے ہو وہی اللہ قرآن میں کرر ہا ہے یعنی ''ا'' سے ''ی'' تک حرف وہی ہیں کسی ملاں کو آج تک یہ کہنے کی جسارت نہیں ہوئی کہ یہ قرآن کے حرف میری چٹھی کے حرفوں جیسے، جاہلو پیکر ملتا ہو تو جنس نہیں ملتی، سمجھ میں آئی بات یا نہیں، اور آج تک غلطی لگی ہے زمانے کو، زمانہ یہ سمجھتا ہے کہ محمدؐ وآل محمدؐ ہمارا پیکر لیکر آئے، غلط! درستگی کرلو لاہور والو، آدم اور اس کی اولاد.......... رسولؐ اور آلِ رسولؐ ہمارے پیکر پر نہیں بنی، اور یہ صرف شیعہ کتابوں سے نہیں برادرانِ اہلِ سنت کی تفسیروں میں بھی نہ دکھا سکوں تو میری شہہ رگ کاٹ لینا، شیعہ سُنی تفسیر کرر ہے ہیں ان الله خالق الانسان علی صورة اسم محمد وامر العبادة بصورة اسم احمد اللہ نے انسان کو خلق کیا ہے اسم محمدؐ کی صورت پہ الراس مدور کلمیم سر گول ہے ''م'' کی طرح وایده کلع اور یہ دونوں بازو ایسے ہیں جیسے عربی کی ''ح'' والبطن مدور کلیم پھر شکم گول ہے ''م'' کی طرح ورجلة کدال اور پھر دو ٹانگیں ایسے ہیں جیسے عربی کی ''د''، اللہ تو اپنے محبوب کے نام سے اتنا پیار کرتا ہے کہ انسان کو اس کے نام کی صورت دی وامر العبادة بصورة اسم احمد اور عبادت کا حکم دیا ہے اسم احمد کی صورت پر القیام کلاالف (اللہ اکبر) میں نے بات کہہ دی اور بڑی بے پرواہی سے منہ پھولائے پھولائے تم نے سن لی، لِکھ شیعہ سُنی رہے ہیں کہ القیام لاالف نماز میں قیام ہے ''ا'' کی طرح، یہ فیصلہ تم کرو گے کہ ''ا'' سیدھا ہوتا ہے کہ یوں ہوتا ہے (علی حق) قیام ''ا'' کی طرح والرکوع کلحا اور رکوع ایسے ہے جیسے عربی میں ح ہو

السجود کلمیم اور سجدے میں بندہ ایسے ہوتا ہے جیسے عربی کی ''م'' ہو القعود کدال اور تشھد میں بندہ ایسے بیٹھتا ہے جیسے ''د'' تو ہم صورت میں ان کے نام کے محتاج ہیں یہ ہماری صورت لے کر نہیں آئے، اس نے اپنے کلام میں تجلی کی، بات بھول تو نہیں گئی تھوڑے لوگوں نے دیکھا ہم جیسوں نے نہیں دیکھا بصارت کمزور تھی، اس لیے کہہ رہا ہوں بسم اللہ ظاہر بھی ہے بسم اللہ باطن بھی ہے، بسم اللہ نے تجلی چھینکی، یا علیؑ ادر کنی، میں اپنے لیے ادر کنی نہیں کہہ رہا میں نے ازل میں ایک ہی دفعہ کہہ دیا تھا ادر کنی اور آج تک اس کا پھل کھا رہا ہوں تمہارے ظرفوں اور صلاحیت کے لیے ادر کنی کہا کہ اپنے ہر حُب دار کے ظرف کو سنبھالا دینا کہ چھلک نہ جائے، تشریح کا وقت نہیں رات آخری ہے باتیں بہت کرنی ہیں، شیعہ اور کم ظرفی جوڑ نہیں یا شیعہ نہیں ہوگا یا کم ظرف نہیں ہوگا، اب دیکھو اللہ کو اتنا چھوٹا نہ کر لیا کرو کہ بندے کو خدا کہنا شروع کر دو، بلکہ میں نے تو ملک حُر تمہارے عشرہ محرم میں منبر سے کہہ دیا تھا میں نے کہا تھا آج تک مولویوں نے غضنفر پر تہمت دی کہ غضنفر بندے کو خدا کہتا ہے اور آج غضنفر اعلان کرنے لگا ہے یہ سارے خدا کو بندہ کہتے ہیں، جو کچھ انہوں نے خدا کے بارے میں بیان کیا وہ اللہ کی صفتیں نہیں، سورہ صٓفت پڑھو، چلو آیتیں تو میں نے نہیں بنائیں، سورہ صٓفت میں وہ کہہ رہا ہے۔ سبحان ربک رب العزۃ عمایصفون بلند ہے تیرا رب جو عزت کا رب ہے وصف کرنے والوں کی وصف سے، یعنی اللہ کہہ رہا ہے جو میری وصف جو میری صفت بیان ہو میں اس سے آگے ہوں، مولوی سے کہو اللہ کی صفت بیان کر، وہ خالق ہے اللہ کہتا ہے میں اس سے بلند ہوں وہ رازق ہے وہ کہتا ہے میں اس سے بلند ہوں، بندے کی صفتیں بیان کر کے مجھے دھوکہ دیتے ہو کہ یہ اللہ ہے، بندے کے

فضائل پڑھ کر کہتے ہو اسے خدا مان، پہلوان اور عالم کے فضائل پڑھ کر کہتے ہو اسے علیؑ مان (نعرہ حیدری) جو کسی سے نہ ہارے جو سامنے آئے اسے مار دے وہ علیؑ ہوتا ہے؟ وہ پہلوان ہوتا ہے بھائی، جی، جس سے جو مسئلہ پوچھا جائے وہ فوراً جواب دے دے یہ علیؑ ہوتا ہے؟ مسئلے کا جواب دینے والا عالم ہوتا ہے علیؑ نہیں ہوتا، جی جی مسئلہ بولنے والے کو علیؑ نہیں کہتے، علیؑ تو کہتے ہی اُسے ہیں جو منبر پر بیٹھ کر خالق کی قسم کھا کر کہے **واللہ لقد کنت ماعیسیٰ ان تبته فی المحدو علمته الانجیل** تیرا خیبر شکن کہہ رہا ہے مجھے اللہ کی قسم عیسیٰ کو انجیل میں نے پڑھائی (اللہ اکبر) **علمته الانجیل** اسے انجیل پڑھانے والا میں تھا **ان تبته فی المحد** جب گہوارے میں تھا اور اس کی ماں مریم کی عصمت پر داغ لگنے لگا، عیسیٰ کا کمال تھا؟ عیسیٰ کی زبان پر قدرت بن کر بولنے والا میں علیؑ تھا (نعرہ حیدری) بندے کے فضائل اللہ کے...... سمجھ میں آئی بات؟ عالم کے خصائص علیؑ کے؟ سلام ہے اس علم پر، علیؑ اُسے کہتے ہیں کون و مکان، عالم و امکان، قضا و قدر، مشیت و ارادے، لوح و قلم جس کے قدموں میں سر رکھ دیں اور اللہ اسے کہتے ہیں جسے علیؑ کی پیشانی جھک جائے (العظمۃ للہ) دیکھو میں تمہیں گزری ہوئی مثال یاد دلاتا ہوں **لو علم ابو ذر مافی قلب سلمان لقتله** زبان عصمت سے جملے نکلیں ہیں میں نے نہیں کہا، کہ اگر ابوذر کو معلوم ہو جائے کہ سلمان کے دل میں کیا ہے تو اسے قتل کر دے، اب ابوذر آج کے ٹکے کے ملاں جتنا بھی علم نہیں رکھتا، یعنی ابوذر جیسا صحابی چھوٹی موٹی بات پر قتل تو نہیں کرے گا ناں، کافر مشرک سمجھے گا تو قتل کرے گا، اور سلمان نعوذ باللہ مشرک تب ہوا اگر علیؑ کو اللہ کہے، ٹھیک ہے ناں؟ اگر علیؑ کو اللہ کہتا ہے نبیؐ اسے بھائی کیوں کہتا ہے بتولؑ اسے چچا کیوں کہتی ہے حسنینؑ

اسے نانا کیوں بولتے ہیں، حسینؑ کی زبان یا محمدؐ کو نانا کہے یا سلمان کو.....تو پھر ماننا پڑتا ہے کہ جو شئے سلمان کے ذہن میں علیؑ تھی وہ ابوذر کے ذہن میں خدا تھا، ابوذر کے دل میں خدا تھی وہ سلمان کے دل میں علیؑ تھا (علیؑ مولا) لوگ کہا کرتے ہیں کہ غضنفر سے اُنسٹھ منٹ تو پڑھوایا جا سکتا ہے اکسٹھ نہیں لیکن ملتان میں جو امامِ زمانہؑ کے نام پر عشرہ پڑھتا ہوں اس میں کبھی گھڑی نہیں دیکھی میں نے، ڈھائی ڈھائی تین تین گھنٹے بھی پڑھا ہے یا حقیقت بسم اللہ مجھے گھڑی نہیں دیکھنے دے رہی، تو چاہتا ہوں تمہیں کسی کنارے پر تو کھڑا کر کے جاؤں کم از کم، تو بس سارے یا علیؑ اور کنی کہہ لینا، بسم اللہ ظاہر بھی باطن بھی، باطن تو ایسی ہے کہ میں بھی نہیں جانتا کہ کیسی باطن ہے میں کیا آدم بھی نہیں جانتے ہیں کہ وہ کیسی باطن ہے وہ صرف وہ جانتا ہے یا بسم اللہ کو بسم اللہ جانتی ہے، بسم اللہ ظاہر بھی باطن بھی، بسم اللہ نے تجلی ماری ، پتہ ہے کیا ظاہر ہوا، تشریح کا وقت نہیں ہے تشریح میں پڑھ جاؤں تو پھر ظہیر صاحب کو پانچ چھ عشرے اور کروانا پڑیں گے تو اس لیے سن لو وارے میں آئے تو مان لینا نہیں تو اہل بیت کی طرف لوٹا دینا، انکار نہ کرنا، کچھ صاحبان علم بھی میرے دائیں بائیں ہیں اور بیٹھا منبر پر ہوں، کان پر منہ رکھ کر سرگوشی تو پھونک نہیں رہا میں، منبر سے سپیکر کی آواز پر ڈنکے کی چوٹ پر کہہ رہا ہوں بسم اللہ نے تجلی ماری، دیکھو بھائی جیسا صدف ویسا موتی ہوتا ہے ناں جیسی کان.....سونے کی کان سے کوئلہ تو نہیں نکلے گا، ٹھیک ہے ناں، چاندی کی کان سے نمک تو نہیں نکلے گا، جیسی کان ہوگی ویسی شئے نکلے گی تو بسم اللہ قرآن ہے بسم اللہ کلام اللہ ہے تو اس میں سے بھی قرآن نکلے گا، سر اٹھاؤ لاہور والو، راز افشاں کر رہا ہے غضنفر، بسم اللہ نے تجلی ماری ایک سورت میں سے ایک آیت نکلی **قل ھو اللہ احد** ڈنکے کی چوٹ پر منبر سے کہہ رہا

ہوں سورۂ توحید بسم اللہ کی تجلی ہے جو اس میں چھپا ہے وہ اس میں ظاہر ہے، ب ہے اسم ہے اللہ ہے رحمان ہے رحیم ہے، تجلیاں الگ کر کے بتاؤں؟ قل ھوا للہ احد نقطہ ھُوَ ہے ''ب'' کی تجلی اللہ ہے اسم کی تجلی احد ہے اللہ کی تجلی اللہ الصمد ہے رحمٰن کی تجلی لم یلد ولم یولد ہے رحیم کی تجلی ولم یکن لا کفوا احد ہے۔ او اللہ کو احد بتانے والو! خود آیت بتا رہی ہے کہ احدیت کا درجہ تیسرا ہے، قل ھو اللہ احد پہلے ھو پھر اللہ پھر احد۔ ھُو، اللہ، احد۔ یا علیؑ تیس سال میں نے چھپایا، بشر میں بھی ہوں، سُن! جس کے کلیجے نے ریزوں میں بٹنا ہے کل کا آج بٹ جائے، تیرے مولاؑ نے ایک خواص میں خطبہ دیا تھا، اس میں علیؑ نے ایک جملہ بولا تھا انا رجب بلا جیم انا احمد بلا میم

میں رجب ہوں ج کے بغیر میں احمد ہوں م کے بغیر (نعرہ حیدری) یقین مانو لاہور والو سولہ سال کا تھا، سولہ برس کی عمر میں مولاؑ نے منبر دیا، آج ہی اس راز کو کھلنا تھا، ابھی کئی نہیں پہنچے، آؤ آؤ پھر ساتھ دو، علیؑ کہتے ہیں انا رجب بلا جیم میں رجب ہوں ج کے بغیر، رجب سے ج نکالو تو بچتا کیا ہے؟ (علیؑ حق) انا احمد بلا میم میں احمد ہوں م کے بغیر، احمد سے م نکال لو تو کیا بچتا ہے؟ (العظمتہ للہ) اللہ رب الارباب علیؑ جیسے رب کا بھی رب، کیونکہ میں نے اسی رجب بلا جیم سے سنا ہے وہ خود کہہ رہا ہے علیؑ فرماتے ہیں دیوار پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالو گے تو گر پڑے گی ہمارا بھی ایک رب رہنے دو، خیبر شکن فرماتے ہیں اجعلو انالنا رب ایک رب ہمارے لیے بھی رہنے دو جس سے ہم لیتے ہیں اور تمہیں دیتے ہیں (علیؑ شہنشاہ) میں نے غلط تو نہیں کہا؟ تجلی ہے بسم اللہ کی سورۂ توحید، ایک چیز پندرہ منٹ سے ٹھوکریں مار رہی ہے پسلیوں میں، پسلیوں میں ورم ہونا شروع ہو گیا

ہے علامہ عبدالصمد ہمدانی رضوان اللہ علیہ نے بحرالمعارف میں یہ رباعی درج فرمائی ہے جو میں آپ کو سنانے لگا ہوں، صدیوں پہلے وہ گزرے ہیں اور اللہ جانے اس سے کتنا عرصہ پہلے وہ عارف گزرا ہے جس نے بسم اللہ اور قل ھواللہ کو دیکھا تو اچانک منہ سے کف بہنے لگا، عالم جذب میں آ کر اُٹھا اور نجف کی طرف دیکھ کر کہنے لگا **یا علی ذاتت ثبوت قل ھو اللہ احد**

ہم علیؑ کو یہاں پر بھی دیکھ کر اللہ نہیں کہتے، ظرف ہمارا ہے یا تیرا؟ کیوں؟ اس کی وجہ یہ ہے ہم نے علیؑ کو اتنا سچا مانا کہ جب علیؑ نے کہا کہ میں اللہ نہیں ہوں تو بس نہیں ہے (العظمتہ اللہ) جی، کبھی بھی محبت میں آ کر علیؑ کو خدا نہ کہنا مارے جاؤ گے مقصر بھی اسی پر تو مارا گیا ہے، علیؑ نے کہا میں آدم کا مشکل کشا ہوں مقصر نے کہا یہ کیسے ہوسکتا ہے، علیؑ نے کہا زرے سے عرش تک ہر چیز حکم الٰہی سے میں نے بنائی، مقصر نے کہا یہ کیسے ممکن ہے، اس نے بھی علیؑ کے فرمان پر شک کیا، اس نے بھی علیؑ کے فرمان پر شک کیا اور یہی امتحان ہے کہ شک بھی نہیں کرنا بس جو کہے وہ مان لینا ہے، بات کہاں تھی بھلا؟ **یا علی ذاتت ثبوت قل ھو اللہ احد نام تو نقش نگینہ امر اللہ الصمد**

میں اس کی شرح نہیں کروں گا بس سادہ سا ترجمہ کردوں گا **یا علیؑ ذاتت ثبوت قل ھو اللہ احد نام تو نقش نگین امر اللہ الصمد لم یلداز ماد ر گیتی چوں تو لم یکن بعد از نبی کفوا احد** حدیث ہے تیرے رسولؐ کی اور صرف شیعہ کتابوں میں نہیں برادران اہل سنت کی بھی کتابوں کا انبار ہے میرے پاس جس میں مَیں نے اس حدیث کو پڑھا، ایک دن ماینطق کی زبان جنبش میں آئی فرمایا **علیؑ انت فی امتی**

بمنزلة قل هو الله احد فى القرآن اے علیؑ تُو میری امت میں ایسے ہی ہے جیسے قرآن میں قل ھواللہ احد ،نہیں نہیں .... قرآن میں کتنے سُورے ہیں؟ایک سو چودہ، ایک سو تیرہ سوروں میں مخلوق کا ذکر ہے ایک سو تیرہ سُوروں میں کسی نہ کسی مخلوق کا کسی نہ کسی طرح ذکر ہے قل ھواللہ احد وہ سُورۂ ہے شروع بھی توحید سے ہوا ختم بھی توحید پر ہوا، چودہ سو سال پہلے مسجد نبوی میں محمدؐ نے بتا دیا کہ علیؑ اور انسانوں میں اتنا فرق ہے جتنا مخلوق اور اللہ میں ہوتا ہے(علیؑ حق)یا علی ذاتت ثبوت قل هو الله احد اے علیؑ قل ھو اللہ احد کا ثبوت تیری ذات ہی تو ہے (نعرہ حیدری) دن نکل آیا سورج طلوع ہو گیا،ثبوت؟ روشنی، وہ احد ہے وہ صو ہے وہ اللہ ہے،ثبوت؟ علیؑ ۔نام تو نقش نگین امر الله الصمد اے علیؑ وہ اللہ جو صمد ہے اس کے امر کی جو انگوٹھی ہے اس پر تیرا ہی تو نام لکھا ہوا ہے۔ لم یلد اذ ما در...... کائنات کی ماں نہ تجھ جیسا جن سکی نہ جنے گی، سمجھ میں آئی بات، نہ تجھ جیسا جن سکی نہ جن سکتی ہے لم یکن بعد از نبی کفوا احد اور نبی کے بعد کائنات میں تُو بھی تو بے مثل ہے وہ عرش پر کفوا احد تو فرش پر کفوا احد (نعرہ حیدری) اردا ے؟ میں بیٹھا ہوں، صبح کی میری فلائٹ ہے میں یہیں سے ائیر پورٹ جاؤں گا،تم خریدار تو بنو، یہاں تو اسرار کے سمندر سکون سے سوئے ہوئے ہیں تم کنکری تو پھینکو پھر دیکھو کہ ایک ایک لہر کے ساتھ کیا کیا آتا ہے باہر لم یکن له كفواً احد اس کا کفو کوئی نہیں،ٹھیک ہے؟ آؤ، پھر وہی بات ہے لوگ جس چیز سے جاہل ہوتے ہیں اس کے دشمن ہوتے ہیں اور جسے جانتے ہیں اسے مانتے ہیں، جسے تم جانتے اور مانتے ہو اس طرف آتے ہیں، یہ حدیث سُنی ہوئی ہے تہتر فرقوں کی کتابیں بھری پڑی ہیں لولا علی لما كان لفاطمته كفوا آدم فمن دونه اگر علیؑ نہ ہوتے فاطمہؑ

کا کفو نہیں تھا ادم فمن دونہ چاہے وہ آدم ہے یا کوئی دوسرا، خدا کی قسم حق دار ہی نہیں وہ دعویدارِ علم منبر سے حدیث پڑھنے کا جسے صاحب حدیث کی منشاء کی خبر ہی نہ ہو، نہیں نہیں...... ایک منٹ دو، تم اولاد آدم ہو یا نہیں؟ ہو، ہم میں سے کسی کی بیٹی سے آدم کا نکاح ہو سکتا ہے؟ نہیں، کیوں کہہ رہا ہے رسولؐ اگر علیؑ نہ ہوتے فاطمہؑ کا کفو نہ آدم تھا، اگر فاطمہؑ اولاد آدم میں ہوتی تو نبیؐ یہ نہ کہتے (العظمتہ للہ) اب رسولؐ سے بڑا غیرت مند کون ہوگا، غیرت کو غیرت سکھانے والا، اب لاہور والو یہیں سے فیصلہ کرلو جو اتنی مشہور حدیثوں کی تہہ تک نہیں پہنچتے وہ اسرار کی تہہ تک کیا پہنچے گے؟ خیبر شکن کا فرمان ہے ناں کہ الشریعت نھر والفقھا فوق النھر یطوفون والحکمت بحر والحکما ء فی بھر یغوتون، العارفون علی سفن النجاۃ یسیرون فرماتے ہیں شریعت ایک نہر ہے فقیہہ نہر کے کنارے کنارے پھرتے ہیں داخل کبھی نہیں ہوئے، ہے ناں فرمان میرے مولاؑ کا الشریعت نھر شریعت نہر ہے والفقھاء فوق یہ نہر کے کنارے پر طواف کر رہے ہیں چھینٹا بھی نہر کا نہیں پڑا والحکمتہ بحر فرماتے ہیں حکمت سمندر ہے والحکماء فی بھر یغوتون اور علماء جو ہیں صاحبان حکمت وہ غوطہ زن ہیں سمندر میں لیکن کسی کو موتی ملتا ہے کسی کو ریت، آگے تیرا خیبر شکن کہہ رہا ہے اور جو عارف ہیں وہ نجات کی کشتی میں بیٹھ کر پار اُتر جاتے ہیں، تو مَیں تو تمہاری معرفت بڑھانے کی دن رات کوشش میں ہوں (عارف کی کیا تعریف ہے) آل محمدؑ کا سب سے بڑا عارف وہی ہے جو یہ جان لے کہ میں علیؑ کو نہیں جان سکتا وہ عارف ہے (نعرہ حیدری) غیرت کا خلاق ہے تیرا نبیؐ، فرما رہا ہے اگر علیؑ نہ ہوتے تو فاطمہؑ کا کفو نہ آدم تھا، اگر اولاد آدم میں ہوتی بتولؑ تو رسولؐ کبھی مثال کے

طور پر آدم کا نام نہ لیتے، جی آدم ان کی وجہ سے ہے یہ آدم کی وجہ سے نہیں، یعنی اگر علیؑ نہ ہوتے تو کیا ہوتا؟ لم یکن لہ کفو اللہ کے لیے مذکر کا صیغہ ہے لم یکن لہ کفوا بتولؑ کے لیے مونث کا صیغہ ہے لم یکن لھا یعنی لم یکن لہ کفوا احد بنتے بنتے رہ گئی بتولؑ، لاہور والو بتولؑ اور اللہ میں صرف علیؑ کا فرق ہے (العظمتہ للہ) بھئی جب ب ہی وجود میں نہ آتی، نقطہ بھی علیؑ اسم بھی علیؑ، نہیں سمجھے؟ یہ ہے ب یہ ہے اسم یہ ہے نقطہ، ب ہے درمیان میں ادھر نقطہ ادھر اسم ایک جانب اسم ایک جہت نقطہ، ب درمیان میں اور میں کہہ رہا ہوں ہمیشہ دو حقیقتوں کا، توحید اور دوسری حقیقت کا بھرم علیؑ بنتا ہے، سر اٹھانا، جاگنا، اللہ کا وعدہ ہے من دنا الی شبراً من دنا الی انملة دنوت الیه شبراً و من دنا شبراً دنوت الیه ذراعاً جو میری طرف ایک پور بڑھے میں بالشت بڑھتا ہوں اور جو میری طرف بالشت بڑھے میں پورا ہاتھ بڑھتا ہوں ایک رات آگئی لاہور والو ایک مہمان کو بُلا بیٹھے (العظمتہ للہ) ایک مہمان کو بلا بیٹھی توحید ثم دنی فتدلی ادھر یہ بڑھتا رہا...... جی جی، ملک پیچھے، ملکوت پیچھے، جبروت نیچے، ھاھوت، لاھوت حتیٰ کہ قصر توحید........... امکان کی آخری حد ہے قاب قوسین، امکان کی ضد ہے وجوب اور یہ گیا کہاں تک ہے قــــاب قوسین او ادنی یعنی قاب قوسین کو بھی چھوڑ دیا پیچھے، یہ اوادنی کیا ہے؟ واہگہ باڈر پر چلے جانا، ایک طرف پاکستان کی حد دوسری طرف انڈیا کی حد، درمیان میں ایک تھوڑی سی زمین ہوگی جو نہ اس کی نہ اس کی مگر دونوں کی، سمجھ میں آرہی ہے بات؟ یعنی پاکستان کی حد ختم ان کی آگئے، درمیان میں کچھ زمین ہے جو نہ پاکستان کی ہے نہ انڈیا کی مگر دونوں کی تو بس وہ ہے اوادنی۔ جاگو، دیکھتا ہوں کتنے پانی میں ہو تم ساعت کی، توحید دیکھتی رہی اب رُکا اب

رکا اب رُکا قاب قوسین آ گیا چلو رُک جائے گا او ادنیٰ پر قدم رکھا، دیکھا، اب امکان اور وجوب ملنے والے ہیں آواز قدرت آئی یا علیؑ جانتے ہو میں نے تجھے وجہ اللہ، عین اللہ، اذن اللہ، لسان للہ، ید اللہ، نفس اللہ، جنب اللہ کیوں بنایا؟ درمیان میں آ، وہ رک جائے میں چھپ جاؤں (علیؑ حق)

تم نے تو بات ادھوری کی میں پوری کر دیتا ہوں، سوال پیدا ہوتا ہے جس کی گلی کے کُتے قلندر ہوں اس کی گلی کے انسان کیا بنتے ہیں، بشریت سوچ میں تھی اصحابِ کہف کا کتا جنتی...... بٹھے ہو چلے گئے ہو، تو علیؑ میں اور اصحاب کہف میں فرق کیا ہے، قلندر نے بتایا وہ اصحاب کا کتا ہے یہ علیؑ کا کتا ہے (العظمتہ للہ) یہی عقیدہ تھا لاہور والو جب سے مِٹ گیا ہے برباد ہوگئی ہے شعیت، خدا کی قسم، کچھ گواہ تو میرے سامنے ہیں نقوی صاحب بیٹھے ہیں شاہد خان بیٹھے ہیں اور بھی چند احباب تشریف رکھتے ہیں یہاں جنہوں نے میرے ساتھ زیارت کی ہے، مشہد مقدس میں، دروازہ کی طرف سے آدناں سرکارؑ کے حرم میں تو شمارہ نمبر آٹھ اور نو ساتھ ساتھ ہی ہیں تو وہاں آپ کے مذہب کے بہت بڑے عالم ربانی گزرے ہیں انہوں نے وصیت کی تھی کہ جہاں امام رضا علیہ السلام کے زائر جوتے اتاریں گے مجھے وہاں دفنانا، اور وصیت میں فرمایا تھا کہ میری قبر پر یہ آیت لکھنا، **وکلبھم باسط ذراعیہ بالوصید** ان کا کتا ان کے دروازے کے باہر ٹانگیں پسارے بیٹھا ہے۔ جب تک علماء اپنے آپ کو ان کا کتا سمجھتے رہے انسانیت ان پر ناز کرتی رہی، لفظ کہہ دوں؟ جب تک علماء علیؑ کا کتا کہلواتے رہے، انسانیت ان پر ناز کرتی رہی اور جب انہوں نے علیؑ کی برابری شروع کر دی کتے نے ان پر تھوکنا شروع کر دیا، جو ان کے دروازے پر اپنے آپ کو جتنا

ذلیل سمجھے وہ اسے اتنا عزت دار بنا دیتے ہیں، پونے چھ سو سال کی عمر سلمان کی اور جھاڑو کیا ہے؟ ریش مبارک، اس سے زیادہ بڑی ذلت ہو سکتی ہے کوئی، نہیں ہو سکتی ناں اپنے آپ کو ذلیل کیا، انہوں نے کہا منــا اھل البیت ، جی جی، اسی لیے سلمان خود اسم اعظم ہو گیا، بس بات میں سمیٹنے لگا ہوں امیر کائناتؑ سے پوچھا گیا کہ سلیمان کی حکومت میں کیا راز تھا، فرمایا اسم اعظم جانتا تھا، اور یا علیؑ یہ سلمان کے پاس کیا راز ہے ہانڈی چڑھی ہوتی ہے چولہے پر آگ کے شعلے ہوتے ہیں ہانڈی ابل رہی ہوتی ہے اور اس کے پاس چمچہ وغیرہ نہیں ہوتا آستین الٹ کر ہاتھ سے اور ہم دیکھتے ہیں چھالا کیا نشان نہیں ہوتا کبھی ہم دیکھتے ہیں تو صحرا میں بیٹھا ہوا کہہ رہا ہوتا ہے۔ یالیل اقبل یا نھار ادبر اے رات آگے آ اے دن پیچھے آ، کہہ رہا ہوتا ہے اے دن پیچھے ہٹ اے رات آگے آ، جب کہتا ہے اے دن آگے آ دن آگے رات پیچھے ہٹ جاتی ہے دو پہر ہو جاتی ہے کبھی ہاتھ بڑھا کر آسمان سے ستارے یوں چننا شروع کر دیتا ہے جیسے پھول چنے جاتے ہیں اور پھر مُٹھیاں کھولتا ہے تو وہ پھر اُڑ جاتے ہیں یہ تو سلمان کے کمال سے بھی بڑا کمال ہے اس کے پاس کونسا اسم اعظم ہے، رسولؐ نے مسکرا کر فرمایا سلمان کے بارے میں نہ سوچو، لا تا خذ و فی سلمان کبھی سلمان کے بارے میں نہ سوچنا اسے علیؑ کی محبت نے خود اسم اعظم کر دیا ہے (نعرہ حیدری) تھک گئے ہو؟ (قبلہ پڑھیں ابھی) جعفری خدا کی قسم اگر میں بگڑ گیا ناں، ادھر سے میں ایئر پورٹ جاؤں گا اور کئی قبرستان جائیں گے تم کیا سمجھتے ہو کہ علیؑ کے فضائل کو ہر ظرف ہی برداشت کرتا چلا جائے گا آئندہ اس انداز سے مجھے کبھی نہ چھیڑنا ورنہ نقصان اُٹھاؤ گے۔ جی، سرکار شششم بازار سے گزر رہے ہیں ایک درزی کپڑا سی رہا تھا اور ساتھ میں کچھ گن گنا بھی رہا تھا مولا

نے فرمایا نازک نازک شیشوں پر پتھروں کی چوٹ مت مار، صنفِ مخالف کے دل کو شیشے سے تشبیہ دی اور رات کو پتھر سے، اس نے کہا مولاؑ گستاخی معاف وہ نکما ہوتا ہوں ناں تو کبھی زرا ایسے ہی دل بہلا لیتا ہوں آپؑ نے فرمایا دل بہلانا ہو تو قران پڑھا کرو، مولاؑ آپؑ قرآن کی بات کرتے ہیں میں تو الف ب نہیں پڑھا ہوا، فرمایا مسجودِ علم سامنے کھڑا ہے اور کم علمی کی شکایت، جسے علم سجدے کرتا ہے وہ سامنے اور کم علمی کی شکایت جاؤ ایک شکر کا دانہ لاؤ سامنے کی دکان سے، لے آیا، بلا تشبیہ میرے مولاؑ نے لعاب سے مَس کیا آپؑ نے فرمایا کھا بس ابھی معدے تک نہیں پہنچا تھا قینچی سوئی دھاگہ وہیں پھینکی ہتھیلیاں ٹیک کر اٹھا، مولاؑ نے فرمایا کہاں جا رہا ہے؟ مولاؑ سینہ علم کے سمندر سے لبریز ہو گیا ہے چوک میں جا کے علیؑ کی ولایت کا خطبہ دوں گا (العظمتہ للہ) اب وہ چوک میں پہنچ گیا، اب اگر تمہارے محلے یا بستی کا کوئی درزی ہو اور کہے کہ غضنفر کو ہٹاؤ میں نے مجلس پڑھنی ہے تم کہو گے نہیں کہ سٹھیا گیا ہے دماغ خراب ہو گیا ہے اس کا، او جا میاں کرُتے سی تُو، تیرا منبر سے کیا لینا دینا، اب چوک میں، لوگ جا رہے ہیں رکو رکو رکو میں نے علیؑ کی ولایت کا خطبہ دینا ہے لوگ کہتے ہیں درزی...... اور یہ وہ درزی ہے جسے تاریخ آج بھی جابر جعفی کے نام سے یاد کرتی ہے، کہا جابر اور خطبہ، کہتا ہے جاؤ عزبت حیدر کی قسم جا کر دکھاؤ...... (العظمتہ للہ) جاؤ...... جا کر دکھاؤ اگر میرا خطبہ صور سرافیلی کی طرح تمہارے پاؤں کی زنجیر نہ بن جائے تو علیؑ کے بیٹے نے علم کی خیرات ہی کیا دی ہے مجھے، لاہور والو نگاہیں گڑ گئیں قدم پیوند زمین ہو گئے جابر نے خطبہ شروع کیا نگاہیں جابر کے کعبہ رُخسار کا طواف کرتی رہیں، نظریں حسنِ خطابت کی بلائیں لیتی رہیں اچانک سینے چھوٹے ہونے لگے ظرف تنگ پڑنے لگے مجمعے میں شور اٹھا

بس جابر بس سینے پھٹنے کو ہیں، دوڑا جنگل میں گیا جنگل کے درختوں سے کہتا ہے علیؑ یہ ہے علیؑ یہ ہے علیؑ یہ ہے......... جنگل کے درختوں کو آگ لگنے لگی پرندے پھڑ پھڑا کر تڑپ تڑپ کر گر گر کر مرنے لگے، وہاں سے دوڑا کنویں کی منڈیر پر آیا، کنویں میں منہ ڈال کے کہا اے کنویں کے پانی تُو جانتا ہے علیؑ کیا ہے، پانی طوفان نوح بن کر اُبلنے لگا ڈر پیدا ہونے لگا شہر ڈوب جائیں گے، ہاتھ کاٹتا ہوا لباس پھاڑتا ہوا بال نوچتا ہوا سرکار صادقؑ کے سامنے آیا **سیدی قد حملتنی ذکر عظیما یا خذونی الجنون** مولاؑ اتنا بوجھ لاد دیا ہے یا میں پاگل ہو جاؤں گا یا میرا سینہ پھٹ جائے گا فرمایا انتظار کر رات ہونے دے رات ہوئی ہاتھ پکڑا غار میں لے گئے فرمایا پڑھ میں سنوں سوائے میرے کونین میں کون ہے جو علیؑ کے فضائل سُنے (علیؑ حق) میں سنو کہ کائنات میں سوائے میرے میری جد کے فضائل کوئی نہیں برداشت کر سکتا، اور پھر یہیں سے سوچو کبھی نہ چھیڑنا ورنہ خدا کی قسم ایسے فضائل پڑھ دوں گا کئی دماغ پھٹ جائیں گے اسی لئے میں نے کہا تھا کہ میں ایئر پورٹ جاؤں گا اور کئی پھر قبرستان جائیں گے، شکر کرنا گھر جا کر دو رکعت نماز پڑھ کے، تم نے وہ برداشت کیا جو بڑے بڑے جُبہ و دستار والوں سے برداشت نہیں ہوتا، خدا کی قسم مبارک باد کے حق دار ہو تم، ان حقائق کو برداشت کرنا بازیچہ اطفال ہے؟ بچوں کا کھیل تھوڑی ہے، خود امیر کائناتؑ فرماتے ہیں صرف وہ برداشت کرتا ہے جس دل کو ہم اپنے اسرار کا خزانہ بنا دیں، ہرایرے غیرے کا کام نہیں (نعرہ حیدری) سمجھ میں آ گئی بات دوستو، جیسا علیؑ ولی ویسا صادقؑ ولی جیسے علیؑ امام ویسے وہ امامؑ جیسے وہ بسم اللہ ویسے یہ بسم اللہ جیسے وہ اللہ کا اسم ایسے یہ اسم، لیکن پھر علیؑ کی ذات میں کوئی راز ایسا ہے، سر اٹھاؤ، بس آخری تحفہ ہے اسے لے لو اور بس اسی پر شکر کرنا اسی

پر قناعت کر لینا اسی سرکار صادقؑ کو چشم فلک نے دیکھا کہ جب کبھی نجف اپنے جد کی زیارت کے لیے جاتے علیؑ ولی کے روضے پر، اس وقت تو روضے نہیں بنے تھے اس وقت تو ماربل نہیں تھا اس وقت تو سونے چاندی کی زریاں نہیں تھیں کچی قبریں ہوتی تھیں، تو پھر پتہ ہے کیا کرتے، اپنا رخسار خاک پر دھنسا کے علیؑ کو خطاب کر کے صادقؑ فرماتے عبــــدک بفناک زائرک بفناک سائلک بفناک تیرا بندہ تیری دربار میں حاضر ہے تیرا عبد تیرا بندہ تیری دربار میں آیا ہے۔ تیرا سوالی تیرے دربار میں آیا ہے جو اسی جیسا امام...... (سینہ پھٹ جائے گا قبلہ) یقیناً اسی لیے میں نے تھوڑی سی جھلک دکھائی ہے اور سید زادے نے اعتراف کر لیا اور میں نہیں چاہتا کہ چھاتیاں پھٹیں، میں نہیں چاہتا کہ ظرف اچھل جائیں، خدا کی قسم بشری صلاحیتوں سے بڑھ کر تم نے برداشت کیا، سُنا، اور آؤ میرا ساتھ دو، میں تم سب کو سفارشی بناتا ہوں شام والی سے معافی چاہتا ہوں کہ بی بیؑ آج ہم نے آپ کو بہت انتظار کروایا (اللہ اکبر) میرے پاس تو دعا ہی ہے کہ جو آنکھیں اس غم میں رویا کرتی ہیں خدا کرے کسی غم میں نہ روئیں، صلہ مجلس کی مالکہ کے پاس موجود ہے بس میرا کام ہے یاد دلانا درد کی ہر کہانی سے واقف ہو تم اور جو یاد دلا رہا ہوں وہ کوئی چھوٹی مصیبت نہیں، میری تحقیق میں کم از کم تاریخ درد کا وہ سب سے بڑا مصائب ہے میں منبر کی قسم کھا کر کہہ رہا ہوں تمہارا متفق ہونا نہ ہونا ضروری نہیں، مدینے سے کربلا، کربلا سے شام، شام سے پھر مدینہ، یہ تاریخ درد آ رہی ہے اس پوری تاریخ کا سب سے بڑا مصائب جانتے ہو کونسا ہے؟ گیارہویں رات صحرائے کربلا میں زینبؑ کا پہرا دینا (اللہ اکبر) میں نے ایسے ہی نہیں کہہ دیا میں نے کہا علیؑ کی بیٹی کا ننگے سر پہرہ تاریخ درد کا سب سے بڑا مصائب...... ہاں

یقیناً تمہارے آنسو گواہ ہیں پہرہ دینے والی بی بیؑ موجود ہے یہاں، میری تحقیق بھی ہے اور ایمان بھی، تم کہو گے اکبرؑ کی برچھی سے بڑا مصائب ہے قاسمؑ کے ٹکڑوں سے بڑا مصائب ہے خیمے جلنے سے بڑا مصائب......اور رونے والو میرے پاس بڑے چھوٹے کا اختیار نہیں دلیل وہ ہے پہاڑ اپنی جگہ سے ہل سکتے ہیں میری دلیل جگہ نہیں چھوڑ سکتی، مصائب سارے قیامت سے کم نہیں لیکن علیؑ کسی بھی مصیبت کے وقت نجف چھوڑ کر نہیں آئے علیؑ نے روضہ اس وقت چھوڑا (اللہ اکبر) جب بیٹی کے پہرے کی آواز سنی الحافظ الحفیظ ابھی الحفیظ کی بازگشت باقی تھی، نجف کی جانب سے گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز ابھری، کتابوں میں مَیں نے دیکھا وہ بس اتنا ہی ہے ٹاپوں کی آواز آئی، بی بیؑ نے غور سے دیکھا بابا تو دور تھا ولایت کی خوشبو پہلے آ گئی، تڑپ کر بولی بیبیو زمین پر کیوں بیٹھی ہو استقبال کے لیے کھڑی ہو جاؤ نجف سے میرا بابا علیؑ آ گیا، چونسٹھ بیبیاں علیؑ کے استقبال کے لیے اٹھیں، اللہ جانے تم ماتم کیوں کر رہے ہو اللہ جانے تمہاری چیخیں کیوں نکل رہی ہیں لیکن میں قسم کھا سکتا ہوں کہ شام غریباں کے لمحوں میں اس سے بھی بڑا کہرام تھا، علیؑ نے سواری روکی جیسے حاجی کعبے کا طواف کرتے ہیں تریسٹھ بیبیوں نے علیؑ کا طواف شروع کیا کوئی کہہ رہا ہے یا علیؑ اس وقت آئے جب میرے بیٹے نہ رہے (اللہ اکبر) اور رونے والو ننگے سر پُرسہ دینے والو میں نے کہا تھا چونسٹھ بیبیوں نے استقبال کیا اور تھوڑی دیر بعد کہا تریسٹھ نے طواف کیا، یہ ایک کا فرق کیوں ہے، ایک بی بی سب سے دُور کھڑی ہے جسم کانپ رہا ہے کچھ کہنا چاہ رہی ہے لیکن شدت گریہ کی وجہ سے کہہ نہیں پا رہی، تمہارے دل بہت نازک ہیں چوٹ تو لگے گی اپنے مذہب کا خادم سمجھ کر معاف کر دینا، ہر صاحب مقتل نے لکھا وہ بی بیؑ دُور کھڑی ہے جس کا خون

یہاں (کانوں کی طرف اشارہ) سے چلا اورکوفہ اور شام کے بازاروں تک سکینہؑ زخمی کانوں...... میں تو تمہارے دلوں کی نزاکت کی وجہ سے......یقیناً معصومہؑ بھی دیکھ رہی ہے تمہیں، علیؑ کی نظر پڑی روکر کہا زینبؑ میری سکینہؑ ناراض ہے مجھ سے، مجھے سلام نہیں کیا مجھے حُسینؑ کا پُرسہ نہیں دیا، زینبؑ نے اشارہ کیا، سکینہؑ آگے بڑھی، اب جگر پھٹ بھی جائے تو مجھے معاف کردینا کہنے کو سکینہؑ بڑھی دیکھنے کو جنازہ بڑھا ابھی دُور تھی پھر رک گئی، بلاتشبیہ کانپتے ہوئے دو ہاتھ اٹھے السلام علیک یا امیر المومنین اے مومنین کے امیر میرا سلام، علیؑ زین میں تڑپ گئے، کیا سکینہؑ میں تیرا لگتا کچھ نہیں، سکینہؑ تیرا میرا رشتہ کوئی نہیں، سنو گے اگر قبر میں بھی ماتم کرنا ہے، جب علیؑ نے کہا کہ تیرا میرا رشتہ کوئی نہیں امیر المومنین کہہ کر سلام کیا بابا کیوں نہیں کہا دادا کیوں نہیں کہا، ننھے ننھے ہاتھ جوڑے کہا یا علیؑ تیری شکایت کرنا کافر کا کام...... شکایت نہیں میرا شکوہ ہے اور شکوہ بجا ہے، آنسو ریش سے ٹپکنے لگے کیا شکوہ ہے اپنے غریب دادا سے، کہا یا علیؑ انصاف کر اپنی بیٹی کے پہرے کی آواز سنی تو نجف چھوڑ کر کربلا چلے آئے اس وقت کہاں تھے جب میں چلا رہی تھی یا علیؑ جلدی آؤ میرا بابا ذبح ہو رہا ہے یا علیؑ میرے گوشوارے............

الا لعنته الله علی القوم الظالمین

ہماری کتب طالبِ علم کے لیے

مجموعہ تقاریر

علامہ غضنفر عباس ہاشمی

اسرارِ کبریا	150 روپے
طریق العرفان الٰی صاحب الزمانؑ جلد اول، دوئم، سوئم	250 روپے
طریق العرفان الٰی صاحب الزمانؑ جلد چہارم، پنجم	176 روپے
طریق العرفان الٰی صاحب الزمانؑ جلد ششم، ہفتم	150 روپے
طریق العرفان الٰی صاحب الزمانؑ جلد ہشتم	130 روپے
حقیقتِ تسبیح	150 روپے

گدائے حُسینؑ پبلی کیشنز لاہور